قرآن کیا کہتا ہے؟

سلسلہ وار قرآنی موضوعاتی تراجم

اقساط نمبر 71 سے 105 تک

(حصہ سوم)

(جدید ترین تحقیق کے آئینے میں)

از

اورنگزیب یوسفزئی

قرآن کیا کہتا ہے؟

عرضِ مصنف

صد ہزار شکر ہے اُس باری تعالیٰ کا جس کی عطا کردہ توفیق اور مہلت کے باوصف مجھ ناچیز کو **"قرآن کیا کہتا ہے"** نامی تحقیقی مہم کا یہ تیسرا مرحلہ اساتذہ، علماء، طالبانِ فیضانِ قرآنی، غرضیکہ کُرۂ ارض کے طول و عرض میں پھیلے تمام قرآنی وابستگان کی خدمتِ عالی میں اردو اور انگلش زبانوں میں بیک وقت پیش کرنے کا اعزاز نصیب ہوا۔

اس تحقیقی کام کا اولین مرحلہ 35 عدد مقالات {articles}پر، اور ثانوی مرحلہ پھر 35 عدد مزید مقالات پر مشتمل تھا جن میں ایسے اہم موضوعات [themes] شامل کیے گئے تھے جن کے سازشی تراجم کے ذریعے پوری اُمّتِ مسلمہ کو وسیع پیمانے پر راہِ حق سے ہٹا کر ہمیشہ کی گمراہی کے راستے پر ڈال دیا گیا تھا۔ بعد ازاں اسی سلسلے میں قرآنی سورتوں کو بھی شامل کر لیا گیا اور ان سورتوں کے حجم کے پیشِ نظر ان کا ترجمہ قرآن کے اواخر سے ابتدا کی جانب ایک معکوس انداز میں شروع کیا گیا۔ علمی و شعوری تراجم کے اُس خزانے سے ، جسے ایک شفّاف ترین قانونی انداز میں بدِقّتِ نظرتیار کیا گیا تھا، ان گنت قومیتوں کے ان گنت افراد نے منفعت حاصل کی اور قرآنِ خالص کی سچی روشنی کا حیران کُن اور بصیرت افروز ادراک حاصل کیا۔ یہ سلسلہ اس قدر طویل ہوا کہ سابقہ 2 سال سے زائد عرصے میں اُس کی دونوں اولین جلدوں کی طلب مسلسل قائم رہی اور اُن کی پی ڈی ایف نقول کی راقم کی جانب سے راست ترسیل کا سلسلہ یہ سطور لکھنے کے لمحے تک برقرار ہے۔ جب کہ مذکورہ مجموعات اس عاجز کی فلوریڈا میں کھولی جانے والی ویب سائیٹ {www.quranstruelight.com } پر، اور ای-لائبریریوں {e-libraries}، انٹرنیٹ آرکائیوز {Internet Archives}اور سکرِبڈ {Scribd} جیسے ذخیروں میں ہمیشہ کے لیے محفوظ بھی ہو چکے ہیں۔ فالحمدُ لِلّٰہِ علیٰ ذلک۔ موجودہ تیسرے مرحلے یا مجموعے کے مقالات تراجم کی قسط نمبر 71 سے اپنی ابتدا کرتے ہیں اور سابقہ جلدوں کی مانند 35 عدد نئے مقالات کے بعد قسط نمبر105 کے ساتھ اختتام پذیر ہوتے ہیں۔

یہ چند سطور اس وضاحت کے لیے نذرِ قارئین کر رہا ہوں کہ جو سلسلۂ تراجم اپنی ابتدا ء میں اہم قرآنی موضوعات سے شروع ہوا تھا، وہ رفتہ رفتہ ارتقاء پا کر اب اہم موضوعات کے ساتھ ساتھ قرآنی سورتوں کے خالص علمی و شعوری تراجم تک محیط ہو گیا ہے۔ ایک جانب تو یہ سورتوں کے تراجم قرآن کی آخری سورتوں سے شروع ہو کر واپس اُس کی ابتدا کی جانب محوِ سفر ہیں، تو دوسری جانب ہر ترجمہ اپنے تئیں ایک آرٹیکل یا مقالے کی شکل میں پیش کیا گیا ہے، جہاں آپ سورت کے درست تناظر اور اس میں کیے گئے مذموم بگاڑ کی نشاندہی کے لیے "پیش لفظ" کی صورت میں مترجم و محقق کی جانب سے مختصر تبصرہ بھی دیکھیں گے۔ نیز کسی بھی معروف مترجم کا کیا ہوا ایک متوارث چلا آ رہا روایتی ترجمہ بطورِ موازنہ بھی پیش کیا گیا ہوگا اور شہرہِ آفاق مستند لغات سے پیش کردہ اہم اور مشکل الفاظ کے معانی کی وسعت بھی آپ کی نظروں کے سامنے آئیگی۔

انہی علمی و شعوری تراجم کے سلسلے کے مزید مراحل زیرِ تکمیل ہیں ۔ علاوہ ازیں راست دو کالمی قرآنی تراجم کی جلدوں کا ایک علیحدہ سلسلہ بھی جاری ہے جس کی چوتھی جلد کی تکمیل ہوا چاہتی ہے۔ یہ دوسرا سلسلہ بھی "قرآنِ عالیشان" کے عنوان کے تحت عربی-اُردو اور عربی-انگلش ، دونوں زبانوں میں الگ الگ پیشِ خدمت کیا جاتا رہے گا۔ واللہُ الموفق۔

انتساب

یہ تحقیقی کاوش دنیا بھر میں پھیلے اُن تمام گذشتہ اور موجود قرآنی سکالروں کے نام ہے جو قرآن فہمی کے ایک بین الاقوامی روحانی سلسلۃ الذہب سے باہم جُڑے نسل در نسل اپنی تحقیقاتی جدو جہد کو صرف ایک مرکزی نقطے پر مرکوز رکھتے رہے ہیں ۔ ان سب کی جدوجہد کا مرکزی فوکس یہ تھا کہ اسلام کے ماخذ و منبع کی حیثیت سے قرآن کا بلا شرکتِ غیرے اختیار و بالا دستی قائم ہو جائے۔ ان سب کے تحقیقی کارناموں کا آخری اور حتمی ہدف اور نصب العین یہ تھا کہ قرآن کی نظریاتی تعلیم کو اُس کی اصل و بنیاد پر بحال کر دیا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے انتہائی مخالفانہ حالات کے مقابلے میں سینہ سپر ہوتے ہوئے سخت محنت سے وہ عالمی تحریک قائم کی جس کے تحت قرآنی نظریے کو اُس گہرے، منظم، وسیع الاطراف اور تباہ کُن بگاڑسے، یعنی اُس میں شامل کردہ خارجی تصورات اور اُس کے متون کی غلط تفاسیر سے پاک کر دیا جائے جو اس کی تعلیمات میں بنو امیہ اور بنو عباس کی استحصالی حکومتوں کی سرپرستی میں انجیکٹ [Inject] کر دی گئی تھیں۔ اور اس طرح قرآن کی سچی روشنی کو از سرِ نو دریافت کرتے ہوئے اس کا جدید، ترقی یافتہ، خالص علمی اور شعوری قالب میں ایک تازہ ترجمہ تیار کیا جائے جس کی روشنی عالمگیر سطح پر پھیل کر ہر قوم کے دانشور طبقے کے اذہان کو روشن کر دے۔ اور اس طرح اس نظریے کی الہامی راہنمائی پھر سے اپنا حقیقی، سچا، اصلاحی اور فلاحی روپ اختیار کر لے۔ اور پھر یہ سرمایہ دار طبقے کے شکنجوں سے انسانی آزادیوں کا نقیب بن جائے۔ اور بالآخر یہ ایک ایسا کبھی ناکام نہ ہونے والا ذریعہ بن جائے جس سے انسانی نسل میں امن، یگانگت اور خیر خواہی کے سوتے پھوٹ پڑیں جن سے بہتے ہوئے خیرِ کثیر کا سلسلہ نہ صرف اس زندگی میں، بلکہ بعد ازاں حیاتِ آخرت میں بھی جاری رہے۔

عرض ناشر

محترم قارئین کرام

گلوبل سکالرز ریسرچ کمپلکس کے بینر تلے جناب من اورنگزیب یوسفزئی صاحب کے شبانہ روز محنت شاقہ کا ثمر "قرآن مجید کے موضوعاتی تراجم" کی تیسری جلد آپکے پیش خدمت ہے۔ جس کا نام پہلی جلد سے **"قرآن کیا کہتا ہے"** قرار پایا ہے۔ اور اس سلسلے کی تیسری جلد کو بھی اسی عنوان سے مزین کیا گیا ہے۔

قرآن کیا کہتا ہے ، سیریز کی اس جلد کو ترتیب دینے کے بعد جناب من سے آئندہ جلدوں کی تشکیل کے لیے مزید محنت اور تحقیق کی امید کی جا سکتی ہے۔ جس کے لیے یہ ادارہ موصوف کی صحت اور درازیِ عمر کے لیے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا گو ہے۔ موصوف اپنی بلند ہمتی اور علمی مرتبے کے با وصف اس ہمالہ کو سر کرنے کی تگ ودو میں دِل و جاں سے مصروف ہیں۔

قرآن مجید کے جدید عقلی اور علمی تراجم پر جناب من پہلے سے ہی بہت سا کام کر چکے ہیں ۔ جس کی ایک جھلک قارئین کو زیر نظر جلد سوم میں بھی نظر آ جائے گی۔ جس کو پینتیس موضوعات کےمختلف ابواب میں، بہ مصداق جلد اول و دوم کے ، پینتیس علیحدہ علیحدہ مضامین میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تینوں جلدوں کے ملانے سے ایک صد پانچ [105] موضوعاتی تراجم کو سمجھنے اور مدنظر رکھنے میں طالب علموں اور محققین کو بیش قیمت اور فوری مدد دستیاب ہوتی ہے۔

محترم جناب اورنگزیب یوسفزئی صاحب تقاضئہ وقت کے تحت سوشل میڈیا پر بھی مصروف عمل ہیں۔ اور www.quranstruelight.com نامی ویب سائیٹ پر اپنے پورے علمی قد کاٹھ کے ساتھ موجود ہیں۔جس سے متلاشیان حقیقت فیض یاب ہو رہے ہیں۔

آخر میں مصنف کی صحت کاملہ کے لئے پھر ایک بار دعا گو ہیں تاکہ علم و آگہی کے چراغ تا دیر روشن رہیں۔ محترم جناب اورنگزیب یوسفزئی صاحب کے علم وآگہی کے بحر بے کراں کو سمجھنے میں علامہ اقبال کے یہ دو شعر ممدومعاون ثابت ہوں گے:-

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی نا خوش ۔۔۔ میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۔۔۔ نے ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

ادارہ

گلوبل سکالرز ریسرچ کمپلیس

gsrcomplex@gmail.com

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 71

سورۃ النّازعات [79]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

یہ قرآن کی ایک نہایت اہم سورت ہے جو خاص موضوعات پر صادر کردہ الہامی بیانات پیش کرتی ہے۔ وہ تمام اقوام جو ترقی، مرفع الحالی، فیصلہ کُن طاقت اور تسلط اور سبقت حاصل کرنےکے اہداف کے لیے مطلوبہ جذبوں اور جدو جہد کے ساتھ برسرِ کار ہوتی ہیں، یقینا اپنے نصب العین کو پانے میں کامیاب ہوں گی۔ لیکن انہیں احتساب پر مبنی وہ یقینی نظر آنے والا انجام پیش نظر رکھنا چاہیئے جس کا زندگی کے اُس آخری مرحلے میں اُن میں سے ہر ایک کو ایک ناقابلِ التوا حقیقت کی حیثیت سے سامنا کرنا ہے۔

نہایت چونکا دینے والے انکشافات جو اس سورت میں انسان تک پہنچائے گئے ہیں ان کا تعلق تخلیقی عمل کے اُن پانچ تدریجی مراحل سے ہے جنہیں خالقِ کائنات نے وقت کے اس لمحے تک قائم کر دیا ہے۔ ان تخلیقی مراحل کے بارے میں بڑے حتمی انداز میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایک کامل ترتیب اور پورے نظم کے ساتھ ، ایک کے بعد ایک ، قائم کیے گئے ہیں اور انکا تناظر مستقبل میں قائم ہونے والا وہ چھٹا اور آخری مرحلہ ہے جو ہمارے لیے ایک نامعلوم لیکن ایک ایسے متعین شدہ مستقبل میں واقع ہونے والا ہےجس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کو ہے۔ یہ وہ بیان ہے جس سے ہم قرآن اور دیگر صحائف میں موجود الہامی فرمان سے، جو "کائنات اور زمین کی تخلیق کو چھ دن میں" مکمل کرنے کا اعلان کرتا ہے، ایک نہایت عقلی و علمی وضاحت اخذ کر سکتے ہیں۔ یہاں سے ہم بآسانی جان سکتے ہیں کہ وہ "چھ دن" در اصل میں "چھ تخلیقی مراحل" کو بیان کرتے ہیں جنکی جانب یہاں حتمی اشارہ دے دیا گیا ہے۔

براہ مہربانی اس سورت کو اس کی باریک ترین تفصیل میں مطالعہ فرمائیں اور نوٹ کریں کہ یہ کیسے آپ کے لیے سوچ کے نئے اُفق کھولتی اور انہیں بے پناہ وسعت عطا کرتی ہے۔ لیکن اسکا شاہی سرپرستی میں تیار کی گئی جعلسازی پر مبنی اُن احمقانہ اور فضول روایتی تراجم کے مواد کے ساتھ موازنہ ضرور کیجیئے جو ہمیں بنی امیہ کے غاصب بادشاہوں کے ابتدائی دور سے ورثے میں ملے ہیں۔

سورۃ النّازعات [79]

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا (١) وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (٢) وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا(٣) فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا (٤) فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا (٥) يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (٦) تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (٧) قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ (٨)أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ (٩) يَقُولُونَ

أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ (١٠)أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً (١١) قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ (١٢)فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ (١٣) فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ (١٤)

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ (١٥) إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (١٦) اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ (١٧) فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ (١٨) وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ (١٩) فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ (٢٠) فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ (٢١)ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ (٢٢) فَحَشَرَ فَنَادَىٰ (٢٣) فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ (٢٤) فَأَخَذَهُ اللَّـهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ (٢٥) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ (٢٦)

أَأَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ ۚ بَنَاهَا(٢٧) رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا (٢٨) وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا وَأَخْرَجَ ضُحَاهَا (٢٩) وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا (٣٠) أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا (٣١) وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا (٣٢) مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (٣٣)

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ (٣٤) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعَىٰ (٣٥) وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰ (٣٦)فَأَمَّا مَن طَغَىٰ (٣٧) وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (٣٨) فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (٣٩) وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ(٤٠) فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (٤١) يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا (٤٢) فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا (٤٣) إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا(٤٤) إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا (٤٥) كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا (٤٦)

روایتی سازشی تراجم کی ایک مثال

" قسم ہے اُن (فرشتوں کی) جو ڈوب کر کھینچتے ہیں۔ اور آہستگی سے نکال لے جاتے ہیں۔ اور (اُن فرشتوں کی جو کائنات میں) تیزی سے تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر (حکم بجا لانے میں) سبقت کرتے ہیں۔ پھر (احکام الٰہی کے مطابق) معاملات کا انتظام چلاتے ہیں۔ جس روز ہلا مارے گا زلزلے کا جھٹکا۔ اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا۔ کچھ دل ہوں گے جو اُس روز خوف سے کانپ رہے ہوں گے۔ نگاہیں اُن کی سہمی ہوئی ہوں گی۔یہ لوگ کہتے ہیں "کیا واقعی ہم پلٹا کر پھر واپس لائے جائیں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟" کہنے لگے "یہ واپسی تو پھر بڑے گھاٹے کی ہوگی"! حالانکہ یہ بس اتنا کام ہے کہ ایک زور کی ڈانٹ پڑے گی۔ اور یکایک یہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔ کیا تمہیں موسیٰؑ کے قصے کی خبر پہنچی ہے؟ جب اس کے رب نے اُسے طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا تھا۔ کہ "فرعون کے پاس جا، وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اور اس سے کہہ کیا تو اِس کے لیے تیار ہے کہ پاکیزگی اختیار کرے۔ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں تو (اُس کا) خوف تیرے اندر پیدا ہو؟" پھر موسیٰؑ نے (فرعون کے پاس جا کر) اُس کو بڑی نشانی دکھائی۔ مگر اُس نے جھٹلا دیا اور نہ مانا۔ پھر چالبازیاں کرنے کے لیے پلٹا۔ اور لوگوں کو جمع کر کے اس نے پکار کر کہا۔ "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں"۔ آخرکار اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۔ درحقیقت اِس میں بڑی عبرت ہے ہر اُس شخص کے لیے جو ڈرے۔

کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان کی؟ اللہ نے اُس کو بنایا۔ اُس کی چھت خوب اونچی اٹھائی پھر اُس کا توازن قائم کیا۔ اور اُس کی رات ڈھانکی اور اُس کا دن نکالا۔ اِس کے بعد زمین کو اس

نے بچھایا۔ اُس کے اندر سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا۔اور پہاڑ اس میں گاڑ دیے۔ سامان زیست کے طور پر تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے۔ پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ "آخر وہ گھڑی کب آ کر ٹھیرے گی؟" تمہارا کیا کام کہ اس کا وقت بتاؤ۔ اس کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔ تم صرف خبردار کرنے والے ہو ہر اُس شخص کو جو اُس کا خوف کرے۔ جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو انہیں یوں محسوس ہوگا کہ (یہ دنیا میں یا حالت موت میں) بس ایک دن کے پچھلے پہر یا اگلے پہر تک ٹھیرے ہیں۔"

جدید ترین اور شفّاف علمی و شعوری ترجمہ:

"غور کرو کہ انسانوں کی وہ جماعتیں/اقوام جو اپنے تنازعات کو سامنے رکھتے اورآگے بڑھاتے ہوئے [النازعات] مخالفین کے ساتھ جارحانہ مقابلے [غرقا] کرتی ہیں اور خود کو بلندیوں پر لے جاتی ہیں، اور وہ جماعتیں/اقوام جو نہات توانائی اور چستی کے ساتھ [نشطا] خود کو اپنے مقاصد کے حصول میں منہمک کر لیتی ہیں [الناشطات]، اور وہ جماعتیں/اقوام جو اپنے قومی فرائض کی ادائیگی میں [السابحات] دور تک جاتی ہیں [سبحا]، پس یہی وہ جماعتیں/قومیں ہیں جو آخر کار آگے بڑھتی ہوئی [السابقات] دوسروں پر سبقت لے جاتی ہیں[سبقا] اور پھر تدبیرِ امور کرتے ہوئے [فالمدبرات امرا] نمایاں مقام حاصل کر لیتی ہیں۔

لیکن ان سب پر وہ وقت بھی آجائے گا کہ ایک شدید جھٹکے کی آمد ان کے وجودوں پر زلزلے کی کیفیت طاری کر دے گی [ترجُفُ الراجِفۃُ]، اور پھر یہ سلسلہ ایک کے بعد ایک جاری رہیگا [تتبعُھا الرادفۃ]۔ اُس مرحلے میں دل اندیشوں سے دھڑکیں گے [واجِفۃ] اور اُن کی سوچیں اور خیالات خوف سے بھر جائیں گے [ابصارُھا خاشعۃُ]، اور وہ سب کہیں گے کہ کیا ہم ایک انتہائی بری اور پست حالتِ زندگی [الحافرۃ] میں واپس لوٹا دیے گئے ہیں [مردُودُون]؛ کیا ایسا نہیں تھا کہ ہم کھوکھلی ہڈیوں کا ڈھیر ہو چکے تھے [کُنّا عظاما نخرۃ]۔ کہیں گے کہ یہ اگر زندگی کی طرف ایک واپسی ہے [کُرۃ] تو بہت نامراد واپسی ہے [خاسرۃ]۔ بس ایک واحد بلند پکار [زجرۃ واحدۃ] سنی گئی اور وہ سب گویا ایک گہری نیند سے جگا دیے گئے [بالساھرۃ]۔

کیا موسیٰ کی کہانی تم تک پہنچی ہے؟ تو یاد کرو وہ وقت جب اُس کے پروردگار نے اسے پکارا تھا [ناداْہ ربّہ]ایک بلند پکار کے ساتھ جو پاک،خالص اور تقدس سے پُر تھی [بالواد المقدس] اوراپنے سفر کو ختم کر دینے کے لیےکہا تھا[طوی]۔ کہا فرعون کی طرف جاو، بیشک وہ بہت سرکش ہو چکا ہے۔ پھر اس سے پوچھو کہ کیا تم اپنی اصلاح و تزکیہ میں اپنا فائدہ دیکھتے ہو کیونکہ میں تمہیں اپنے پروردگار کے احکامات کی جانب ہدایت کرنے والا ہوں۔ اس لیے تاکہ تم اُس کی پکڑ سے ڈرو۔ پس موسیٰ نے اسے پروردگار کی قدرت کی بڑی نشانی دکھائی۔ تاہم فرعون نے اُسے جھٹلایا اور نافرمانی کرتا رہا۔ پھر اس نے اس طرف سے بالکل ہی منہ موڑ لیا [ادبر] اور اپنی ترکیبیں کرنے لگا

[یسعیٰ]۔ پھر اس نے دربار لگایا اور خطاب کیا۔ پھر کہا کہ میں ہی تمہارا سب سے بڑا پالنہار ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُس کی گرفت کی اور اسے آخرت کی اور اُس سے قبل ملنے والی سزا کی ایک مثال بنا دیا ۔ بیشک اس واقعے میں ان سب کے لیے سبق ہے جو خوفِ خدا رکھتے ہیں۔

کیا تمہاری تخلیق ہمارے لیے زیادہ مشکل کام تھا یا یہ پوری کائنات۔ ہم نے پہلے نہ صرف اس کی بناء ڈالی ، اور اس کے حجم کو بڑھایا [رفع سمکھا]، بلکہ اسکی بہترین انداز میں ترتیب و تکمیل کی [فسوّاھا]۔ اس کے اندھیروں کو کم کیا [اغطش لیلھا] اور اس کی روشنی کو نمایاں کیا [اخرج ضحاھا]۔ پھر اس کے بعد اگلے مرحلہِ تخلیق میں سیارہ زمین کو تیار کیا، اس کی وسعت کو پھیلا دیا ۔ اُس پر اس کا پانی پیدا کر دیا، اور پھر اُس سے اگلے مرحلہِ تخلیق میں اس پر نباتات کی پیدائش کا سلسلہ قائم کیا اور اِس طریقے سے پہاڑوں کو اس پر مضبوطی سے جما دیا ، تاکہ اگلے مراحلِ تخلیق میں وہ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامانِ زیست مہیا کرنے کا کام دیں۔

پس جب وہ چھا جانے والا بڑا مرحلہ [الطامۃ الکُبریٰ] وقوع پذیر ہو گا، تو اس مرحلے میں ہر انسان یہ یاد کرے گا کہ اس کی کاوشوں کا ہدف کیا تھا [ما سعیٰ]۔ اور جہنم کی کیفیت ان کے لیے بارز کر دی جائے گی جنہوں نے اسے دیکھنا ہی ہے۔ پھر وہ جس نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کی منفعت کو ترجیح دی ہوگی، درحقیقت وہ جہنم ہی ایسوں کا ٹھکانا ہوگی۔ اور وہ جس نے اپنے رب کے اعلیٰ منصب اور مرتبے کا لحاظ رکھا ہوگا اور اپنے نفسِ شعوری کو ترغیباتِ جسمانی سے انکار کا سبق دیا ہوگا، تو درحقیقت ایک خوشی اور عافیت کی زندگی اس جیسوں ہی کا انعام ہوگا۔

یہ لوگ آپ سے سوال کریں گے کہ وہ مرحلہ کب آ پہنچے گا، توآپ کیسے یہ ذکر کر سکو گے کہ وہ کب آئے گا۔ اس کی ابتدا و انتہا کا علم توصرف آ پ کے پروردگارکے پاس ہے۔ درحقیقت آپ تو ان لوگوں کے لیے صرف آگاہی دینے والے ہیں جو اپنے دلوں میں اس کا خوف رکھتے ہیں۔ جب وہ مرحلہ نازل ہوگا اور وہ اسے دیکھیں گے تو وہ اس طرح محسوس کریں گے جیسے انہوں نے اس کے انتظار میں ایک پوری شام یا ایک دن بھی نہ گزارا ہو۔ "

اہم الفاظ کے مستند معانی :

Nun-Zay-Ayn: ن ز ع: النازعات = to draw forth, take away, pluck out, bring out, snatch away, remove, strip off, tear off, extract, withdraw, draw out sharply, perform ones duty, yearn, depose high officials, resemble, draw with vigour, invite others to truth, rise, ascend, draw from the abode or bottom, carry off forcibly, deprive. Dispute, contest, challenge, struggle, fight,to rival, to attempt to wrest from,to be in the throes of death; carry on a dispute, be at variance.

Gh-Ra-Qaf : غ ر ق: غرقا= sank, drowned, went downwards and disappeared, became without need, drew the bow to the full, outstripped, engrossed, a man overwhelmed by trials, single draught, ornamented, obligatory, suddenly/violently, to come near to any one.

Nun-Shiin-Tay: ن ش ط: الناشطات = to exert oneself (in the discharge of duties), release, draw, go out from a place. To be lively, animated, brisk, sprightly, vivacious, spirited, active, eager, keen, zealous, brave, cheerful, gay, to display vim and energy, to apply eagerly, attend actively,

embark briskly, to be freed from one's shackles, be unfettered, strengthen, invigorate, animate, inspirit, energize, encourage, embolden

Siin-Ba-Ha : س ب ح : السابحات= to swim, roll onwards, perform a daily course, float, the act of swimming, occupy oneself in: the accomplishment of his needful affairs or seeking the means of subsistence, business/occupation, those who are floating, went/travel far, being quick/swift. To praise/glorify/hallow/magnify, sing/celebrate praise, holy, declaring God to be far removed or free for every imperfection/impurity

Siin-Ba-Qaf: س ب ق: السابقات = to be in advance, go/pass before, surpass, get the better of, get in advance, precede, overtake, come first to the goal, outstrip, overcome, go forth previously, escape, go speedily, go first, race/strive/excel, prevent, the act of advancing. One who precedes or outstrips in race, foremost.
masbuq - one who is surpassed or beaten or is out run in a race.

R-J-F : ترجف :رجف Ra-Jiim-Fa = to quake/tremble, be in violent motion, shake violently, ramble, prepare for war, be restless, stir, spread alarming/false news, engage, make commotion, in a state of agitation, convulsion, tumult, or disturbance. rajfatun - earthquake, mighty blast. murjifun - scandal-mongers, one who makes a commotion, one who spreads false alarming news/rumours or evil tales.False tales of conflicts, seditions or discords or dissensions

Ra-Dal-Fa: ر د ف: رادفة = to follow, come behind, ride behind, supply, a sequent of a thing, consequence. radifin - that which follow, which comes after another without break, follower. alrridfaan signifying the night and the day because each of them is a ridf to the other.

Ha-Fa-Ra : ح ف ر: الحافرة = To dig/excavate/hollow out/clear out a thing, to burrow or furrow, know the utmost extent of a thing, scrutinize, to emaciate or make lean, to be or become in a bad or corrupt or unsound state, to shed a thing.

Siin-ha-Ra : س ه ر: الساهرة= to be watchful, spend the night awake, flash by night. *sahiratun* - surface of the earth, open (e.g. eye, space), awakened, wide land having no growth.

Nun-Kaf-Lam : ن ک ل : نکالا= desist, prevent, shackle, chain, any punishment serving to give warning to others than the sufferer or that restrains the offender from repeating the offence.

W a d: واد: to bury alive; to be slow; to slow down, to act or proceed deliberately, tarry, hesitate, temporize; to walk slowly, unhurriedly. A sound, or noise; absolutely: or a loud sound or noise.

Qaf-Dal-Siin: ق د س: المقدس = to be pure, holy, spotless. qudusun - purity, sanctity, holiness. al quddus - the holy one, one above and opposite to all evil, replete with positive good. muqaddas - sacred. An earthen or wooden pot.

Tay-Waw-Ya: طویٰ = roll up, fold. To shut, close, to keep secret, conceal, hide, hold contain, to swallow up, envelop, wrap up, to settle finally, have done with, to cross, traverse, to cover quickly the way, the distance, etc.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر72

سورۃ النباء [78]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت میں "النباء العظیم" کو کچھ سکالرز نے اسی زندگی کی مستقبل قریب میں متوقع کسی فتح کی بشارت سے تعبیر کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ راست باز طاقت یا تحریک کووقت کے فرعون حاکموں پر حاصل ہونے والی ہے۔ تاہم سورت کا متن یا اس کا سیاق و سباق اس تصور کی تصدیق نہیں کرتا۔ تمام بیانیہ حیاتِ آخرت کے آخری مرحلہِ زندگی کے قیام اور اس کی درپیش آنے والے مشکل صورتِ حال سے تعلق رکھتا ہے جس کا انسان نے سامنا کرنا ہے۔ ترجمے کو کسی آنے والی دنیاوی فتح سے تعبیر کرنے کے لیے کافی سے زیادہ ذاتی خیالات کی دخل اندازی کی ضرورت تھی اور یہ ذاتی دخل اندازی آپ ایسے تراجم میں جو غلط نمائندگی کرنے میں ملوث پائے جاتے ہیں، قرآنی متن کے ہر جملے میں وقوع پذیر ہوتی دیکھ سکتے ہیں۔ اسے ہی قرآن میں تحریف کہا جاتا ہے جو آج تک بلا روک ٹوک کی جاتی رہی ہے۔ اس سورت میں کائنات کو انسان کے لیے کھول دینے کا جو وقت بتایا جا رہا ہے، وہی اس بات پر شاہد ہے کہ اس کا بیانیہ حیاتِ آخرت کے بلند ترین مرحلے سے ہی متعلق ہے، کیونکہ اُس مرحلے میں صعود اورخالص روحانی یا شعوری اور غیر مادی زندگی حاصل کر لینے کے بعد ہی انسان کائنات کی لامحدود وسعتوں تک رسائی اور اس پر دسترس حاصل کرنے کا تصور کر سکتا ہے۔

بہر حال، نیچے دیے گئے جدید ترین ترجمے میں آپ قرآن کی عربی زبان کی اردو اور انگلش زبانوں میں ایک نہایت شفاف اور قانونی نوعیت کی ایسی تحویل دیکھ سکتے ہیں جو کسی بھی قسم کی انسانی سوچ یا تصور سے اور کسی واحد خارج از قرآن لفظ کے اضافہ سے قطعی پاک ہے۔

سورۃ النباء [78]

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ (١) عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ (٢) الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ (٣) كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (٤) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ (٥) أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا (٦) وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا (٧) وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا (٨) وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (٩) وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا(١٠) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (١١) وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا(١٢) وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا (١٣) وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا (١٤) لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا (١٥) وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا (١٦)إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا (١٧) يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا (١٨) وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا (١٩) وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (٢٠) إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (٢١)لِّلطَّاغِينَ مَآبًا (٢٢) لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا (٢٣) لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا

بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (٢٤) إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا (٢٥) جَزَاءً وِفَاقًا(٢٦) إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا (٢٧) وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا(٢٨) وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا (٢٩) فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا (٣٠) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا (٣١) حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا (٣٢) وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا(٣٣) وَكَأْسًا دِهَاقًا (٣٤) لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا(٣٥) جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا (٣٦) رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَـٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا (٣٧) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَـٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (٣٨) ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا (٣٩) إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا (٤٠)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

"یہ لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟کس بڑی خبر کی نسبت؟ جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے۔ پھر دیکھو یہ عنقریب جان لیں گے ۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑوں کو (ا س کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا]؟ [بے شک بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑابھی پیدا کیا ۔ اور نیند کو تمہارے لیے (موجب) آرام بنایا ؛ اور رات کو پردہ مقرر کیا ؛ اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا ؛ اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے ؛اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا؛ اور نچڑتے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا تاکہ اس سے اناج اور سبزہ پیدا کریں۔ اور گھنے گھنے باغ ۔ بےشک فیصلہ کا دن مقرر ہے ۔ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آ موجود ہو گے ؛ اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے ؛ اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے ؛ بےشک دوزخ گھات میں ہے [یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے ۔اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے ؛ وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے۔ نہ (کچھ) پینا (نصیب ہو گا (مگر گرم پانی اور بہتی پیپ) یہ بدلہ ہے پورا پورا ؛ یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھےاور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے ؛ اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ سو (اب) مزہ چکھو۔ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے ۔ بے شک پرہیز گاروں کے لیے کامیابی ہے۔ [یعنی) باغ اور انگور؛ اور ہم عمر نوجوان عورتیں ؛ اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس ؛؛ وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات] ۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے، انعام کثیر ۔ وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے۔ بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہیں ہوگا ۔ جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے رحمٰن) اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو ۔ یہ دن برحق ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنا ئے ۔ ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے جس دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا۔"

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ

"یہ کیا ہے جس کے بارے میں یہ لوگ سوالات کرتے ہیں؟[1] کیا اس کا تعلق اُس آنے والے عظیم وقوعے کی خبر سے ہے[2] جس پر یہ اختلاف کرتے ہیں اور یقین نہیں رکھتے؟[3] ایسا نہیں ہونا

چاہیئے، کیونکہ یہ یقینی طور پر حقیقت کو جان لیں گے-[4] پھر تاکید ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ یقینی طور پر آنے والی حقیقت کو جان لیں گے[5]- کیا ہماری قوت/اختیار/دسترس کا یہ ثبوت کافی نہیں کہ ہم نے اس سیارہِ زمین کو رہائش کیلئے ایک ہموار جگہ بنایا[6]؛ اور اسے توازن اور مضبوطی کے ساتھ جمانے کے لیے پہاڑوں کو میخوں کے طور پر استعمال کیا[7]- اور ہم نے تمہیں جوڑوں اور مختلف اقسام/نسلوں میں تخلیق کیا[8]؛ اور ہم نے نیند کو تمہارے لیے ایک آرام کا ذریعہ [سباتا] بنایا[9] اور رات کو ایک پردہ پوشی کا ذریعہ بنایا[10]؛ اور دن کو ایک ذریعہِ معاش بنایا[11]؛ اور تمہارے اوپر متعدد [سبعا"] حفاظتی حصار قائم کیے [شدادا"][12] اور وہاں ایک گرم اور چمکتا ہوا روشن چراغ بنایا [سراجا وہاجا][13] ؛ اور ہم نے بادلوں سے بھرپور پانی برسانے کا انتظام کیا[14] تاکہ اس کے ذریعے اجناس[15] اور نباتات اور گھنے باغات پرورش پائیں-[16]

تو پھر یہ بھی یقینی ہے کہ آنے والا فیصلے کا وقت معین ہے[17]؛ جب اس کے قیام کا اعلان کیا جائے گا تو تم ہجوم در ہجوم ہماری بارگاہ میں حاضر ہو جاوگے[18]- اور کائنات اُس وقت انسان کے لیے کھول دی جائے گی اور اس میں داخلے کے راستے سامنے آ جائیں گے[19]؛ اس وقت تمام طاقتورطبقات اپنی جڑوں سے اکھیڑ دیے جائیں گے [سیّرت الجبالُ] اور اُن کا غلبہ ایک سراب بن کر رہ جائے گا[20]؛ جہنم اِن کی گھات میں ہوگی [مرصادا] [21]جو کہ ایسے ہی سرکش لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے[22]؛ وہ وہاں ایک طویل عرصے پڑے رہیں گے[23]؛ وہاں وہ نہ کوئی ٹھنڈک نہ آرام پائیں گے [لا بردا] اور نہ ہی وہاں کچھ سیکھنے اور حاصل کرنے کو ملے گا [و لا شرابا][24] ، سوائے ایک محرومی اور پچھتاووں کی آگ [حمیما"]اور نوحہ کُناں تاریکی [و غسّاقا"][25]- یہ ایک نہایت مناسب جزا ہوگی [جزاء وفاقا"][26]- یہ وہ لوگ ہوں گے جو یہ توقع ہی نہیں کرتے تھے کہ ایک احتساب کا وقت بھی آنا ہے[27] اور ہمارے پیغام کو جھوٹ کہ کر رد کر دیتے تھے[28]، جب کہ ہم ان کے اعمال کی ہر تفصیل کو تحریرا ریکارڈ کر لیتے تھے[29]؛ پس انہیں کہا جائے گا کہ اپنے اعمال کا پھل چکھو کیونکہ اب ہم تمہارے عذاب میں اضافہ ہی کرتے رہیں گے-[30]

بے شک، متقین کے لیے وہاں بلند درجات ہوں گے [مفازا][31]، شاندار ماحول اور بھرپور خوشگوار احساسات [حدائق و اعنابا][32]؛ اعلیٰ اور شاندار ساتھی [کواعب اترابا"][33]؛ اور خوشیوں کے بھرے ہوئے پیالے [کاسا دھاقا][34]؛ وہاں وہ نہ تو فضول گوئی سنیں گے نہ ہی جھوٹ [لغوا و کذابا"][35]- یہ ان کے احتساب کے نتیجے میں ان کے رب کی جانب سے جزاء ہوگی[36]- وہ پروردگار جو کائنات اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے، سب کا پروردگار ہے، بڑا رحیم ہے؛ اس کی جانب سے کسی کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسروں کو وعظ و تلقین کرے[37]- یہ وہ مرحلہِ زندگی ہو گا جہاں انسان کی شعوری ذات [الروح] الہامی صفات و قوات [ا الملائکۃُ] کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر [صفا"]ایک نہایت بلند درجے پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گی [یقوم]- کوئی باتیں نہیں بنائے گا سوائے اس کے جسے یہ ربّ رحمان کی جانب سے یہ اختیار دیا گیا ہو اور وہ راستی کی صائب بات کرے[38]- وہ ایک صدقِ بسیط کا دور ہوگا- پس اس لیے، جو بھی ایسی خواہش رکھتا ہو، اپنے پروردگار کی جانب واپسی کا راستہ اختیار کر لے[39]- بے شک ہم نے تم سب کو آنے والے عذاب کے بارے میں خبر دار کر دیا ہے جب انسان کے سامنے ہوگا کہ اُس نے

اپنے سفرِ آخرت کے لیے کیا توشہ تیار کیا تھا؛ اور اُس وقت سچائی کا انکار کرنے والے یہ کہنے پر مجبور ہوں گے: " اے کاش میں ایک مشتِ غبار ہوتا"- [40]"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر73

سورۃ المُرسلات [77]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

غیر عرب لوگوں کے لیے یہ سورت ایک مشکل اندازِ بیان کی حامل ہے لیکن درحقیقت ایک نہایت معنی خیز نثر پر مبنی شہ پارے کی حیثیت رکھتی ہے جو علامتوں , محاورات اور استعارات سےآراستہ ہے۔ اسی وصف کی بنا پر اس کے معنی کا بگاڑ بہت آسان مہم تھی کیونکہ یہ کام صرف اس کے ادبی اسلوب کو نظر انداز کرتے ہوئے، اس کے الفاظ کے نہایت عامیانہ اور بازاری معانی کو چن لینے کے ذریعےسے بآسانی کیا جا سکتا تھا۔ بعد ازاں یہی غیر معیاری معانی عربی سے دیگر زبانوں میں تراجم کرنے کےعمل میں بھی استعمال کیے گئے۔ ِیہی وجہ تھی کہ ایک قاری آج تک کے تمام میسر تراجمی مواد کو پڑھنے کے باوجود الہامی متن کے مافی الضمیر کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ آپ مشہور تفاسیر کی سمت جائیں تو آپ وہاں اس سے بھی زیادہ غیر عقلی تشریحات دیکھیں گے جو بے سروپا جوڑ توڑ اورفرضی تباہیوں کی دیو مالائی تراکیب سے پُر ہوں گی جو آسمانوں کے پھٹ جانے" اور "ستاروں کے ماند پڑ جانے" کے بیانیے پیش کر رہی ہوں گی۔ اس عاجز مترجم نے خود ایک درجن سے زیادہ پرانے روایتی اور جدید ترقی یافتہ تراجم کا مطالعہ کیا۔ ان میں سے کوئی بھی ایک قرین عقل، منطقی یا قابل قبول تعبیرات پیش نہ کر سکا جو اس سورت میں مستعمل الفاظ کی جدید سائنٹفک انداز میں خاطر خواہ وضاحت کر سکیں۔ فی الحقیقت یہ سورت انسانوں کی اکثریت کے اُس عمومی کردار کو پیش کرتی ہے جس کا اظہار وہ اُس وقت کرتے ہیں جب ان کےانسانیت کُش معاشروں اور خود غرضانہ پالیسیوں کے سدھار کے لیے الہامی راہنمائی پیش کی جاتی ہے تاکہ وہ ایک پُر امن، مساویانہ اور ترقی کی راہ پر گامزن مثالی طرزِ زندگی اختیار کر سکیں۔ ان کے بالائی طبقات کی اکثریت تو اپنے اُس عظیم خالق کی قوتوں اور صفات کو ہی کوئی اہمیت نہیں دیتے جس کے وہ اپنے وجود کے لیے مقروض ہیں اور جس کی محبت و نگہداشت کی وجہ سے وہ اپنے موجودہ طبیعی مرحلہِ زندگی کے تمام عیش و آرام اور خوشیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔

سخت محنت اور گہری تحقیق کے ذریعے یہ کوشش کی گئی کہ مصنوعی اسلام کے اُس اثر سے باہر نکلا جائے جو اموی غاصب بادشاہوں نے شاہی سرپرستی میں تیار کی گئی تفاسیر کے ذریعے سے نافذ کر دیا تھا۔ اُن کے ضمیر مردہ تھے اور توہمات، جھوٹ، شرم انگیز اور خوفزدہ کردینے والی جو میراث انہوں نے مسلم قوم کے لیے پیچھے چھوڑی ہے، تاکہ یہ قوم ایک طویل عرصے تک اُن کی غلامی کرتی رہے، اُس کی سخت مذمت کی جاتی ہے۔ یہ سورت اب جدید ترین ترجمے کے ساتھ انگلش اور اردو زبانوں میں قرآن کی سچی روشنی میں ایک مکمل قابلِ فہم انداز میں پیش کی جا رہی ہے۔ تاہم، جدید ترین ترجمے کی یہ کوشش علم، شعور اور مکمل شفافیت کے ایک مقرر کردہ معیار کے ساتھ وابستہ ہے، جو قاری کواصل الہامی متن سے ایک ذرہ برابر بھی دور نہیں لے جاتا۔ یہ

قرآنی ذخیرہِ الفاظ کے مادے کے لغوی معانی سے پوری مطابقت بھی رکھتا ہے اور سیاق و سباق سے پیوستہ رہ کر عبارت کا تسلسل بھی قائم رکھتا ہے۔ پس اس طرح یہ تحریر قرآن کی ناقابلِ تردید اور کبھی زائل نہ ہونے والی حکمت و دانش کو اور اس کے صدقِ بسیط کو ایک خالص ترین، غیر ملاوٹی شکل میں پیش کرتی ہے۔

سورۃ المرسلات [77]

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا (١) فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا (٢) وَالنَّاشِرَاتِ نَشْرًا (٣) فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا (٤) فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا (٥) عُذْرًا أَوْ نُذْرًا (٦) إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ (٧) فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ (٨)وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ (٩) وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (١٠) وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ (١١) لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ (١٢) لِيَوْمِ الْفَصْلِ (١٣) وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ (١٤) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (١٥) أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ (١٦) ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ (١٧) كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ (١٨) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (١٩)

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ (٢٠) فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ (٢١)إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ (٢٢) فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ (٢٣) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٢٤) أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا (٢٥) أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا(٢٦) وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا(٢٧) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٢٨) انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ (٢٩) انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ (٣٠) لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ (٣١) إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ(٣٢) كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ (٣٣) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٣٤)هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ (٣٥) وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ (٣٦) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٣٧) هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ(٣٨) فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ (٣٩) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٤٠)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ (٤١) وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ (٤٢) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٤٣)إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (٤٤) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٤٥)كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ (٤٦) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ(٤٧) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ (٤٨) وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (٤٩) فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (٥٠)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

قسم ہے اُن (ہواؤں) کی جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں، پھر طوفانی رفتار سے چلتی ہیں اور (بادلوں کو) اٹھا کر پھیلاتی ہیں، پھر (اُن کو) پھاڑ کر جدا کرتی ہیں، پھر (دلوں میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں، عذر کے طور پر یا ڈراوے کے طور پر۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ پھر جب ستارے ماند پڑ جائیں گے اور آسمان پھاڑ دیا جائے گا اور پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے اور رسولوں کی حاضری کا وقت آ پہنچے گا [اس روز وہ چیز واقع ہو جائے گی] - کس روز کے لیے یہ کام اٹھا رکھا گیا ہے؟ فیصلے کے روز کے لیے۔ اور تمہیں کیا خبر کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر اُنہی کے پیچھے ہم بعد والوں کو چلتا کریں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم یہی کچھ کیا کرتے ہیں۔ تباہی ہے اُس دن

جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے ایک حقیر پانی سے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ اور ایک مقررہ مدت تک، اُسے ایک محفوظ جگہ ٹھیرائے رکھا؟ تو دیکھو، ہم اِس پر قادر تھے۔ پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے زمین کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا؟ زندوں کے لیے بھی اور مُردوں کے لیے بھی۔ اور اس میں بلند و بالا پہاڑ جمائے، اور تمہیں میٹھا پانی پلایا؟ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ چلو اب اُسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اُس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔ نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ آگ کی لپٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی۔ [جو اچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی]۔ گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ یہ وہ دن ہے جس میں وہ نہ کچھ بولیں گے۔ اور نہ اُنہیں موقع دیا جائے گا کہ کوئی عذر پیش کریں۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو جمع کر دیا ہے۔ اب اگر کوئی چال تم چل سکتے ہو تو میرے مقابلہ میں چل دیکھو۔ تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں۔ اور جو پھل وہ چاہیں (اُن کے لیے حاضر ہیں ، کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ کھا لو اور مزے کر لو تھوڑے دن ۔ حقیقت میں تم لوگ مجرم ہو۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے۔ تباہی ہے اُس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ اب اِس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

"وہ الہامی پیغامات جو اس طرح بھیجے جاتے ہیں [المرسلات] کہ واضح اور متعین علم اور آگہی فراہم کرتے رہیں [عرفا]، اور جو بعد ازاں تُند و تیز ہواوں کے چلنے کی مانند [عصفا] طوفانی نتائج پیدا کرتے ہیں [العاصفات]؛ اور انسانوں کی وہ جماعتیں جو یہ الہامی پیغامات دور و نزدیک پھیلانے کا کام سر انجام دیتے ہیں [الناشرات] ، اور جو پھر ایسی تحریکوں کے طور پر کام کرتے ہیں جو واضح طور پر صحیح و غلط کو درستگی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کر دیتے ہیں [الفارقات]، اور اس طرح ایسے معاشروں کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں جنہوں نے اُن پیغامات پر عمل کیا اور انہیں لوگوں تک پہنچایا [الملقیاتِ ذکرا]، ایک ایسے ذریعے/وسیلے کی شکل میں جو گناہوں سے تحفظ فراہم کرے اور پیش آگاہی کا فریضہ سرانجام دے [عذرا او نذرا]، تو ایسی جماعتیں اُس حقیقت کی شہادت ہیں کہ جو کچھ وقوع پذیر ہونے کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے،وہ ہو کر رہے گا [لواقع]۔ فلھذا، جب انسانی معاشروں کی علاقائی سرداریاں یا طوائف الملوکیاں مٹا دی جائیں گی [النجومُ طمست] اور جب وقت کی بالا دست قوتوں کو جڑوں سے اُکھاڑ پھینکا جائے گا [السماءُ فرجت]، اور جب بالائی طبقے کے بڑے خاندانوں کو ختم کر دیا جائے گا [الجبالُ نسفت]، اور جب اُن سب کو، جن کی ڈیوٹی الہامی پیغام کو لوگوں تک پہنچانا تھا [الرسُلُ]، ایک مقرر کردہ وقت پر گواہی کے لیے طلب کر لیا جائے گا [اُقتت]۔ تو پھر وہی فیصلے کرنے کا وقت ہوگا ۔ اور تمہیں کیسے علم ہوگا کہ وہ فیصلے کرنے کا

وقت کیسا ہوگا؟ وہ درحقیقت سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے ایک بڑے المیے کا وقت ہوگا۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ ہم اسی قماش کے ما قبل کے لوگوں کو بھی تباہ کرتے رہے ہیں؟ اور ان کے متاخرین کو بھی ہم اُسی انجام سے دوچار کرتے رہے ہیں۔ یہی وہ انداز ہے جس سے ہم مجرمین کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔"

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم تمہیں ایک ناچیز رقیق مادے سے پیدا کرتے ہیں۔ جسے پھر ہم ایک مضبوط و محفوظ مقام پر ایک مقررہ معیار تک پہنچنے کے لیے ٹھرا دیتے ہیں [قدر معلوم]۔ اور اس طرح ہم اسے صورت اور تناسب عطا کرتے ہیں،کیونکہ ہم ہی بہترین صورت اور تناسب عطا کرنے کی قدرت رکھتے [القادرون]۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ کیا تم یہ ادراک نہیں رکھتے کہ ہم ہی زمین کو اس قابل کرتے ہیں کہ وہ زندوں اور مردوں کو اپنے اندر سنبھال لے؛ اور ہم نے ہی اس پر اونچی بلندیاں [رواسی شامخات] بنائی ہیں اور ہم نے ہی تمہیں وہاں سے پینے کا میٹھا پانی مہیا کیا ہے۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ تو اب جاو اور مشاہدہ کرو اس سچائی کا جسے تم جھٹلاتے تھے۔ جاو اپنے اس سابقہ غیبت و الزام تراشی پر مبنی [ثلاث] تفرقے و تقسیم کے کردار [شعب] کی جانب جونہ کوئی آرام فراہم کرتا ہے اور نہ ہی خوشی [لا ظلیل]اور جو دشمنیوں کے اُن بھڑکتے شعلوں سے کوئی تحفظ بھی فراہم نہیں کرتا جس کے باعث تم پر نفرت و دشمنی کی ایسی آگ {اللّلھب] پھینکی جاتی ہے جو سلگتے ہوئے لکڑی کے ٹکڑوں کی مانند بڑی جسامت رکھتی ہے جیسے کہ پیلے زرد رنگ کے اونٹ ہوں [جمالت صفر]۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ وہاں وہ نہ کچھ بولنے کے قابل ہوں گے اور نہ ہی انہیں عذر کرنے اور معافی مانگنے کی اجازت ہوگی۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ ان سے کہا جائیگا کہ " یہ ہے وہ فیصلے کا وقت اور اسی کے لیے ہم نے تمہیں اور تم سے پہلوں کوجمع کیا ہے۔ پس اگر تمہارے پاس اپنے بچاو کی کوئی ترکیب ہے توبیشک اسے آزما کر دیکھ لو"۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ "

"بیشک پرہیزگاری کرنے والے اطمینان اور خوشی کی کیفیت [فی ظلال] میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اعلیٰ درجے کی نمایاں شخصیات رکھنے والے ساتھی [عیون] ہوں گے۔ اور وہ جس قسم کا لطف اور دلچسپی کا سامان [فواکہ] چاہیں گے وہ انہیں میسر ہوگا۔ وہ یہ سب کچھ حاصل کریں گے [کلوا] اور اُس کے ساتھ خوشی سے متمتع ہوں گے اور یہ سب ان کے خوبصورت اعمال کی جزا ہوگی۔ ہم نیکو کاروں کو اسی کی مانند نوازتے ہیں۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ اگرچہ تم اللہ کے مجرم ہو پھر بھی تمہیں قلیل مہلت دی گئی کہ جو کچھ میسر ہے اس سے فائدہ اٹھا لو۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا، کیونکہ جب ان سے کہا گیا تھا کہ اللہ کے احکامات کے سامنے جھک جاو تو انہوں نے اطاعت نہ کی تھی۔ پس، سچائی کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ ایک تباہی کا وقت ہوگا۔ اس واضح تنبیہ کے بعد پھر تم اور کن الفاظ پر یقین کروگے؟"

اہم الفاظ کے مستند معانی

Ra-Siin-Lam : ر س ل: مرسلات= to send a messenger, bestow, let go. rasul (pl. rusul) - envoy, bearer of a message, messenger. risalat - message, commission, mission, epistle. arsala (vb. 4) - to send. mursalat (pl. of mursalatun) - those sent forth.

= **Ayn-Ra-Fa; ع ر ف: عرفا** = he knew it, had cognition of it, to discern, became acquainted with it, perceiving a thing by reflection and by consideration of the effect, he requited, to acknowledge a part, manager/orderer/overseer, become submissive/tractable/pleasant, the making to know, fragrant, to inform oneself, learn/discover, seek/desire knowledge, benefaction/goodness, mane (of a horse) waves (of the sea), elevated place/portion, higher/highest, first/foremost, a question or questioning respecting a subject of information in order to know it, commonly received/known, to confess/acknowledge/indicate, high mountain, Mount Arafat. The difference between arafa & alima is that the former refers to distinct and specific knowledge, while the latter is more general. Opposite to arafa is ankara (to deny) and opposite ot alima is jahila (to be ignorant).
al araf - the elevated place, high dignity, distinguished position, place of discernment or acknowledgement, highest or most elevated faculties of discernment or ma'rifah (knowledge of right and wrong). ma'ruf - honourable, known, recognised, good, befitting, fairness, kindness, custom of society, usage.

Ayn-Sad-Fa : ع ص ف : عاصفات= to blow violently (wind), blow in a gale, be quick, rag swiftly. asfun - leaves and stalks, straw, green, crop, bladder, stubbles, husk. asafa - to cut corn when green, AAasafa - to perish. asifatun - storm, whirlwind, hurricane. asifun - violent wind, stormy, vehement.

'aasifun (act. pic. m. sing.): violent (10:22, 14:18)
'aasifatun (act. pic. of sing.): violent (21:81)
'aasifaat (act. pic. of pl.): winds raging, violent (21:81)
'asfan (v. n. acc.): raging, blowing (77:2)

Nun-Shiin-Ra: ن ش ر : ناشرات = to spread out, bring back to life, resuscitate, be extended, lay open, unfold, expand, display, spread abroad. Propagate, convey, scatter, disperse

ل ق ی = **Lam-Qaf-Ya : ملقیات**= To meet, meet with, encounter, find, find out a thing, see, come across, experience, suffer from, occur, undergo, endure, lean upon, recieve, come face to face, go in the direction of or towards.
This root has occurred in al quran in 45 forms, and been used about 145 times.

Ayn-Thal-Ra: ع ذ ر : عُذرا = to beg pardon, to excuse, to free anyone from guilt or blame, excuse/plea, those who put forth excuses, apologists.

Nun-Jiim-Miim : ن ج م : النجوم = to appear/rise/begin, accomplish, ensue, proceed.

Tay-Miim-Siin : ط م س: طُمِست= to be effaced, disappear, go far away, destroy, be corrupted, wipe out, obliterate, alter, put out, lose brightness, be remote, blot out the trace of.

Siin-Miim-Waw : س م و: السماءُ = to be high/lofty, raised, name, attribute. samawat - heights/heavens/rain, raining clouds. ismun - mark of identification by which one is recognised. It is a derivation of wsm (pl. asma). ism - stands for a distinguishing mark of a thing, sometimes said to signify its reality.

Fa-Ra-Jiim : ف ر ج: فُرجت = To open, separate, cleave, split, enlarge, part, let a space between, make a room, comfort anything in, dispel cares. An opening, intervening space [gap or breach] between two things. Ex: Parting hind legs or intervening spaces between fingers.
He opened, made room, ample space.
Furijat - Cloven, split, rent, opened.
Farjun (Pl. Furuj) - Pudenda (sex organ); chastity, space between legs (of horse or mare), part/s of a person (male/female) indecent to expose, external portions of the organs of generation [of a male/female]. Also the posterior pudendum because it is a place of opening, of between the legs.

Nun-Siin-Fa: ن س ف : نُسِفت = to uproot, reduce to powder, scatter, throw down, destroy, shatter, smash, blown down to pieces.

= **Waw-Qaf-Ta : و ق ت: أُقّتت** = to fix, defined/determined/limited a thing as to time, appoint/declare/assign a time, measure of time (e.g. season). Uggitat (pp. 3rd. p. f. sing. II.): Shall be made to appear at the appointed time; Shall be made to appear in the guise, power and spirit of God's Messengers and clad, as it were, in the mantles of all of them.

Alif-Jiim-Lam : ا ج ل = assigned/appointed/specified/decreed term, period, day of resurrection, period between creation and death, period between death and resurrection, period remaining in the world, delay/postponed/deferral of time.

Kaf-Fa-Ta : ک ف ت: کِفاتا = To gather together, draw things to itself, hasten, be quick and swift in running, urge vehemently, fly, contract, grasp, take.

Shiin-Miim-Kh: ش م خ: شامخات = to be high and lofty, tall.

Za-Lam-Lam : ظ ل ل: ظِلّ= to remain, last, continue doing a thing, be, become, grow into, remain, persevere, went on doing. zallala and azalla - to shade, give shade over. zillun - shade, shadow, shelter. zullatun - awning, shelter, booth, covering, cloud giving shade, protection, state of ease and happiness.

Th-lam-th = ثلث: Zoo Thalathin : Upon him is a (kasaa'a – garment) made of the wool of three sheep. Zee Thalaath-ha: she was, or become, lean, or lank in the belly. Muthallath: A calumniator, or slanderer, of his brother or fellow to the authorities.

Shiin-Ayn-Ba: ش ع ب: شُعب = to separate, collect, draw together, unite, appear, scatter, separate, put/break apart, repair, impair, send (a message to), branch off, forked, derange, disorganize, adjust, put in a right or proper state, to turn away, to send back, withhold, restrain, cracked, corrupted, branched forth, become distant, remote, died, divided races or tribes, foreigners, branching of way/road/path, a water-course, ravine, gap between mountains-

ف ك ه Fa-Kaf-ha : فواکہ = became cheerful/happy, free from straitness/burden, enjoy, to jest/laugh/joke, be amused/pleased, entertain, fruit, wonderment, indulge in pleasantry, rejoice, admiration.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر74

سورة الانسان [76]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

قرآنِ حکیم کی سورۃ الانسان [آدم یا نسلِ انسانی] ایاک شاندار الہامی بیانیے پر مشتمل ہے جس کے گہرے مضمرات و مقتضیات ہمیں اپنی طرف بے ساختہ کھینچ لیتے ہیں، حیرت میں غرق کر دیتے ہیں اور بالآخرہم پر ایک ازحد احترام اور رُعب کی کیفیت طاری کر دیتے ہیں۔ یہ سورۃ مرحلہِ آخرت میں انسان کو حاصل ہونے والی روحانی زندگی کے اُن بلند و بالا درجات کی ، اور اس انتہائی ارتقائی کیفیت کی ایک مسحور کُن تصویر پیش کرتی ہے، جہاں انسان اپنے قالب کی ایک مکمل تبدیلیِ کے بعد ایک خالص شعور کی غیر مادی اور غیر مرئی شکل اختیار کرلے گا۔ اس قلبِ ماہیت کے بعد وہ بالآخر اپنے خالق کی "قربت" حاصل کر لے گا۔ اور وہ اس انداز میں کہ اُس کا خالق خود بھی "شعورِ مطلق" یا "انتہائے شعور" کی غیر مادی و غیر مرئی صورت میں ابدی و سرمدی حیات کا مالک ہے۔ اُس مرحلہِ زندگی میں زیادہ سے زیادہ آفاقی علم اورشعوری ارتقاء کے حصول کے بعد انسان نے مآلِ کار اپنے خالق کے ایک ایسے آئیڈیل پیکر کی صورت میں نمودار ہونا ہے کہ جو خالق کے ساتھ مخصوص بہت سی قوتوں، اس کی بے پناہ رسائی اورلا محدود دسترس کا مالک بن جائے اور اس کے عظیم اوصاف کا خود اپنی ذات کے اندرون سے عملی اظہار کرتے ہوئے کائنات کی ناقابلِ تصور وسعتوں کو تسخیر کر لے ۔ یہی انسان کے لیے خالق کی متعین کردہ آخری منزل ہے، جیسا کہ قرآن میں وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔

لیکن آپ تمام تر موجود اور روایتی تراجم میں یہ دیکھیں گے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں اموی ملوکیت کی برپا کردہ عظیم عرب سازش نے انسان کے روحانی دورِ آخرت کو ایک نئے سانچے میں ڈھال دیا ہے جو کہ سراسرطبیعی اور دنیاوی عیش و آرام اور خواہشات و ہوس کی ایک ایسی نمائش کرتا نظر آتا ہے جو زندگی کی ایک غیر طبیعی غیر مادی، روحانی صورت رکھنے والے وجود کے لیے ناقابلِ تصور ہے۔ کھانے پینے، آرام دہ صوفوں پر بیٹھنے، "کافور"، پھولوں کی میٹھی خوشبو، پھلوں کے گچھّے، "چاندی سے بنے کرسٹل نما پیالے"، "ادرک نام کی جڑیلی سبزی"، غیر فانی لڑکے بطورِ خدمتگار، ایسے خوبصورت گویا کہ بکھرے ہوئے موتی، سلک اور بروکیڈ کے لباس، کنگن اور خالص ترین شرابوں پر مشتمل یہ تمام تصورات صرف ایک ثانوی طبیعی زندگی کی عکاسی کرتے ہیں جہاں حیوانی وجود کے جبلّی تقاضے پورے کرنے اور جسمانی لذتوں کی ہوس کارفرما نظر آتی ہے۔ بالکل ایسے گویا کہ موجودہ اور آنے والے دونوں مراحلِ زندگی کی کیفیات میں کوئی فرق ہی نہ ہو۔ درحقیقت انہی خواہش پرستانہ تحریفوں کے ذریعے، اموی بادشاہوں نے تفاسیر لکھوانے کی سازش کے

پردے میں، قرآن کے معانی کی از سرِ نو تعبیر کرتے ہوئے اسلام کی حقیقی روح کو مٹا دینے کے مذموم مقصد کی تکمیل کی تھی۔

اس سورۃ کی زبان ایک بے مثال عربی ادب کے شہ پارے کی صورت میں ہے اس لیے اسے کامل درستگی کے ساتھ انگلش اور اردو میں تحویل کرنا ایک ناقابلِ حصول مہم معلوم ہوتی تھی۔ راقمِ تحریر معذرت خواہ ہے کہ وہ اس قابل نہیں تھا کہ اس بڑی مہم کے ساتھ مکمل انصاف کر سکے۔ پھر بھی راقم نے اپنی طرف سے ایک بہترین کاوش کی ہے کہ موجود تراجم کے برعکس اسے اس کے اپنے اصل منطقی اور شعوری انداز میں عمومی سطح پر قابلِ فہم بنایا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے راقم نے بہت سےاہم عربی الفاظ کے ایک سے زیادہ مرادفات کا استعمال بھی کیاہے تاکہ زیادہ گہرائی اور وسعت رکھنے والے معانی کا پورا احاطہ کیا جا سکے۔ راقم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے، یہ صرف قارئین ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

تو آئیے ہماری اپنی زبان میں کچھ بہت دلچسپ نکات کا مطالعہ کرتے ہیں جو دورِ آخرت کی اُس جنّتی زندگی کی جھلکیاں دکھاتے ہیں جس کا انسانیت کے ایک امن پسند لیکن مختصر طبقے کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔ لیکن خود کو نہایت سختی کے ساتھ اُن الہامی اشارات کی حدود کے اندر رکھتے ہیں جن سے قرآن نے اس اہم سورۃ میں ہمیں روشناس کیا ہے۔

سورۃ الانسان [76]

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا (١)إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (٢) إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (٣) إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا (٤) إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا (٥) عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّـهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا (٦) يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (٧) وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (٨) إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّـهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا (٩) إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (١٠) فَوَقَاهُمُ اللَّـهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا (١١) وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا (١٢) مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا (١٣)وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا (١٤) وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا (١٥) قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا (١٦) وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا (١٧) عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا (١٨) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا (١٩)وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا (٢٠) عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا (٢١) إِنَّ هَـٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا (٢٢) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا (٢٣) فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا (٢٤) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (٢٥) وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (٢٦) إِنَّ هَـٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا (٢٧) نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا (٢٨)إِنَّ هَـٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (٢٩) وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّـهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (٣٠)يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (٣١)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

"کیا انسان پر لا متناہی زمانے کا ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اِس غرض کے لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے یا کفر کرنے والا کفر کرنے والوں کے لیے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہوگی یہ ایک بہتا چشمہ ہوگا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پئیں گے اور جہاں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں لیں گے. یہ وہ لوگ ہونگے جو (دنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں، اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔ اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ [اور اُن سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اُس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا ۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اُس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا، اور اُن کے صبر کے بدلے میں اُنہیں جنت اور ریشمی لباس عطا کریگا۔ وہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے نہ اُنہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھر۔ جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی، اور اُس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں(۔ اُن کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہونگے۔شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہونگے، اور ان کو (منتظمین جنت نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔ ان کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے سلسبیل کہا جاتا ہے۔ ان کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سر و سامان تمہیں نظر آئے گا۔ اُن کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے، ان کو چاندی کے کنگن پہنا ئے جائیں گے، اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ یہ ہے تمہاری جزا اور تمہاری کارگزاری قابل قدر ٹھیری ہے۔اے نبیؐ، ہم نے ہی تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے۔ لہٰذا تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو، اور اِن میں سے کسی بد عمل یا منکر حق کی بات نہ مانو۔ اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو۔ رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو، اور رات کے طویل اوقات میں اُس کی تسبیح کرتے رہو۔ ہ لوگ تو جلدی حاصل ہونے والی چیز (دنیا) سے محبت رکھتے ہیں اور آگے جو بھاری دن آنے والا ہے اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہم نے ہی اِن کو پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے ہیں، اور ہم جب چاہیں اِن کی شکلوں کو بدل کر رکھ دیں۔ یہ ایک نصیحت ہے، اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔ اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ نہ چاہے یقیناً اللہ بڑا علیم و حکیم ہے۔۔اپنی رحمت میں جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے، اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔" !!!

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ

"کیا انسان پروقت کے اس جاری کاررواں میں [من الدّھر] کوئی ایسا دور بھی گذرا ہے کہ وہ کسی بھی قابلِ ذکر حیثیت کا حامل نہ رہا ہو؟ --- حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے انسانی نسل کی تخلیق مرد و عورت کے خارج ہونے والے مشترکہ مادے [نطفۃ امشاج] سے کی ہے جسے ہم مختلف مشکل مراحل یا ابتلاوں سے گذارتےہیں [نبتلیہ]۔ فلھذا ہم نے اس کو سننے اور سمجھنے/سیکھنے کی صلاحیتیں عطا کر دی ہیں۔ بیشک ہم نے اُسکی ایک مخصوص راستے یا کردار کی جانب راہنمائی بھی کر دی ہے جس پر وہ چل کریا تو مثبت نتائج تک پہنچ جائے [اما شاکرا]، اور یا چاہے تو انکارِ حق کی روش اختیار کر لے [اما کفورا]۔ حق کا انکار کرنے والوں کی تادیب کے لیے البتہ ہم نے زنجیریں ،شکنجے اور خرمنِ ہستی کو جلا ڈالنے والی آگ تیار کر رکھی ہے ۔ جب کہ راست باز لوگ ایسے پیمانوں [کاس] سے علم و عرفان اپنی ذات میں جذب [یشربون – absorb] کریں گےجو ناقابلِ یقین حقیقتوں [کافورا] پر مشتمل [مزاجھا] ہوں گے۔ ایک ایسا ذریعہ علم [عینا] جس سے اللہ کے فرماں برداربندے علم حاصل کریں گے اور اکتشاف و انکشافات کے مراحل سے گذریں گے [یفجرونھا تفجیرا]۔

یہ راست باز لوگ وہ ہیں جو موجودہ زندگی میں اپنے کیے ہوئے وعدوں اور عہد ناموں اور ارادوں کو پورا کرتے ہیں اور اس وقت سے ڈرتے ہیں جس کا عذاب لکھ کر مقرر کر دیا گیا ہے [مستطیرا]۔ اور اپنی ترجیحات و ترغیبات کے خلاف عمل کرتے ہوئے، سامانِ زیست مسکینوں ، یتامیٰ اور قیدیوں کو مہیا کرتے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ بیشک ہم آپ کو سامانِ زیست اللہ کی خوشنودی کی خاطر مہیا کر رہے ہیں اور ہم آپ سے اس کا نہ کوئی صلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکریہ۔ ہم تو اپنے رب کی جانب سے آنے والے اس وقت سے خوف کھاتے ہیں جو ناگوار[عبوسا] اور مصائب سے پُر [قمطریرا] ہوگا۔ پس اللہ تعالی نےانہیں اُس آنے والے وقت کے مصائب [شرّ] سے محفوظ کردیا ہے [وقاھم] اور انہیں خوشیوں اور اطمینان [نضرۃ و سُرُورا] سے ہمکنار کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ اور ان کی استقامت اور استقلال [صبر]کی جزا ان کے لیےایک عافیت کی زندگی [جنۃ] اور مکمل آزادی کی صورت [حریرا] میں مقرر کر دی ہے۔ اُس زندگی میں وہ بہت نمایاں اور بلند درجات [الارائک] پر فائز ہوں گے [مُتّکِئین]۔ نہ وہاں سورج کی تیزحرارت انہیں جلائے گی نہ ہی تکلیف دینے والی ٹھنڈک [زمھریرا] تنگ کرے گی۔ اور اس زندگی کی آسانیوں اور خوشیوں کی کیفیت [ظلالُھا] ان کے قرب و اطراف میں موجود [دانیۃ] رہے گی اور اس کے ثمرات [قطوفھا] ان کے سامنے عاجزی سے جھکے رہیں گے [ذُلّلت تذلیلا]۔ اور کسی بھی مصیبت یا تیرہ بختی [فضّۃ] سے اور کسی بھی آنیوالی محرومی کے غم [اکواب] سے جو چیز اُن کی حفاظت و نگہبانی کرے گی وہ مضبوطی سے قائم رہنے والے اقدار و اہداف ہوں گے [کانت قواریرا] ۔ انتشار، تباہی اور تیرہ بختی [فضّۃ] سے متعلق متعین ایسے اقدار و اہداف [قواریرا] جن کے حصول کے لیے قواعد و قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں۔

اُس زندگی میں اُن کی علم کی پیاس ایسے جاموں سے بجھائی جائے گی [یُسقون] جن کا مشروب خوشی اور جوش و ولولہ [زنجبیل] کی کیفیات رکھتا ہوگا [مزاجھا]۔ وہاں پر علم کا ایک بہتا ہوا چشمہ ہوگا جس کی خصوصی صفت [تُسمّیٰ ۔ اسم ۔ پہچان کی نمایاں صفت] یہ مقرر کی گئی ہے کہ ہر سوال پر صحیح راستے کی نشاندہی کرتا جائے [سلسبیل]۔ ارتقاء و نشونما کے دائمی/لافانی ذرائع نے [ولدان مخلدون] نے ان کے گرد احاطہ کیا ہوگا [یطوف علیھم] ، اور اگر تم ان کو دیکھ سکو تو ایسا باور کرو کہ گویا علم کے بکھرے ہوئےموتی ہوں [لولوا منثورا] ۔ اور جب تم یہ سب دیکھ سکوگے تو تب تم اُن

کی ذات میں ایک بڑی نعمت اور ایک عظیم قوت و اختیار کا مشاہدہ کروگے۔ ان کے عالی شان [عالیھم] سوچ اور ارادے [ثیابُ] ہوں گے ، جو نُدرت کے حامل [خُضُر] اورستاروں کے جگمگانے جیسی خوبصورتی رکھنے والے [استبرق] ہوں گے۔ علم کے پھیلاو اور اکتشاف پر [من فضّۃ] وہ ایک حاوی ہو جانے والی طاقت اور بالا دستی [اساور] حاصل کر لیں گے [حُلّوا]۔ اور ان کا پروردگار انکی علم و ارتقاء کی پیاس بجھانے کے لیے انہیں ایک پاکیزہ طینت و مشرب [شرابا طھورا]عطا کر دے گا۔

بیشک یہ سب تمہارے لیے انعام کے طور پر ہوگا کیونکہ تمہاری جدوجہد نتائج سے بہرہ ور [مشکورا] ہوگی۔ اسی لیے ہم نے بنفسِ نفیس تم پر یہ قرآن بتدریج نازل کیا ہے۔ بس اپنے رب کے فیصلے کے آنے تک استقامت سے کام لو اور ان لوگوں کے کسی بھی ایسے چال چلن کی پیروی نہ کرو جو گناہ اور انکار پر اپنی اساس رکھتا ہو۔ بلکہ صبح و شام یعنی ہمہ وقت اپنے پروردگار کی صفات کو پیشِ نظر رکھو۔ اور جب تک اندھیروں کا تسلط ہے [من اللیل]، اسی کے احکامات پر عاجزی [اسجد] سے عمل پیرا رہو [سبّحہ] اور اس کی کبریائی کے لیے اندھیروں میں ایک طویل جدو جہد جاری رکھو[لیلا طویلا]۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قریبی مفادات سے محبت رکھتے ہیں اور مشکلات سے حاصل ہونے والے بڑے اہداف کو نظر انداز کر جاتے ہیں ۔ انہیں ہم نے ہی پیدا کیا ہے اور ان کی قوتوں کو مضبوط بنایا ہے، اور ہم اگر چاہتے تو انہیں ان جیسے دیگر سے تبدیل کر دیتے۔

بیشک یہ کتاب ایک یاد دہانی ہے۔ پسس جو چاہے اس کے ذریعے اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کر لے۔ یعنی تم سب وہی چاہنے لگو جو کہ اللہ کی مشیت ہے۔ درحقیقت اللہ ہی ہے جو سب کچھ جاننے والا اور صاحبِ دانش ہے۔ جو بھی چاہے گا اس کی رحمت میں داخل ہو جائے گا۔ اور حق کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے اُس نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔ "

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Nun-Tay-Fa : ن ط ف: نطفۃ = to flow gently, extrude, ooze, exude, drop, pour, trickle. Nutfah: Sperma of a man and of a woman.

Miim-Shiin-Jiim: م ش ج ؛ امشاج = To mix or confuse, make a confusion or disturbance, mix one thing with another. Any two things mixed together. Amshaaj – امشاج: What collect together in the navel; A drop consisting of mixtures, meaning the sperma genitale of the man mixed with that of the woman and with her blood.

Miim-Zay-Jiim: مزاج = To mix/mingle/incorporate/blend, exasperate/irritate/enrage a person, to give something, contend or dispute with a person, various in disposition or temperament.

Kaafoor: کافور: ک ف ر ؛ کفر Camphor, because it has the quality of covering or subsiding the heat. A tree smelling of perfume from which is extracted a whitish transparent substance. Kafir: unbeliever, ungrateful, one hiding, covering, concealing, denying the truth, etc.etc.; not believing in God.

ف ج ر: **Fa-Jiim-Ra** = cut/divide lengthwise, break open, vent, incline/decline/deviate, dawn/sunrise/daybreak, source, abundantly and suddenly, ample bounty/generosity, a place from which water flows. Dig up the grund; TAFJEER: blasting, setting off of an explosion; triggering, unleashing; splitting; fission.

Nun-Dhal/Thal-Ra: **ن ذ ر** = to dedicate, make a vow, warn, admonish, caution, promise voluntarily, offer present. nadhiir - warner, one who informs and averts calamity, who cautions and put one on guard.

Siin-Tay-Ra : **س ط ر ؛ مستطير**- To write, inscribe, draw, throw down, cut, cleanse, manage the affairs, ward, exercise authority, oversee, prostrate, set in. To embelllish stories with lies, falsehoods; stories having no foundation. To read, recite. To exercise absolute authority, to pay frequent attention to.

Ayn-Ba-Siin : عبس= to frown, look sternly, austere, grim.

Qaf-Miim-Tay-Ra : قمطريرا :قمطر= to frown, scorn, knit the brow, show displeasure or distress.

Thal-Lam-Lam; ذ ل ل : ذُلّلت= to be low, hang low, low/lowest part of something, subdued, gentle, abase, easy, submissive, meek, subject, humble, humility, paltry, wings of submissiveness out of tenderness, treating with compassion. Vileness, ignominy, weakness, despicable, meakness, abjectness, abasement. Well-trained, tractable, manageable, commodious, broken.

Alif-Nun-Ya ا ن ى: بآنية= Its time came; or it was, or became, or drew, near; It (a thing) was, or became, behind, or after, its time; it, or he, (a man) was, or became, behind, backward, or late; it, or he, delayed, or held back. He postponed it, put it off, deferred it, delayed it, retarded it, withheld it, impeded it; An hour, or a short portion, or a time, or an indefinite time; any period of time; the utmost point, reach or degree; A thing of which the time has come, or drawn near: and which has come, or attained, to its time; to its full, or final, time or state; to maturity, or ripeness; signifies Whence? (being an interrogative respecting the direction, or quarter, from which a thing is) and whence (used to denote a condition); Where? and where (used to denote a condition and as one of the adverbial nouns used to denote a condition), whence-so-ever; wherever (from whatever direction or quarter): when; how; however.

Fa-Dad-Dad (Fiddatin – فضّة)= to break/perforate/destroy, to separate/disperse/scatter/distribute, broke it up, silver, to make wide/ample/large/liberal, small number of men in a state of dispersion, calamity/misfortune, (Diversification)

Kaf-Waw-Ba (Kaf-Alif-Ba): كوب: اكواب = To drink out of a goblet. A mug or drinking cup without a handle, slenderness of neck with bigness of head, a sighing or grief or regret for something that has past or escaped one. A small drum slender in the middle or small stone such as fills the hand.

Qaf-Ra-Ra : ق ر ر: قوارير= to be or become cool, remain quiet, be steadfast, be firm, refresh, be stable, be firm, receive satisfy, affirm, agree, settle, last. qarar - stability, a fixed or secure place, depository, place ahead. qurratun - coolness, delight. aqarra (vb. 4) - to confirm, cause to rest or remain. istaqarra (vb. 10) - to remain firm. mustaqirrun - that which remains firmly fixed or confirmed, in hiding, is lasting, which certainly comes to pass, which is settled in its being/goal/purpose. mustaqar - firmly fixed/established, sojourn, abode. qurratun - coolness, refreshment, source of joy and comfort. qawarir (pl. of qaruratun) - glasses, crystals.

(sharb – شرب) : learn or absorb-

Zinjabeel: زنجبيل: Ginger: A certain root,creeping beneath the ground; burning, or biting, to the tongue; its conserve is the best of conserves; has a roperty of heating, or warming, digestive, strengthening to the veneral faculty; clearing to the phlegm, sharpening to the intellect, and exhilarating.

Walad: ولد: to bear (a child); give birth; to beget; to be generated, produced, be brought forth, be engendered, bred, caused, occasioned; to originate, grow, develop, arise, proceed, follow, result; to propagate, reproduce, to want the generation of, from. A child, son, daughter, youngling, or young ones.Wildaan ولدان plural of Waleed وليد: A boy; a youth; a boy who has arrived at the age when he is fit for service, before he attains to puberty; a youthful servant;

Tay-Waw-Fa : طوف: يطوف= act of going/walking, going/walking around or otherwise, to go or wander about, circuited/compassed, journeyed, came to him, come upon, visitation, visit, approach, drew near, to go round or round about often, encompass, "the men/people/locusts filled the land like the TWF/flood/deluge", overpowering/overwhelming rain/water that covers,
a servant that serves one with gentleness and carefulness,
a detached/distinct part/portion, a piece or bit, a party/division/sect,
a sort of raisins of which the bunches are composed of closely-compacted berries, a garment in which one goes round or circuits, a place of going round or round about.

Siin-Nun-Dal-Siin: سندس = fine silk-brocade (also see siin-nun-dal). Thin & fine.

Kh-Dad-Ra: خضر = To render or do the forbidden, blessed with means of subsistence, to die in youth, take up a load or burden, green, to become green in color (9th verb form), to be cut or cut off (like as dying young or fruit that is picked before it is ripe), fresh or pleasant, having much verdure.

ب ر ق = **Ba-Ra-Qaf** **Istabraq: استبرق=ب ر ق** = **Ba-Ra-Qaf** =Shining, gleaming or glistening (e.g. the dawn, a sword)Lightning: Threatening or menacing: A female beautifying and adorning herself or showing and presenting herself and/or exhibiting her beauty.
A star rising or a constellation (e.g. Pleiades). Eyes/sight glistening, fixedly open (e.g. by reason of fright), sights confused, astonished, stupefied or dazzled, sight becoming weak, opening eyes

and looking hard, intently or sharply; Decorating or adorning (e.g. a place) Journeying far; Rugged ground in which stones, sand and earth are mixed together (the stones being of mixed/varied colors on whitish earth); A mountain mixed with sand; Locusts with variegated colors; A certain type of beast the apostle rode on the ascension to heaven called so because of the hue, brightness and quickness of motion it had akin to lightning A certain kind of plant camels feed on in times of necessity; Anything having blackness and whiteness together; A bow with different colors; Silk brocade closely woven with gold or closely woven cloth of thick silk; Thickness.
Ha-Lam-Ya : ح ل ى: حُلّوا : = To make/acquire/give ornaments, adorn with ornaments.

Siin-Waw-Ra: س و ر : اساور = leap/spring upon, overpowering influence, rose/elevated, ascend/mount upon, assault/assail (gives a common example of usage: assault the head, i.e. rush upon the head, like wine), wall, bracelet, climb/scale, uppermost structure, force/strength, height, chapter, eminence/nobility, high/elevated station/rank, any degree of a structure.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر75

سورۃ القیامۃ [75]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ کا موضوع انسانوں کا وہ طبقہ ہے جو موعودہ حیات آخرت کی آمد کا انکار کرتا ہے اور اُس آنے والے احتساب کے دورکا بھی جس سے ہرانسانی نفس نے گذرنا ہے۔ قرآن کے الفاظ میں یہ وہ لوگ ہیں جو ہر فوری مادی فائدے پر جھپٹنے کا رویہ برقرار رکھتے ہیں، لیکن امن، انصاف، خدا ترسی، مہربانی اور مساوات کی انسانی اقدار کے بارے میں سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو حجت کا نشانہ بناتے ہیں کہ خالق کی ذاتِ عالی انہیں موت کے بعد اُس وقت ایک نئی زندگی بآسانی عطا کر سکتی ہے جب کہ وہ مُدّتِ مدید کے بعد بکھری ہوئی ہڈیوں کی شکل اختیار کر چکے ہوں گے۔ انہیں پیش آگاہ کیا جا رہا ہے کہ ایک دردناک اور دائمی عذاب ان کا منتظر ہے۔ یہ سورت مختصر لیکن انتہائی جامع با محاورہ ادبی ذخیرہِ الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی اردو زبان میں تحویل کے عمل کے ساتھ انصاف کرنے اور اس کی مروجہ تعبیرات و تراجم میں موجود کرپشن اور بگاڑ کا خاتمہ کرنے کے لیے ایک بڑی کاوش درکار تھی۔ اس مقصد کے لیے نہ صرف الفاظ بلکہ بہت سے مکمل جملے اساسی طور پر تبدیلی کا ہدف بنانے پڑے تاکہ وہ قرآن کی سچی روشنی کی عکاسی کر سکیں۔ محترم قارئین بآسانی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ اہداف کہاں تک حاصل کر لیے گئے ہیں۔

سورۃ القیامۃ [75]

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ (١) وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (٢)أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ (٣) بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ (٤) بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (٥) يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (٦) فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ (٧) وَخَسَفَ الْقَمَرُ (٨)وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ (٩) يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ(١٠) كَلَّا لَا وَزَرَ (١١) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ (١٢) يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ (١٣) بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ (١٤) وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ (١٥) لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ (١٦) إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (١٧) فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ(١٨) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (١٩) كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ (٢٠) وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ (٢١) وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ (٢٢) إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (٢٣) وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ(٢٤) تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ (٢٥) كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ(٢٦) وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ (٢٧) وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ (٢٨) وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ (٢٩) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ (٣٠) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ (٣١) وَلَـٰكِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ (٣٢) ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ (٣٣) أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ (٣٤) ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ (٣٥)أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى (٣٦) أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ (٣٧) ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ (٣٨) فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ (٣٩) أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ (٤٠)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

نہیں، میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔ اور نہیں، میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔ کیا انسان یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ہم تو اس کی انگلیوں کی پور

پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔ مگر انسان چاہتا یہ ہے کہ آگے بھی بد اعمالیاں کرتا رہے۔ پوچھتا ہے "آخر کب آنا ہے وہ قیامت کا دن؟" پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے۔ اور چاند بے نور ہو جائیگا۔ اور چاند سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے۔ اُس وقت یہی انسان کہے گا "کہاں بھاگ کر جاؤں؟"۔ہرگز نہیں، وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ اُس روز تیرے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھیرنا ہوگا۔ اُس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے۔ اے نبیؐ، اِس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اِس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔ لہٰذا جب ہم اِسے پڑھ رہے ہوں اُس وقت تم اِس کی قرات کو غور سے سنتے رہو۔ پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی حاصل ہونے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ اُس روز کچھ چہرے تر و تازہ ہونگے۔ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔ اور کچھ چہرے اداس ہوں گے۔ اور سمجھ رہے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کمر توڑ برتاؤ ہونے والا ہے۔ ہرگز نہیں، جب جان حلق تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا۔ اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دنیا سے جدائی کا وقت ہے۔ اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی۔ وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا۔ مگر اُس نے نہ سچ مانا، اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ جھٹلایا اور پلٹ گیا۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ یہ روش تیرے ہی لیے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔ ہاں یہ روش تیرے ہی لیے سزاوار ہے اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔ کیا انسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ یونہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ ایک حقیر پانی کا نطفہ نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے؟ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اس کا جسم بنایا اور اس کے اعضا درست کیے۔ پھر اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں۔کیا وہ اِس پر قادر نہیں ہے کہ مرنے والوں کو پھر زندہ کر دے؟

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

"میں انسان کے دوبارہ اُٹھائے جانے والے دور[یوم القیامۃ] کو بطور گواہی پیش نہیں کرتا [لا أُقسِمُ]؛ اور نہ ہی میں انسان کے نفسِ شعوری [نفس اللوّامہ] کو گواہ بناتا ہوں جو اسے ملامت کرتا رہتا ہے؛ لیکن پھر بھی میں پوچھتا ہوں کہ وہ کس بنیاد پر یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اُس کے ہڈیوں کے ڈھانچے کو اکٹھا کر کے اسے دوبارہ زندگی نہیں دے سکتے؟ انسان پر یہ واضح کر دیا جاتا ہے [بلیٰ] کہ ہم یہ قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی صورتِ زندگی کو[بنانہ] یا اعضائے جسمانی کو کسی بھی مطلوبہ حالت کے مطابق موزوں صورت میں لے آئیں [نسوّی]۔ تاہم، انسان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جو کچھ بھی اس کے سامنے پیش کیا جائے[امامہ] اس کا تجزیہ و تحقیق [یفجُر] کی جائے۔ اس لیے وہ سوال کرتا رہتا ہے کہ حیاتِ نو کا مرحلہ آخرکب وقوع پذیر ہوگا۔ لیکن جب ایسا وقت واقعی آپہنچا کہ اُس کی تمام بصیرت اُلجھ کر رہ جائے، اور اس کی تمام خیال آرائیاں [القمر – speculation] بے کار ہو جائیں اور جب واضح اور روشن حقیقت [الشمس] اور خیال آرائیوں [القمر]کے درمیان تقابل اور ہم آہنگی پیدا کر دی جائے [جُمِع]، تو اُس مرحلے میں انسان پریشان ہو کر کہے گا کہ کیا اب میرے لیے کہیں کوئی جائے پناہ ہے [المفرّ]؟ لیکن کوئی موقع نہ ہوگا [کلّا] کہ کوئی مدد میسر ہو[لا وزر]۔ اُس

مرحلے میں [یومئذٍ] تمہارے پروردگار کے پاس ہی مستقل ٹھکانہ [المستقر] ہوگا۔ اور وہ انسان کو مطلع فرمائے گا کہ اس کی ترجیحات کیا تھیں اور وہ کہاں یعنی کس کس معاملے میں پیچھے رہ گیا تھا۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان اپنی ذات کے بارے میں ہمیشہ پوری جانکاری رکھتا ہے، خواہ وہ اس معاملے میں کتنے ہی عذر پیش کرتا رہے [القیٰ معاذیرہ]۔ اے نبی تم اُس پر اس معاملے میں عجلت کرنے کے لیے [لتعجل بہ] اپنی زبان کو حرکت مت دو[لا تحرّک بلسانک] یعنی زیادہ زبانی دباو مت ڈالو۔ اسے اکٹھا کرنا اورتاکید کے ساتھ سامنے لے آنا [قرآنہ] ہماری زمہ داری ہے۔ پس جب ہم اُسے کھینچ کر سامنے لے آئیں [قرآناہ] تو تم اُس کے مطالعے اور تحقیق و تفتیش [قرآنہ] کے عمل میں اس کی مدد و اعانت کرو[فاتّبع]۔ بعد ازاں اُس کا بیان [بیانہ]یعنی اُس کی جانب سے دلیل و حجت ہمارا مسئلہ ہے۔

لیکن نہیں، حقیقت میں تم سب لوگ موجودہ زندگی کے مفادِ عاجلہ سے ہی محبت کرتے ہواور دورِ آخرت کو نظر انداز کرتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ مرحلہ آ جائے گا تو کچھ چہرے روشن ہوں گے اور اپنے رب کی جانب امید بھری نظرسے دیکھتے ہوں گے؛ اور کچھ چہرے اُس وقت بگڑے ہوئے ہوں گے، اس احساس میں کہ ان پر قہر [فاقرۃ] نازل ہونے والا ہے۔ ایسا نہیں، بلکہ جب وہ عذاب ان کی گردنوں تک [التّراقی] آ پہنچے گا [بلغت] تو کہا جائے گا کہ تم میں سے کون ہے جو اس سےاوپر اُٹھ کر[راق] خود کو بچا لے؟ لیکن وہ سمجھ لے گا کہ اس کا علیحدہ ہوجانے [الفراق] کا وقت آ پہنچا ہے اور پھر یکے بعد دیگرے باہم مربوط [التفّت] مشکلات کے ایک سلسلے [ساق بالساق] کا سامنا ہوگا۔ اُس مرحلے میں [یومئذٍ] سب تمہارے پروردگار کے قانونِ مکافات کی جانب دھکیل دیے جائیں گے [المساق]۔ بہرحال یہ وہ ہوں گے جو نہ سچ کو مانتے تھے نہ ہی اس کی پیروی کرتے تھے {صلّیٰ}، بلکہ اُسے جھٹلاتے تھے اور منہ موڑ کر دور چلے جاتے تھے۔ بعد ازاں اکڑتے ہوئے [یتمطّیٰ] اپنے ہی جیسے لوگوں کی جانب چلے جاتے تھے۔ پس تم لوگوں کے لیے پے درپے آفت کا نزول ہے [اولیٰ لک فاولیٰ]۔ اُس کے بعد پھر پے درپے آفت کا نزول ہے۔ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُسے ہمیشہ اس کی مرضی پرچلنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا وہ ایک بے حیثیت پانی کا قطرہ نہیں تھا جو ٹپکایا گیا؟ پھر کیا وہ ایک لوتھڑا نہیں تھا؟ پھراُس نے اسے پیمائش اور تناسب دیا [فخلق]، پھر اُس نےاسے ایک اچھی شکل میں تشکیل دیا [فسوّیٰ] ؛ اور پھر اُس ہی میں سے مذکر اور مونث کی اصناف بنا دیں؟ کیا ایسی ہستی اس پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندگی عطا کر دے۔"

<u>اہم الفاظ کے مستند معانی</u> :

<u>Qasama: Uqsimu:</u> **<u>: أُقسمُ</u>** : To divide into parts; to portion out; a partition; a dividing; an apportionment, to take oath: to swear unto; to swear with: لا أُقسمُ : I will not swear; (the matter being too palpable to require the confirmation of an oath); I do not present as witness or confirmation; میں دلیل یا شہادت کے طور پر پیش نہیں کرتا۔
<u>Lawwama: l w m: لوام؛ لومۃ:</u> Severe censurer, stern critic, censorious; rebuke, reproof, blame, reproach.

<u>ب ن ا ن</u> : **<u>Ba-Nun-Nun</u>** = the extremities or ends (fingers/toes), limbs, members of the body (arms, hands, legs etc).

ب ر ق = **Ba-Ra-Qaf** =Shining, gleaming or glistening (e.g. the dawn, a sword) Lightning; Threatening or menacing; A female beautifying and adorning herself or showing and presenting herself and/or exhibiting her beauty; A star rising or a constellation (e.g. Pleiades); Eyes/sight glistening, fixedly open (e.g. by reason of fright), sights confused, astonished, stupefied or dazzled, sight becoming weak, opening eyes and looking hard, intently or sharply.

Kh-Siin-Fa : **خسف**= To sink or go away into the ground or earth (place or person), become depressed (such as the eye becoming depressed in the head), to lose sight/become blind, to lose light (like the sun or moon during an eclipse), become defective or deficient, become lean or emaciated, to recover (such as from disease or illness), to put out one's eye, make a hole in a thing, to abase or humble or make lowly, to disgrace, to be vile.

= **Lam-Fa-Fa: ل ف ف : التفّت:** = To roll up, fold, wrap, involve, conjoin, be entangled (trees), be heaped, joined thick/dense and luxuriant/abundant.

Siin-Waw-Qaf : **س و ق ؛ ساق**= to drive/impel/urge. yusaquna - they are driven or led. saiqun - driver. suq (pl. aswaq) - market, stem, leg, kashafat an saqaiha (27:44) is a well known Arabic idiom meaning to become prepared to meet the difficulty or to become perturbed/perplexed or taken aback, the literal meaning is "she uncovered and bared her shanks". yukshafu an saqin (68:42) means ther eis severe affliction and the truth laid here, it is indicative of a grievous and terrible calamity and difficulty. masaq - the act of driving.

ق ر ا = **Qaf-Ra-Alif:** قرآن = to recite/read, compilation, collection, reading, recitation, explanation, study, investigation. Explore, investigate, examine, reckon with, take into account, pursue, to cast forth, to bring forth, to draw forth.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 76

سورۃ المدثّر[74]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

جیسا کہ معزز قارئین ملاحظہ فرمائیں گے، اس سورۃ کی بیشتر عبارت بھی ادبی اور استعاراتی اسلوب کی حامل ہے، جسے اموی جابر سلاطین نے حقیقی اسلامی خلافت کو شکست دینے کے بعد سرکاری سطح پر سفاکی کے ساتھ ملاوٹ اور بگاڑ کا نشانہ بنایا۔ وہ اس کی بلند و بالا تعبیرات کو، جو ایسی اقدار اور مثالی کردار کا بیان کرتی ہیں جن کے ذریعے انسانی شعوری ذات ارتقاء حاصل کرتی ہوئی آخرت میں ایک شان و شوکت والی زندگی کے لیے مطلوبہ قابلیت پیدا کر لیتی ہے، بگاڑ کر ابہام اور عدم تسلسل کا شکاربنا دینا، اوراس کے حقیقی معانی کو لایعنی دیومالائی قصّوں کی شکل میں تبدیل کر دینا چاہتے تھے ۔ اپنی مطلق العنان جابر حکمرانی کی قوت کے ذریعے وہ آخر کار اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب رہے اور ان کے بعد بتدریج آنے والی جابر حکومتوں نے اسلامی امت کو 1400 سال کی ناقابلِ یقین مدت تک گمراہی میں مبتلا کیے رکھا۔

اس سورۃ کی خواہش پرستانہ تحریف اس کے پہلے ہی فقرے سے شروع ہو جاتی ہے جہاں لفظ "المدثر" کی باوثوق ادبی تعریف کرنے کی بجائے اسے ایک گھٹیا بازاری انداز میں تعبیر کر دیا گیا۔ کچھ مذموم تعبیرات اس قسم کی نوعیت رکھتی ہیں : "اے وہ جو سرتاپا محو ہے [اپنی تنہائی میں]"۔ اور کچھ دیگر نے تو اس قسم کا مذاق ایجاد کیا ہے : "اے وہ جو لپٹا ہوا ہے [ایک لبادے میں]"۔ براہِ مہربانی ان تراجم میں غیر مستند اضافوں کو خاص طور پر نوٹ کیا جائے جو بریکٹوں کے اندر کیے گئے ہیں، اور کلام کی فضول گوئی اور لایعنیت کو بھی ذہن میں رکھا جائے؟؟؟ اس اہم نکتے پربھی غور کیا جائے کہ یہاں کائنات کا عظیم خالق اپنے ایک انتہائی محترم پیغامبر کے ساتھ گفتگو فرما رہا ہے، جس نے وقت کے جابر حکمرانوں کے خلاف ایک عظیم تحریک برپا کرنے کی جنّاتی مہم کی شروعات کرنی ہے**!!!** کیا گفتگو کا یہ قرینہ اور یہ الفاظ موقع و محل کے شایانِ شان ہو سکتے ہیں؟ دیگر بہت سی فریب کاریوں کے ساتھ ، خاص طور پر یہ جملہ نوٹ فرمائیں : "علیھا تسعۃ عشر" ۔ اس کا غلط روایتی ترجمہ یعنی "اس کے اوپر 19 ہیں" قطعی مبہم ہے۔ اکثرروایتی تراجم کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے: "اس کے اوپر 19 فرشتے نگران ہیں" ۔ جب کہ فرشتے کی جانب اشارہ کرنے کے لیے اس میں نہ کوئی لفظ ہے نہ علامت۔ ایک مشہور مسلم سکالر، ڈاکٹر رشد خلیفہ نے اس فقرے کے حوالے سے ایک خاصی دلچسپ اور مشہور تھیوری بھی پیش کی ہے، جس کی کافی جوش و جذبے کے ساتھ تقلید اور مکرر پیشکش مشہور جنوبی افریقی مبلغ اور مناظر جناب احمد دیدات نے بھی کی ہے۔ اس تھیوری میں "تسعۃ عشر" یعنی 19 کے عدد کو ایک ایسے کوڈ کے طور پر پیش کیا گیا ہے جسے قرآنی متون کی صحت و درستگی کو جانچنے کے لیے قرآن میں پیش کیا گیا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم جانتے ہیں، فرشتوں کے بارے میں باتیں کرنے کا مطلب توسیدھا دیو مالائی میدان میں داخل ہونے کے مترادف ہے جو ایک ایسا تصور ہے جسے جدید عقلیت اور سائنسی دنیا فی الفور مسترد کر دیتی ہے۔ اور جہاں تک 19 کے عدد کا کوئی رمز یا کوڈ ہونے کا تعلق ہے، تو قرآن کہیں یہ اشارہ نہیں دیتا

کہ اس نے کوئی عددی کوڈ بھی مقرر کیا ہوا ہے جسے اس کے متون کی درستگی کی حفاظت یا سند کے طور پر استعمال کیا جائے۔ مزید برآں، یہ بھی تحقیق کی جا چکی ہے کہ "تسعۃ عشر" کو قرآن کے نزول کے زمانے میں عربی زبان میں عددی قدر کے طور پر نہیں لیا جاتا تھا۔

اس سورۃ میں کافی اور بھی غلط تصورات داخل کر دیے گئے ہیں، جنہیں ذیل میں مندرج خالص علمی و شعوری ترجمے کے ذریعے بنیادی طور پر تبدیل کرتے ہوئے اس کی موجودہ روح کو ایک بڑے تبدل و تحول سے گذارا گیا ہے۔ اس انقلابی تبدیلی کا پورا ادراک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نئے ترجمے کو روایتی ترجمے کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے مطالعہ کیا جائے تاکہ قرآن کی سچی روشنی کو موروثی خرافات کے ڈھیر میں سے برآمد ہوتے ہوئے دیکھا جا سکے۔

سورۃ المدثر {74}

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ (١) قُمْ فَأَنذِرْ (٢) وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (٣) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (٤) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (٥) وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ (٦) وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ (٧) فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ (٨) فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ(٩) عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ (١٠) ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا(١١) وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا (١٢) وَبَنِينَ شُهُودًا (١٣)وَمَهَّدتُّ لَهُ تَمْهِيدًا (١٤) ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ (١٥) كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا (١٦) سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا (١٧) إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ (١٨) فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ (١٩) ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ(٢٠) ثُمَّ نَظَرَ (٢١) ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ (٢٢) ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ(٢٣) فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ (٢٤) إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ (٢٥) سَأُصْلِيهِ سَقَرَ (٢٦) وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ (٢٧) لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ (٢٨) لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (٢٩) عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ(٣٠) وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّـهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّـهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚوَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ (٣١) كَلَّا وَالْقَمَرِ (٣٢) وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ (٣٣) وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ (٣٤)إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ (٣٥) نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ (٣٦) لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ (٣٧) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ (٣٨) إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ (٣٩) فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ (٤٠) عَنِ الْمُجْرِمِينَ (٤١) مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ (٤٢) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (٤٣) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (٤٤) وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ (٤٥) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (٤٦) حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ (٤٧) فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (٤٨) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ (٤٩) كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ (٥٠) فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ(٥١) بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً (٥٢)كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ (٥٣) كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ (٥٤) فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ (٥٥) وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّـهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (٥٦).

مسخ کردہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے **(1)** اٹھو اور خبردار کرو **(2)** اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو **(3)** اور اپنے کپڑے پاک رکھو **(4)** اور گندگی سے دور رہو **(5)** اور احسان نہ کرو زیادہ حاصل کرنے کے لیے **(6)** اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو **(7)** اچھا، جب صور میں پھونک ماری جائے گی **(8)** وہ دن بڑا ہی سخت دن ہوگا **(9)** کافروں کے لیے ہلکا نہ ہوگا **(10)**چھوڑ دو مجھے اور اُس

شخص کو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے **(11)** بہت سا مال اُس کو دیا **(12)** اس کے ساتھ حاضر رہنے والے بیٹے دیے **(13)** اور اس کے لیے ریاست کی راہ ہموار کی **(14)** پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں **(15)** ہرگز نہیں، وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے **(16)** میں تو اسے عنقریب ایک کٹھن چڑھائی چڑھواؤں گا**(17)** اس نے سوچا اور کچھ بات بنانے کی کوشش کی **(18)** تو خدا کی مار اس پر، کیسی بات بنانے کی کوشش کی **(19)** ہاں، خدا کی مار اُس پر، کیسی بات بنانے کی کوشش کی **(20)** پھر (لوگوں کی طرف) دیکھا **(21)** پھر پیشانی سیکڑی اور منہ بنایا **(22)** پھر پلٹا اور تکبر میں پڑ گیا **(23)** آخرکار بولا کہ یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے **(24)** یہ تو یہ ایک انسانی کلام ہے**(25)** عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا **(26)** اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دوزخ؟ **(27)** نہ باقی رکھے نہ چھوڑے **(28)** کھال جھلس دینے والی **(29)** انیس کارکن اُس پر مقرر ہیں **(30)** ہم نے دوزخ کے یہ کارکن فرشتے بنائے ہیں، اور ان کی تعداد کو کافروں کے لیے فتنہ بنا دیا ہے، تاکہ اہل کتاب کو یقین آ جائے اور ایمان لانے والوں کا ایمان بڑھے، اور اہل کتاب اور مومنین کسی شک میں نہ رہیں، اور دل کے بیمار اور کفار یہ کہیں کہ بھلا اللہ کا اِس عجیب بات سے کیا مطلب ہو سکتا ہے اِس طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اس دوزخ کا ذکر اِس کے سوا کسی غرض کے لیے نہیں کیا گیا ہے کہ لوگوں کو اس سے نصیحت ہو **(31)** ہرگز نہیں، قسم ہے چاند کی **(32)** اور رات کی جبکہ وہ پلٹتی ہے **(33)** اور صبح کی جبکہ وہ روشن ہوتی ہے**(34)** یہ دوزخ بھی بڑی چیزوں میں سے ایک ہے **(35)** انسانوں کے لیے ڈراوا **(36)**تم میں سے ہر اُس شخص کے لیے ڈراوا جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہ جانا چاہے **(37)** ہر متنفس، اپنے کسب کے بدلے رہن ہے **(38)**دائیں بازو والوں کے سوا **(39)** جو جنتوں میں ہوں گے وہاں وہ، **(40)** مجرموں سے پوچھیں گے" **(41)** تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ **(42)** "وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے **(43)**اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے **(44)** اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے**(45)** اور روز جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے **(46)** یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا**(47)** " اُس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی **(48)**آخر اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اِس نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں **(49)** گویا یہ جنگلی گدھے ہیں **(50)** جو شیر سے ڈر کر بھاگ پڑے ہیں **(51)** بلکہ اِن میں سے تو ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اُس کے نام کھلے خط بھیجے جائیں **(52)** ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے **(53)** ہرگز نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے **(54)** اب جس کا جی چاہے اس سے سبق حاصل کر لے **(55)**اور یہ کوئی سبق حاصل نہ کریں گے الا یہ کہ اللہ ہی ایسا چاہے وہ اس کا حق دار ہے کہ اُس سے تقویٰ کیا جائے اور وہ اس کا اہل ہے کہ (تقویٰ کرنے والوں کو) بخش دے**(56)**

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

"اے وہ کہ جو قائل کرنے اور چھا جانے کی بہترین صلاحیتوں سے نوازا گیا ہے [المدثر]، اپنی پوزیشن کو مستحکم کر[قُم]، اور لوگوں کو پیش آگاہ کرنے کے مشن کا آغاز کر دے؛ اور اس طرح

اپنے پروردگار کی کبریائی بلند کر؛ اور اپنی ٹیم [ثیابک] کے کرداروں کی تطہیر کر[فطہّر]؛ اور جن کے اذہان کسی مرض سے متاثر ہیں [الرُجز]، انہیں علیحدہ کر دے [فاھجر]؛ اور اپنی کثرت بڑھانے کے لیے [تستکثر] بے جا عنایات سے کام نہ لے [لا تمنُن]؛ اور اپنے پروردگار کے مقاصد کی تکمیل کے لیے استقامت اختیار کر۔ انجامِ کار، جب مقررہ وقت کے آ جانے کا بگل بجایا جائے گا تو وہ وقت ایک حقیقی مصیبت کا وقت ہوگا۔ کافروں، یعنی سچائی کا انکار کرنے والوں کے لیے وہ ایک آسان وقت نہیں ہوگا۔ اُس دن میں اور وہ جنہیں میں نے پیدا کیا ہے آمنے سامنے ہوں گے، وہ جن کے لیے میں نے لامحدود وسائل مہیا کیے، نمایاں تعداد میں اولاد عطا کی، اور راستے ان کے لیے ہموار کیے، پھر بھی وہ مزید اور کی طمع رکھتے تھے۔ نہیں، انہیں ہرگز میرے کلام/میری نشانیوں کے بارے میں تعصب [عنید] روا نہیں رکھنا چاہیئے تھا۔ میں یقینا انہیں بھاری صدمات و آفات سے دوچار کرنے والا ہوں [سارھقہ صعودا]۔

درحقیقت اس قماش کے انسان وہ ہیں جنہوں نے میری آیات پر غور کیا ہے اور ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کر لیا ہے [فکّر و قدّر]۔ نتیجے کے طور پر انہوں نے خود کو حقیر و ذلیل محسوس کیا ہے [فقُتِل کیف قدّر]۔ اور جیسے ہی انہوں نے پھر اس کی تشخیص کی انہوں نے پھر ایک بار خود کو حقیر و ذلیل جان لیا ہے۔ تب ان کی نظریں چندھیا گئیں [نظر] اور پھر انہوں نے تیوریاں چڑھانی اور ناگواری دکھانی شروع کر دی [ثُمّ عبس و بسر]۔ آخرِ کار وہ اپنے سابقہ رویوں کی جانب پلٹ گئے [ادبر] اور غرور اور تکبر کی نمائش شروع کر دی [استکبر]۔ اور اعلان کر دیا کہ "یہ کلام کچھ حیثیت نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ ایک دھوکا /فریب ہے [سحر] جو لوگوں کو اپنے اثر میں لے لیتا ہے۔ یہ کچھ بھی نہیں، صرف ایک عام انسان کے الفاظ ہیں"۔ میں ایسے لوگوں کو یقینا جہنم کی آگ کے سپرد کرنے والا ہوں۔ اور تم کیا جانو کہ وہ آگ کیا ہے؟ وہ تو ایک ایسی سزا ہے جو نہ تو زندہ چھوڑتی ہے اور نہ ہی مرنے دیتی ہے [لا تبقی و لا تذر]۔ انسانوں کے لیے تو لکھے ہوئے زندہ قوانین موجود ہیں [لّواحۃ للبشر]، جن پر ایک مکمل اور خوش باش معاشرے کی بنیاد رکھی جاتی ہے [علیھا تسعۃ عشر]۔ اور ہم نے ایسا کوئی قرینہ نہیں مقرر کیا ہے [ما جعلنا] کہ عام انسانوں کو آگ کی نذر کرتے جائیں [اصحاب النار]، سوائے اُن خاص لوگوں کے کہ جو معاشروں میں طاقت و اقتدار کے حامل رہے ہوں [اِلّا ملائکۃ] ۔ اور ہم نے ایسے لوگوں کا تعین کر کے [جعلنا عدّتہم] انکارِ حقیقت کرنے والوں کے لیے ایک سخت آزمائش [فتنۃ] پیدا کر دی ہے، اس مقصد کے ساتھ کہ اہلِ کتاب یقین کے درجے تک پہنچ جائیں اور اہلِ ایمان کے ایمان میں اضافہ ہو۔ اور اس لیے بھی کہ اہل کتاب اور مومنین کسی شک و شبہے میں نہ پڑیں، اور کافر اور ذہنی مریض یہ سوال کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ ایسی مثال دینے سے اللہ تعالیٰ کیا واضح کرنا چاہتا ہے۔ پس یہ ہے وہ طریقہ جس سے اللہ تعالی اُن لوگوں کو گمراہی کے لیے چھوڑ دیتا ہے جو خود ایسا چاہتے ہیں، اوراُن لوگوں کی صحیح راہنمائی کر دیتا ہے جو ایسا ہی چاہتے ہیں۔ اور اللہ کی قوتوں کو خود اللہ کے سوا کوئی اور نہیں جان سکتا۔ اور یہ کلام تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ انسانوں کے لیے ایک تنبیہ اور یاد دہانی [ذکریٰ] ہے ۔ ہر گز نہیں۔ اور غور کرو ان لوگوں کے ظن و تخمین اور چال بازیوں پر [والقمرِ]، اور غور کرو ظلم کے اندھیروں پر جو دور ہو رہے ہیں [و اللیل اذ ادبر] اور غور کرو اُس روشنی پر جو پھوٹ رہی ہے [والصبح اذا اسفر]، کیونکہ یقینا یہ یاددہانی ایک ایسی قوت ہے [لَاِحدی الکُبر]، جو انسان کے لیے

ایک تنبیہ ہے، اور تم میں سے جو بھی چاہے اُسے اس قابل کر دیتی ہے کہ وہ آگے بڑھ سکے، یا اگرچاہے تو پیچھے رہ جائے۔ ہر نفسِ شعوری اپنے اعمال کے ہاتھوں رہن ہے، سوائے ان کے جو راست بازی سے سرفراز کیے گئے ہیں [اصحاب الیمین]۔ وہ اپنی عافیت و سکون کی زندگیوں [فی جنّات] میں رہتے ہوئے مجرمین سے پوچھیں گے کہ تمہاری آگ کی جانب راہنمائی کس چیز نے کی؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم احکامتِ الٰہی کی پیروی نہیں کرتے تھے؛ اور ہم ضرورت مندوں کو سامانِ زیست فراہم نہیں کرتے تھے؛ اور ہم فضول گوئیاں کرنے والوں کے ساتھ [الخائضین] فضول باتوں میں مگن رہتے تھے؛ اور ہم فیصلے کے وقت کے آنے کا انکار کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا کہ ہمیں یقین کرنا پڑا۔ فلھذا، کسی سفارش کرنے والے کی سفارش بھی انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔ آخر ان لوگوں کوایسا کیا ہو گیا تھا کہ وہ اُس تنبیہ اور یاد دہانی پر ایسے منہ موڑ لیا کرتے تھے جیسے کہ گدھے شیروں کو دیکھ کر راہِ فرار اختیار کیا کرتے ہیں؟ پھر بھی ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اس کی کرتوت کی ایک تفصیلی تحریری رپورٹ [صُحُفا منشّرۃ] اُسے پیش کی جائے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا؛ یہ تو بلکہ ان لوگوں میں سے تھے جو آخرت کا کوئی خوف نہیں رکھتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ یہ تو دراصل صرف ایک تنبیہ/یاددہانی تھی۔ پس جس نے بھی ایسا چاہا اُس نے اسے یاد رکھا [ذکرہ]۔ اور وہ اپنے اذہان میں صرف وہی رکھتے ہیں [و ما یذکُرون] جو اللہ چاہتا ہے کہ وہ یاد رکھیں۔ صرف وہی تمام پرہیزگاری کا منبع ہے اور صرف وہی تمام تر حفاظت و مغفرت کا ذریعہ ہے۔

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Mudaththar; مُدثّر : د ث ر: **Dal-Tha-Ra**= it became covered with sand and dust blown over, **to be endowed with excellent capabilities**, cover with a cloak, wrap with a garment, destroyed/effaced or worn out (e.g. said of a man's reputation); to cover, envelop, to destroy, annihilate, to become wiped out, blotted out, to be forgotten,have fallen into oblivion; much property or wealth; or many camels or the like; many things, in bundance; **to dominate, overwhelm someone.**

Thiaab: ثیاب؛ ثوب: = **Tha-Waw-Ba** = to return, turn back to, to restore/recover, to repent, to collect/gather; to call/summon (repeatedly), rise (dust), to flow, become abundant; something returned (recompence, reward, compensation), to repay.
a thing which veils/covers/protects, a distinct body or company of people.
mathabatan - place of return, place to which a visit entitles one to *thawab*/reward, **assembly/congregation for people who were dispersed/separated previously**, place of alighting, abode, house, tent. Thiaab: **Character**, weapons, morals, behavior, heart, followers, robes, clothes, pure/good hearted, of good character.

Ra-Jiim-Zay : رجز: to rumble. rujz/rijz - pollution/filth, calamity, evil kind of punishment, wrath, impurity, plague, scourge, pestilence, abomination, sin, iniquity, idolatry, disease in the hinder part of camels, deed deserving punishment.

ha-Jiim-Ra **: ه ج ر**= to leave/abandon/desert/forsake/depart/renounce/quit, separate oneself from, break with, abstain from, shun, leave with body or tongue or heart, leave lust and bad manners. hijr - bad manner, shameful action, nonsense talk.

hajara vb. (1)

Miim-Nun-Nun م ن ن: تمنن = To confer or bestow a benefit or favour to someone, to be bountiful or beneficent or gratuitous, to be reasonable (too reasonable to do that which is deemed bad), *min* often means *some of* or *among*, *min* can be used in the sense of *fi* meaning *in* or *on*.

Ra-ha-Qaf **: ر ه ق: ارهقہ**= to follow closely, cover, be foolish, lie, be mischievous, be ungodly, hasten, overtake, reach, draw near, overspread. rahaqa - to oppress, cause to suffer, be given to evil practices. rahqun - folly, oppression, evil disposition. arhaqa - to impose a difficult task, afflict with troubles and difficulties.

Nun-Za-Ra : ن ظ ر = to see, look at, glance, gaze, observe, behold, consider, regard, listen to, be patient towards, wait, contemplate, grant respite, put off, scrutinise, show kindness, examine, search, reflect. nazara - the look with affection, to perplex, dazzle.

Lam-Waw-Ha: ل و ح: لوّاحة = To change colour, become visible, gleam/shine, light up, scorching one, broad table or plate, tablet.
Lawwaha: that which makes visible, gleam, shine, giving standing rules, regulations, bylaws, statutes, official decree, instruction, program, plan

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ UPON IT IS BASED A COMPLETE, HAPPY AND UNITED SETUP/SOCIETY; Upon it is a complete configuration/composition.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 77

سورۃ المزمّل[73]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ میں جس خواہش پرستانہ تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے وہ پہلے ہی جملے کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے جہاں دست درازیاں کرنے والوں نے لفظ "المزمّل" کا خالص ادبی معنی سراسر تبدیل کرتے ہوئے اس کی ایک نہایت عامیانہ مرادف کے ذریعے تعبیر کر دی۔ اس لفظ کی تعریف ایک بے معنی مکالمے یعنی: "اے وہ جو کہ لپٹا ہوا ہے"، کے ساتھ کرتے ہوئے سازشیوں نے جانتے بوجھتے اسلام کے مقدس پیغمبر کی ایک بلند و بالا صفت کو حقیر کرتے ہوئے ایسی سطح پر گرا دیا جو ایک الہامی مندوب کے قطعی شایانِ شان نہ تھی۔ راتوں کو نماز یا عبادت کے لیے کھڑے رہنے کی فضولیات، یا راتوں کے نصف، دو تہائی یا ایک تہائی حصوں کا ذکر، اور پہاڑوں کا دیومالائی طرز پر بکھرتی ہوئی ریت میں تبدیل ہو جانا، اور پھر قرآن کے کسی حصے کا آسان بنا دیا جانا، اور اس قسم کے تمام بیانات پر غور کیا گیا، قرآن کی سچی روشنی میں ان کی تفتیش کی گئی اور پھر ان تعبیرات کو جوہری سطح پر تبدیل کرتے ہوئے معقولیت کی طرف واپس کھینچ لایا گیا ہے۔ الفاظ کے مادوں کے معانی کی حدود کو اس بحالی کے عمل میں قطعی نظر انداز یا کراس نہیں کیا گیا، اور قرآن کی اصل روح کے ساتھ سختی کے ساتھ پیوستہ رہنے کا خاص خیال کیا گیا۔ براہِ کرم ایک مختصر لیکن بصیرت افروز مطالعے کے لیے تیار ہو جائیں، اور اس تازہ کام کا روایتی تراجم کے ساتھ موازنہ بھی ساتھ ساتھ کرتے رہیں۔

سورۃ المزمّل [73]

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (١) قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا (٢) نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا (٣) أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (٤) إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا (٥) إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا(٦) إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا (٧) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (٨) رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (٩) وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا (١٠)وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا (١١) إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا (١٢) وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا (١٣) يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا (١٤) إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا (١٥) فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا (١٦)فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا (١٧)السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا (١٨) إِنَّ هَـٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖفَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (١٩) إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّـهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّـهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّـهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّـهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّـهَ ۖ إِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٢٠)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے (1) رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو مگر کم (2) آدھی رات، (3) یا اس سے کچھ کم کر لو یا اس سے کچھ زیادہ بڑھا دو، اور قرآن کو خوب ٹھیر ٹھیر کر پڑھو (4) ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرنے والے ہیں (5) درحقیقت رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کے لیے بہت کارگر اور قرآن ٹھیک پڑھنے کے لیے زیادہ موزوں ہے (6) دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت مصروفیات ہیں (7) اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو (8) وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے، اُس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، لہٰذا اُسی کو اپنا وکیل بنا لو (9) اور جو باتیں لوگ بنا رہے ہیں ان پر صبر کرو اور شرافت کے ساتھ اُن سے الگ ہو جاؤ (10) اِن جھٹلانے والے خوشحال لوگوں سے نمٹنے کا کام تم مجھ پر چھوڑ دو اور اِنہیں ذرا کچھ دیر اِسی حالت پر رہنے دو (11) ہمارے پاس (ان کے لیے) بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ (12) اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب (13) یہ اُس دن ہوگا جب زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑوں کا حال ایسا ہو جائے گا جیسے ریت کے ڈھیر ہیں جو بکھرے جا رہے ہیں (14) تم لوگوں کے پاس ہم نے اُسی طرح ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا) (15) پھر دیکھ لو کہ جب) فرعون نے اُس رسول کی بات نہ مانی تو ہم نے اس کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑ لیا (16) اگر تم ماننے سے انکار کرو گے تو اُس دن کیسے بچ جاؤ گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (17) اور جس کی سختی سے آسمان پھٹا جا رہا ہوگا؟ اللہ کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہنا ہے(18) یہ ایک نصیحت ہے، اب جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے(19) اے نبیؐ، تمہارا رب جانتا ہے کہ تم کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات عبادت میں کھڑے رہتے ہو، اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی ایک گروہ یہ عمل کرتا ہے اللہ ہی رات اور دن کے اوقات کا حساب رکھتا ہے، اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اوقات کا ٹھیک شمار نہیں کر سکتے، لہٰذا اس نے تم پر مہربانی فرمائی، اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو اُسے معلوم ہے کہ تم میں کچھ مریض ہونگے، کچھ دوسرے لوگ اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کرتے ہیں، اور کچھ اور لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس جتنا قرآن بآسانی پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے(20)

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

"اے وہ کہ جو تزمیل یعنی قریبی رفاقتیں قائم کرنے کی صفت سے موصوف کیا گیا ہے [المُزمّل]، جہالت کے اندھیروں [اللیل] کے خلاف خم ٹھونک کر کھڑا ہو جا [قُم]، سوائے اُس کے کہ جہاں یہ نہایت کم درجے میں پائی جاتی ہو[الّا قلیلا] ؛ اس کے عین وسط تک رسائی حاصل کر لے [نصفہ]، یا اس کے قریب ترین مقام تک پہنچ جا، یا اپنی جدو جہد کو اس سے بھی آگے تک بڑھا دے [زِد علیہ]، اور قرآن کو آہستگی اور احتیاط کے ساتھ [ترتیلا] پیش اور بیان کرتا رہ [رتّل]۔ ہم یقینا تجھے ایک ایسا کلام [قولا] پہنچا دیں گے جو ایک قابلِ غور وزن کا حامل ہوگا [ثقیلا]۔ بے شک جہالت کے اندھیروں کے جاری پھیلاو [ناشئۃ اللیل] کو روکنا اور کچل دینا [وطئا] ایک نہایت مشکل مہم [اشدُّ] ہے اور یہ ایک ایسی صورتِ حال ہے جوکہنے کے مطابق [قیلا] نہایت مضبوطی سے قائم ہے [اقومُ]۔ پس فی الحقیقت دشمن کے دائرہِ اقتدار کے اندر داخل ہو جانا [فی النھار] تیرے لیے ایک طویل جدوجہد کے مترادف ہے [سبحا طویلا]۔ فلھذا اپنے پروردگار کی صفاتِ عالیہ کو پیشِ نظر رکھ اورمقصد کی سمت میں [الیہ] سخت محنت کے ساتھ [تبتیلا] جدو جہد کر[تبتّل]۔ مشرق و مغرب کا مالک، وہ پروردگارہے، جس کے سوا کوئی مکمل اختیار کا مالک نہیں، پس تو اسی کو ایک لائقِ

انحصار ذریعے کے طور پرمضبوطی سے پکڑ لے۔ اور جو بھی آوازیں یہ لوگ اُٹھاتے ہیں اُن کے مقابلے میں استقلال سے قائم رہ اور انہیں خوبصورت انداز میں نظر انداز کر دے [ھجرا جمیلا]۔ اوراُن کذابین کے ساتھ ، جو مال و دولت کے مالک ہیں، معاملہ کرنا مجھ پر چھوڑ دے، اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دے [مھّلھُم]۔ ہمارے پاس ان کے لیے بہت سی زنجیریں اور جہنم کی آگ موجود ہے؛ اور ایسی خوراک بھی جوجان کنی اور دردناک عذات میں مبتلا کر دے۔ ایک وقت ایسا بھی آ جائے گا جب عام انسان [الارضُ] اور طاقتور اشرافیہ [الجِبالُ] ایک زلزلے سے دوچار ہوں گے [ترجُفُ] اور طاقتور اشرافیہ [الجِبالُ] حقیر کر کے ریت کے اُڑتے ہوئے ڈھیروں کی مانند کر دی جائے گی [کثیبا مھیلا]۔

بے شک ہم نے تمہارے طرف ایک رسول بھیجا ہے جو تمہارے کرداروں پر گواہی دے، ایسےہی جیسا کہ ہم فرعون کی جانب ایک رسول بھیجا تھا۔ پس فرعون نے اُس رسول کی نافرمانی کی اور پھر ہم نے اُسے ایک تباہ کُن گرفت میں لے لیا [اخذا وبیلا]۔ سوُ تم کیسے تقویٰ اختیار کروگے اگر تُم ایک ایسے وقت کے آنے کا انکار کروگے جو جوانوں کو بوڑھا کر دے گا [یجعلُ الولدان شیبا]؟ اس کے آنے پر کائنات [السّماءُ] کھول دی جائےگی اور دریافت کر لی جائے گی [منفطر بہ]۔ اور اُس ذاتِ پاک کا وعدہ عمل پذیر ہو جائے گا۔ بے شک یہ ایک یاد دہانی/نصیحت ہے، پس جو چاہے اپنے پروردگار کی جانب لے جانے والا راستہ اختیار کرلے۔

بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم فی الوقت اندھیروں کا دو تہائی [ثُلُثَی اللّیل] سے بھی کم احاطہ کر سکے ہو جو کبھی اس کا نصف [نصفہٗ] اور کبھی اس کا ایک تہائی [ثُلُثہٗ] رہ جاتا ہے۔ اور یہی کیفیت تمہارے ساتھیوں کی ٹیم [طائفۃ] کے ساتھ بھی ہے جو تمہارے ہمراہ جدو جہد کر رہے ہیں [الّذین معک]۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ اندھیروں کےپھیلاوکی [اللّیل] اور دشمن کی حدود میں تمہاری رسائی [النھار] کی پوری ناپ تول کا حساب رکھتا ہے [یُقدّرُ] اس لیے وہ جانتا ہے کہ تم صورتِ حال کا درست احاطہ یا شمار و پیمائش نہیں کر سکو گے [لن تحصوہٗ]؛ پس اسنے تمہاری جانب رحم کی نظر رکھی ہوئی ہے۔ فلھٰذا تم سب اس کا مطالعہ جاری رکھو جوتمہارے لیے قرآن میں سے میسر/دستیاب کر دیا گیا ہے [تیسّر]؛ اور وہ خوب آگاہ ہے کہ تم میں سےکچھ ابھی نظریاتی لحاظ سے کمزور ہیں [مرضیٰ]، کچھ دیگر اللہ کےفضل کی تلاش میں سفرِ معاش میں ہیں [یضربون فی الارض]، اور کچھ اور اللہ کی راہ میں جنگوں میں مصروف ہیں [یقاتلون]؛ پس تم سب وہ پڑھتے رہو جو اُس میں سے تمہیں دستیاب ہو چکا ہے [تیسّر منہ]، اور اس کی پیروی کا ڈسپلن قائم کرتے رہو [اقیموا الصّلاۃ] اور انسانوں کوسامانِ زیست عطا کرتے رہو [آتوا الزّکاۃ] اور اس طرح اللہ کو ایک قرضِ حسنہ قرض دے دیا کرو۔ پھر جو کچھ بھی تم اپنے لوگوں کے لیے [لانفُسِکُم] بھلائی و خیر خواہی کے طور پر [من خیر] پیش/فراہم کروگے، اللہ کے ہاں اس سے بہتر اور عظیم تر اجر پاوگے۔ اور اللہ ہی سے تحفظ طلب کرتے رہو [استغفِرُوا]، بیشک اللہ ہی تحفظ عطا کرنے والا اور رحمتوں کو جاری رکھنے والا ہے۔"

<u>**اہم الفاظ کے مستند معانی :**</u>

<u>**Zay-Miim-Lam :زم ل : مزمل**</u>

= he bore it or carried it, followed another, wrapped (e.g. in a garment), also signifies the act of concealing, the requiting with beneficence, a load or burden, to keep company, be companion; <u>**a**</u>

company or collection, **a traveling companion**, a man wrapped in his garments. Fellowship, colleague-ship; comradeship.

Qaf-Waw-Miim = **اقوم قوم؛**: stand still or firm, rose/stand up, managed/conducted/ordered/regulated/superintended, established, made it straight/right, maintain/erect/observe/perform, **revolt or rebel against, attack**, set up, rise from dead, be resurrected, **to take off, to set out, to depart,** to come to pass, take place, happen; people/community/company, abode, stature/dignity/rank. aqama - to keep a thing or an affair in a right state.

Qaf-Lam-Lam: ق ل ل = to be few in number, small in quantity, **scanty, scarce, rare**. qalilun - few, little, small, rare, seldom. aqall - fewer, poorer. qallala - to appear as few.Weightless, unsubstantial.

Nun-Saad-Fa : ن ص ف= half, reach its middle/midst, divide a thing into halves.

ر ت ل = **Ra-Ta-Lam** = to set in order, make even, well arranged/set together, make distinct, correct/right state of arrangement (primary usage is in relation to nice teeth), read/recite in a leisurely manner, read correctly, chant. **To present slowly; to articulate slowly, carefully and precisely**

Qaf-Waw-Lam: ق و ل: قيلا = to say/speak, to call, to be named, word/speech, utterance, a thing said, greeting, discourse, one who says/speaks. To inspire/transmit/relate/answer/think/profess, emit an opinion on, indicate a state or condition or circumstance. qa'ilun - speaker, indicator. Declaration, report, account; doctrine, teaching.

ن ش ا= **Nuun-Shiin-Alif** = lived, arose, become elevated/high, grow up, create/produce/originate, it happened/occurred, raise, to found/build, began, specifically discussing 73:6 = rising in the night, first part/hours of the night, every hour of the night in which one rises, every hour of the night.

Shiin-Dal-Dal : ش د د: اشدّ= to bind tightly, strap, strengthen firmly, run, establish, make firm, hard, strong, be advanced (day), be intense. ushdud - harden, strengthen. shadiid (pl. shidaad & ashidda'u - great, firm, strict, vehement, strong, violent, severe, mighty, terrible, stern, grievous, miserly, niggardly. (adj. of the forms fa'iil and fiaal are used indifferently for both m. and f.): ashuddun: age of full strength, maturity. ishtadda (vb. 8) - to act with violence, become hard.

Waw-Tay-Alif : و ط ا= to tread upon, walk on, press the ground or anything beneath the feet, trample on, level, make plam. tawaata'a - to agree with each other respecting the affair.

Yata'auna (imp. 3rd. p. m. plu.): They tread, step, enter a land, destroy.
Tata'u (imp. 2nd. p. m. plu.): Ye have trodden, entered.
Tata'uu (imp. 2nd. p. m. plu. acc.): That ye may trample on, trodden down.
Wat'an (v. n.): Curbing, Subduing; Treading.
Mauti'an (n. place. acc.): Trodden place.
Yuwaati'uu (III.): Adjust; Make equal; Conform.

n-h-r : نهار : نهر: to flow copiously, stream forth, to chide, scold, reproach, brush off, rebuff, reject, repulse, restrain, forbade with rough speech; making inroad or incursion into the territory of enemies,; stream, river, daytime.

ب ت ل = **Ba-Ta-Lam** = cut it off, severed it, separate, was/became alone, detach oneself and devote, devote exclusively, apply, striving, laboring or exerting, becoming wide between the shoulders, obligatory or something made so.

Ra-Jiim-Fa : ترجُفُ : ر ج ف = to quake/tremble, be in violent motion, shake violently, ramble, prepare for war, be restless, stir, spread alarming/false news, engage, make commotion, in a state of agitation, convulsion, tumult, or disturbance. rajfatun - earthquake, mighty blast. murjifun - scandal-mongers, one who makes a commotion, one who spreads false alarming news/rumours or evil tales.

Kaf-Tha-Ba : كثيبا :ك ث ب= To gather, heap up, make up, collect into one place, many or much, nearness, a portion or quantity of corn or other food after it has been little.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر78

سورة الجنّ[72]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

جن یا الجن کی قرآنی اصطلاح اس سورة کا نقطہِ ماسکہ ہے، جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ ننانوے فیصد روایتی مترجمین نے اپنے کام میں اس لفظ کو بآسانی بالکل اُسی شکل میں نقل کر دیا ہے جیسے کہ یہ عربی زبان میں بولا گیا ہے، اور اسے ایک قرین عقل اور معروضی مرادف میں تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ان فاضلین کی اکثریت تواس کی اسی تعریف پر یقین رکھتی تھی جو اولین تفاسیرِ قرآن سے متوارث چلی آرہی ہے۔ وہ اس کی اُسی روایتی تعبیر کی توثیق کرتے تھے جو اسے ایک غیر مرئی وجود کی حیثیت دیتی ہے جو انسانوں کے مقابلے میں ایک فوق البشر نوع سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ یہ تعبیر ایک ایسا دیو مالائی کردار تخلیق کرتی ہے جو قرآن کی انتہائی عقلی اور شعوری روح کے خلاف جاتا ہے۔ قدیمی سازشیوں کے اس موقف کی قرآن کا بیانیہ اور اس کے متعلقہ سیاق و سباق اور تناظر بھی تصدیق نہیں کرتے۔ براہ مہربانی قدیمی روایتی دیو مالائی تعبیرات کے مقابلے میں اس سورة کے ایک ماڈرن اصلاحی اور ذہن کو روشن کر دینے والے ترجمے کا مطالعہ فرمائیں جو ذیل میں پیشِ خدمت کر دیا گیا ہے۔

سورة الجن [72]

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا (١) يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا(٢) وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا (٣) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّـهِ شَطَطًا (٤) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّـهِ كَذِبًا (٥) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا (٦) وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّـهُ أَحَدًا (٧) وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا (٨) وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖفَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا (٩) وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا (١٠) وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا (١١) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّـهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا (١٢) وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا (١٣)

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَـٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا (١٤) وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا (١٥) وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا (١٦) لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚوَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا (١٧) وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّـهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّـهِ أَحَدًا (١٨) وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّـهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا (١٩) قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا (٢٠) قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا(٢١) قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّـهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا (٢٢) إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّـهِ

وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَن يَعْصِ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا (٢٣) حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا (٢٤) قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا (٢٥) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا (٢٦) إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا (٢٧) لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا (٢٨)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر قرآن کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک بڑا عجیب قرآن سنا ہے **(1)** جو نیکی کی ہدایت کرتا ہے تو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے **(2)**اور ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے نہ بیٹا **(3)** اور ہمارے بیوقوف لوگ طرح طرح کی بے ربط باتیں کررہے ہیں **(4)** اور ہمارا خیال تو یہی تھا کہ انسان اور جنّات خدا کے خلاف جھوٹ نہ بولیں گے **(5)** اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنّات کے بعض لوگوں کی پناہ ڈھونڈ رہے تھے تو انہوں نے گرفتاری میں اور اضافہ کردیا **(6)** اور یہ کہ تمہاری طرح ان کا بھی خیال تھا کہ خدا کسی کو دوبارہ نہیں زندہ کرے گا **(7)** اور ہم نے آسمان کو دیکھا تو اسے سخت قسم کے نگہبانوں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا **(8)** اور ہم پہلے بعض مقامات پر بیٹھ کر باتیں سن لیا کرتے تھے لیکن اب کوئی سننا چاہے گا تو اپنے لئے شعلوں کو تیار پائے گا **(9)**اور ہمیں نہیں معلوم کہ اہل زمین کے لئے اس سے برائی مقصود ہے یا نیکی کا ارادہ کیا گیا ہے **(10)** اور ہم میں سے بعض نیک کردار ہیں اور بعض کے علاوہ ہیں اور ہم طرح طرح کے گروہ ہیں**(11)** اور ہمارا خیال ہے کہ ہم زمین میں خدا کو عاجز نہیں کرسکتے اور نہ بھاگ کر اسے اپنی گرفت سے عاجز کرسکتے ہیں **(12)** اور ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم تو ایمان لے آئے اب جو بھی اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا اسے نہ خسارہ کا خوف ہوگا اور نہ ظلم و زیادتی کا**(13)**

اور ہم میں سے بعض اطاعت گزار ہیں اور بعض نافرمان اور جو اطاعت گزار ہوگا اس نے ہدایت کی راہ پالی ہے **(14)** اور نافرمان تو جہنّم کے کندے ہوگئے ہیں **(15)** اور اگر یہ لوگ سب ہدایت کے راستے پر ہوتے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کرتے **(16)** تاکہ ان کا امتحان لے سکیں اور جو بھی اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرے گا اسے سخت عذاب کے راستے پر چلنا پڑے گا **(17)** اور مساجد سب اللہ کے لئے ہیں لہٰذا اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا **(18)** اور یہ کہ جب بندہ خدا عبادت کے لئے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ لوگ اس کے گرد ہجوم کرکے گر پڑتے **(19)** پیغمبرآپ کہہ دیجئے کہ میں صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ہوں **(20)** کہہ دیجئے کہ میں تمہارے لئے کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ فائدہ کا **(21)** کہہ دیجئے کہ اللہ کے مقابلہ میں میرا بھی بچانے والا کوئی نہیں ہے اور نہ میں کوئی پناہ گاہ پاتا ہوں**(22)** مگر یہ کہ اپنے رب کے احکام اور پیغام کو پہنچادوں اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لئے جہنّم ہے اور وہ اسی میں ہمیشہ رہنے والا ہے **(23)** یہاں تک کہ جب ان لوگوں نے اس عذاب کو دیکھ لیا جس کا وعدہ کیا گیا تھا تو انہیں معلوم ہوجائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور کس کی تعداد کمتر ہے **(24)** کہہ دیجئے کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ وعدہ قریب ہی ہے یا ابھی خدا کوئی

اور مدّت بھی قرار دے گا (25) وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے (26) مگر جس رسول کو پسند کرلے تو اس کے آگے پیچھے نگہبان فرشتے مقرر کردیتا ہے (27) تاکہ وہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات کو پہنچادیا ہے اور وہ جس کے پاس جو کچھ بھی ہے اس پر حاوی ہے اور سب کے اعداد کا حساب رکھنے والا ہے(28)

جدید ترین خالص علمی و شعوری ترجمہ:

"اے پیغمبر انہیں بتا دوکہ : "مجھے اطلاع دی گئ ہے کہ اپنی شناخت چھُپا کر رکھنے والے نہایت با اثر و با صلاحیت لوگوں [الجِنّ] کے ایک گروہ نے اِس کلام کو سنا ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ایک تعجب انگیز بیان [قرآنا عجبا] سنا ہے[۱] ۔ کیونکہ یہ سچائی کےشعور کی جانب [الی الرُشد] راہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اب ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیہں کریں گے[۲]۔ اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بہت بلند ہے اس لیے نہ وہ بیوی رکھتا ہے اور نہ ہی اولاد۔[۳] اور یہ کہ ہمارے کچھ نادان لوگ اللہ کی ذات کے بارے میں ہرزہ سرائی کیا کرتے تھے[۴]، جبکہ ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ عام انسانوں کو[الانس] اور پسِ پردہ رہنے والےبا اثر لوگوں [الجِنُّ] کو اللہ پر کذب بیانی نہیں کرنی چاہیئے[۵]۔ نیز یہ کہ عام انسانوں میں کچھ لوگ ان با اثر افراد کے پاس پناہ لیتے رہے ہیں جس سے اُن کی عمومی جابرانہ روش میں اضافہ ہوتا رہا ہے [زادوھم رھقا] [٦]، اور یہ کہ ان کے دلوں میں یہ خیال بھی آتا رہا ہے ، جیسا کہ تم [ماضی میں] سمجھتے تھے، کہ اللہ تعالیٰ کسی کو مبعوث نہیں کیا کرتا [۷]۔ اور یہ کہ ہم نے اس کائنات کے بارے میں علم حاصل کیا ہے [لمسنا السماء] اور یہ دریافت کیا ہے کہ یہ سخت حفاظتی سامان [حرسا شدیدا] اوردہکتے ہوئے ستاروں [شُھُبا] سے بھری پڑی ہے [۸]۔ اور ہم اس پر نگرانی کے مراکز میں بیٹھ [مقاعد للسمع] کر غور و خوض کرتے رہے ہیں۔ پس اب جو بھی اس کی نگرانی کرتا ہے [یستمع] وہ بھڑکتے ہوئے ستارے [شھابا] ہی دیکھ پاتا ہے [یجد لہ] [۹]۔ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ زمین کے باسیوں کے لیے بُرا شگون ہے [اشرُّاُریدُ] یا ان کا پروردگار اس کے ذریعے ان کو شعور کی روشنی [رشدا]عطا کرنا چاہتا ہے [۱۰] ۔ اور یہ کہ ہمارے لوگوں میں سے بھی کچھ راست باز ہیں اور کچھ اس صفت سے محروم ہیں۔ ہم لوگ مختلف مسالک کی پیروی کرتے رہے ہیں [طرائق قددا] [۱۱]۔ ہم نے یہ رائے قائم کر لی ہے کہ ہم نہ زمین پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہیں، نہ ہی یہاں سے بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں [۱۲]۔ اور یہ کہ ہم نے جیسے ہی الہامی راہنمائی پر غور کیا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ پس جو بھی اپنے پرودگار پر ایمان لے آئے گا تو پھر نہ تو اسے کسی محرومی [بخسا] کا خوف ہوگا اور نہ ہی استحصال کا [رھقا] [۱۳]۔ اور درحقیقت ہم میں اب وہ بھی ہیں جو اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کر چکے ہیں اور وہ بھی جو حق و انصاف سے دور ہیں [القاسطون]۔ پس جو بھی تسلیم کر چکے ہیں، وہ سیدَھے راستے کا شعور حاصل کر چکے ہیں [۱۴]۔ اور انصاف سے دور ہٹنے والوں کے بارے میں تو یہ طے ہے کہ وہ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ [۱۵]"

اگر یہ لوگ [جو اللہ کا کلام سن چکے ہیں] سیدھے راستے پر استقامت سے قائم رہتے تو ہم یقینا انہیں فراوانی کے ساتھ اپنی رحمتیں و برکات فراہم کر دیتے [لاسقیناھم ماء غدقا] [۱٦] اور اس

ذریعے سے ضرور ان کا امتحان لیتے [لنفتِنھُم فیہ]۔ البتہ وہ جو اپنے پروردگار کی راہنمائی کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو وہ انہیں بڑے مصائب و تکالیف کا سامنے کرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے [۱۷]۔ دراصل تمام فرمانبرداری اور اطاعت صرف اللہ کو سزاوار ہے [ان المساجد لِلّٰہ]، فلھٰذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارا جائے [۱۸]۔ اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی اللہ کا فرماں بردار اُسے پکارتا ہے تو یہ لوگ اُس پر ہجوم کر کے اسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں [۱۹]۔ انہیں بتا دیا کرو کہ : "میں تو صرف اپنے پروردگار ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی ذات پاک کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتا [۲۰]"۔ کہو کہ "میرے پاس کوئی اختیار نہیں کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکوں یا تمہیں سیدھے راستے کا شعور دے سکوں [۲۱]"۔ کہ دو کہ " درحقیقت مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اورمیں اس کے سوا کسی اور کے پاس پناہ بھی حاصل نہیں کر سکتا [۲۲]، سوائے اس کے کہ جو کچھ منجانب اللہ آتا ہے اور اُس کے جو بھی پیغامات ہیں, ان کا ابلاغ کر دوں؛ اور پھر جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں وہ جہنم کی آگ کے مستحق ہو جائیں گے جس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے [۲۳] یہ لوگ تب اس حقیقت کو اچھی طرح جانیں گے کہ وہ کتنے بے یار و مددگار ہیں [اضعفُ ناصرا] اور شمار کے لحاظ سے کتنے بے مایہ ہیں [اقلُّ عددا] جب یہ اس وقت کو خود دیکھ لیں گے جس کے آنے کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے [۲۴]"۔ ان سے کہو کہ "میں یہ آگہی نہیں رکھتا کہ آیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ عنقریب آنے والا ہے یا پھر میرے رب نے اس کے لیے ایک طویل مدت کا تعین کیا ہے [۲۵]۔ وہ آنے والے پوشیدہ مستقبل کو جانتا ہے لیکن کسی کو بھی اپنے علم غیب پر حاوی نہیں کرتا [۲۶]، سوائے اپنے ان رسولوں میں سے کسی کو جسے وہ چاہے۔ پھر وہ ایک باقاعدہ نگرانی کا نظام قائم کرتا ہے [یسلُکُ رصدا] تاکہ دیکھتا رہے کہ ایک پیغمبر کے سامنے کیا موجود ہے اور کیا اُس کے پیچھے سے سامنے آنے والا ہے [۲۷]۔ یہ اس لیے تاکہ وہ اس سے آگاہ رہے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات کا ابلاغ کر دیا ہے، اور وہ اس سب کا احاطہ کر لیتا ہے جو کچھ کہ ان کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ تمام حالات و واقعات کا شمار بھی رکھتا ہے [۲۸]۔ "

<u>اہم الفاظ کے مستند معانی</u> :

Waw-Ha-Ya **و ح ی : أوحی:**= to indicate/reveal/suggest, point out, put a thing into (the mind), despatch a messenger, inspire, speak secretly, hasten, make sign, sign swiftly, suggest with speed, write, say something in a whisper tone so that only the hearer hears it clearly but not the person standing close to him.

Jiim-Nun-Nun (root of *jinn*): **ج ن ن** = veiled/concealed/covered/hid/protected (e.g. cloth, armour, grave, shield), invisible, become dark/posessed, darkness of night, bereft of reason, mad/insane/unsound in mind/intellect, confusedness.
Become thick/full-grown/blossom, herbage, garden.
Spiritual beings that conceal themselves from the senses (including angels), become weak and abject, greater part of mankind, devil/demon, people who are peerless having no match or equal, a being who is highly potent, sometimes refers to Kings because they are concealed from the common folk

Shiin-Tay-Tay : ش ط ط: شططا= to be far off, wrong anyone, treat with injustice, go beyond due bounds. shattan - extravagant lie, exceeding, redundant, excess. ashatta (vb. 4) - to act unjustly.

Ra-ha-Qaf : ر ہ ق: رهقا= to follow closely, cover, be foolish, lie, be mischievous, be ungodly, hasten, overtake, reach, draw near, overspread. rahaqa - to oppress, cause to suffer, be given to evil practices. rahqun - folly, oppression, evil disposition. arhaqa - to impose a difficult task, afflict with troubles and difficulties.

= **Ba-Ayn-Tha : ب ع ث : يبعث**=Removal of that which restrains one from free action
Anything that is sent; Rousing, exciting, putting in motion or motion; Incited, urged, instigated or awoke; Raising/rousing (e.g. of the dead to life); Sleepless or wakeful;
Hastening, quick, swift in going, impelled or propelled.

= **Lam-Miim-Siin : ل م س: لمسنا** = Sense of touch or feeling; to touch, feel with the hand, to stretch towards, seek, inquire after, have intercourse. Knowledge of a thing; to seek to learn about something; to learn the news of. Or to hear by stealth about something

Ha-Ra-Siin : ح ر س: حرسا= To guard/keep/preserve, take care of a person or thing, watch over. Protect, safeguard, preserve, keep, guard, escort; supervise, superintend, secure, control.

Shiin-ha-Ba : ش ھ ب : شُهُبا = to burn/scorch, become of a colour in which whiteness predominates over blackness. shihaab (pl. shuhub) - flaming fire, bright blaze/meteor, star, penetrating flame, shining star, brisk/sprightly, flame, brand, radiating or gleaming fire, shooting or falling star. shihaab al-herb - dauntless warrior, one who is penetrating sharp and energetic in war.

= **Qaf-Ayn-Dal : ق ع د : مقاعد**= to sit down, remain behind, to hold back, to tarry, lie in wait, sit still, remain unmoved, desist, abstain, refrain, lurk in ambush, set snares, neglect, act of sitting, foundations/bases, women who are past child bearing age, elderly spinsters past child bearing age, one who sits at home, one who sits still, seat or place of sitting, station, encampment.

Ra-Sad-Dal : ر ص د: رصدا= to watch, lay in wait, observe, prepare, ambush. marsadun - place of ambush, military post, place of observation. mirsad - watch, look out. irsad - means of preparation or finding out, hiding place, lurking place.

Siin-Miim-Ayn : س م ع: سمع= to hear, hearken, listen. Monitor, understand, accept, observe, obey

Siin-Lam-Kaf : س ل ک : يسلُکُ= to make a way, travel, thread a pathway, cause to go along (a way), embark, insert, penetrate, walk, enter.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر79

سورۃ نوح [71]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

حضرت نوح کی وقت کے ظالموں کے خلاف تحریک اس سورۃ کی بنیادی تھیم [THEME] ہے۔ اللہ کی تکوینی اور تخلیقی صفات کا ذکر اور انسان کو نعمتیں اور عفو و تحفظ عطا کرنے کی مہربانیوں کا بیان کیا گیا ہے۔ پھر تخریبی و استحصالی روش اختیار کیے رہنے کے باعث حضرت نوح کی قوم پر بربادی کے نزول کا ذکر ہے جہاں "اغرقوا" کا لفظ تباہی کے استعارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اسی لفظ کو سازشیوں نے اپنی مطلب براری کے لیے پکڑ لیا اور اسکا عامیانہ لفظی معانی لے کر اسے پانی کے ایک طوفان کے ساتھ جوڑ کر، یہاں سے پوری قوم، بلکہ پوری انسانیت، کے غرق ہو کر فنا ہو جانے کی ماورائےعقل کہانی تخلیق کر دی گئی۔ کیونکہ اغراق کے بیان کے بعد بھی حضرت نوح کو یہ کہتے ہوئے نوٹ کیا جا سکتا ہے کہ یا رب ان کافروں میں سے کسی کو بھی اس سرزمین پر آباد نہ رہنے دیا جائے، بلکہ ان کی بربادی اور سزا میں اضافہ ہی کیا جاتا رہے، تو اس سےثابت ہے کہ یہ کسی پانی کے طوفان میں سب کچھ غرق ہو جانے کی بات ہی نہیں ہے، بلکہ اس قوم کے ایک معاشی و سیاسی بد حالی کے بحران میں "غرق" ہو جانے کا ذکرکیا جا رہا ہے، جس میں حضرت نوح کے مرکزِ تحریک [بیتی] کا موجود رہنا، اس سے وابستہ افراد و گروہوں کا بخیریت رہنا، اور شکست خوردہ عناصر کی بدحالی میں اضافہ ہوتے رہنے کی بد دعاوں کو بآسانی نوٹ کیا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ تمام حقائق کسی بھی عالمگیر سیلابی ریلے کے فرضی بیانات کو باطل قرار دے رہے ہیں۔

"سبع سماوات" کو بھی علمی اور شعوری سطح پر تحقیق کے احاطے میں لا کر دوبارہ ترجمہ کیا گیا ہے، کیونکہ روایتی سات آسمان ترقی یاافتہ انسانی علم و دانش کی رُو سے کوئی وجود نہیں رکھتے۔ لفظ "سبع" عربی محاورے میں ایک غیر متعین کثرتِ تعداد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور سماوات مادے س م و سے ایک مشتق ہے اور اس مادے میں ہر وہ چیز آ جاتی ہے جو بلندیوں، اعلیٰ درجات، عظمت اور بہترین صفات وغیرہ کی حامل ہو۔ اسی سے لفظ "سماء " قرآن میں کائنات کے لیے مستعمل ہے، جیسے کہ "ارض و سماء"، یعنی کائنات اور سیارہ زمین۔

سورۃ نوح [71]

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (١) قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٢) أَنِ اعْبُدُوا اللَّـهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ (٣) يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّـهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (٤) قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا (٥)فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا (٦) وَإِنِّي

كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (٧) ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا (٨) ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا (٩) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا (١٠) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا (١١) وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا (١٢) مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّـهِ وَقَارًا (١٣) وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا (١٤) أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّـهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا (١٥) وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (١٦) وَاللَّـهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا (١٧) ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا (١٨) وَاللَّـهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا (١٩) لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا(٢٠) قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا (٢١) وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا (٢٢) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (٢٣)وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا (٢٤) مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّـهِ أَنصَارًا (٢٥) وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا (٢٦) إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (٢٧) رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا (٢٨)

موجودہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اس ہدایت کے ساتھ) کہ اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کر دے قبل اس کے کہ ان پر ایک دردناک عذاب آئے (1) ا س نے کہا "اے میری قوم کے لوگو، میں تمہارے لیے ایک صاف صاف خبردار کردینے والا (پیغمبر) ہوں)(2) تم کو آگاہ کرتا ہوں) کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (3) اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک باقی رکھے گا حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آ جاتا ہے تو پھر ٹالا نہیں جاتا کاش تمہیں اِس کا علم ہو (4) "اُس نے عرض کیا "اے میرے رب، میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو شب و روز پکارا (5) مگر میری پکار نے اُن کے فرار ہی میں اضافہ کیا (6) اور جب بھی میں نے اُن کو بلایا تاکہ تو اُنہیں معاف کر دے، انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے منہ ڈھانک لیے اور اپنی روش پر اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا (7) پھر میں نے ان کو ہانکے پکارے دعوت دی (8) پھر میں نے علانیہ بھی ان کو تبلیغ کی اور چپکے چپکے بھی سمجھایا (9) میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو، بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے(10) وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا (11) تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا (12) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے لیے تم کسی وقار کی توقع نہیں رکھتے؟ (13) حالانکہ اُس نے طرح طرح سے تمہیں بنایا ہے (14) کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بر تہ بنائے (15) اور اُن میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا؟ (16) اور اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا (17) پھر وہ تمہیں اِسی زمین میں واپس لے جائے گا اور اِس سے یکایک تم کو نکال کھڑا کرے گا (18) اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھا دیا (19) تاکہ تم اس کے اندر کھلے راستوں میں چلو(20) "نوحؑ نے کہا، "میرے رب، اُنہوں نے میری بات رد کر دی اور اُن (رئیسوں) کی پیروی کی جو مال اور اولاد پا کر اور زیادہ نامراد ہو گئے ہیں (21) اِن لوگوں نے بڑا بھاری مکر کا جال پھیلا رکھا ہے(22) اِنہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو، اور نہ چھوڑو وَدّ اور سُواع کو، اور نہ یَغُوث اور یَعُوق اور نَسر کو (23) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے، اور تو بھی اِن ظالموں کو گمراہی کے سوا کسی چیز میں ترقی نہ

دے (24) "اپنی خطاؤں کی بنا پر ہی وہ غرق کیے گئے اور آگ میں جھونک دیے گئے، پھر انہوں نے اپنے لیے اللہ سے بچانے والا کوئی مددگار نہ پایا (25) اور نوحؑ نے کہا، "میرے رب، اِن کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ (26) اگر تو نے اِن کو چھوڑ دیا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور اِن کی نسل سے جو بھی پیدا ہوگا بدکار اور سخت کافر ہی ہوگا (27) میرے رب، مجھے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا ہے، اور سب مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما دے، اور ظالموں کے لیے ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر (28) "

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

"در حقیقت ہم نے نوح کوان کی قوم کو پیش آگاہ کرنے کے لیے مقرر کیا تھا اس سے قبل کہ ایک دردناک عذاب انہیں آ لیتا[۱]۔ سُو انہوں نے کہا، اے قوم بیشک میں تمہارے لیے ایک کھلا اور واضح خبردار کرنے والا ہوں[۲] تاکہ تم اللہ کی بندگی اختیار کرلو، اس کےاحکامات کی نگہداشت کرو اور اس مقصد کے لیے میری پیروی کی روش اپنا لو[۳]۔ یہی وہ طریقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تمہارے اعمال کے نتائج سےتحفظ کا سامان کردے گا اور تمہیں ایک مقررہ میعاد تک کے لیے مہلت عطا کر دے گا۔ بیشک اللہ کی مقرر کردہ ڈیڈ لائن جب آ پہنچتی ہے تو پھر موخر نہیں ہوتی۔ کاش تم یہ بات جان لیتے[۴]۔ انہوں نے کہا اے رب ،بیشک میں نےاپنی قوم کو دن اور رات دعوت دی[۵] لیکن میری دعوت نے صرف ان کی بہانے بازی میں ہی اضافہ کیا[٦]۔ اور جب بھی میں نے انہیں اس جانب بلایا تاکہ آپ ان کے لیے تحفظ فراہم کر سکیں، انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور اپنے قریبی ساتھیوں کو بھی تاریکی میں رکھا [واستغشوا ثیابھم] ، اور اپنے اس رویے کو برقرار رکھنے پر اڑ گئے [اصرّوا] اور تکبر کا انداز اختیار کر لیا[۷]۔ آس کے بعد میں نے انہیں بلند آواز میں دعوت دی[۸]، پھر میں نے ان کے لیے علانیہ اور خفیہ دونوں انداز میں کام کیا [۹]اور کہا کہ اپنے پروردگار سے استغفار کر لو کیونکہ وہی مغفرت عطا کرنے والا ہے[۱۰]۔ اس نے تمہارے لیے ایک چمکتی دمکتی کائنات قائم کر دی ہے[۱۱] اور وہی تمہیں اموال و اولاد عطا کرتا ہے اور اسی نے تمہارے لیے باغات اور دریا پیدا کر دیے ہیں[۱۲]۔ تو پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ سے عز و وقار حاصل کرنے کی امیدیں وابستہ نہیں کرتے[۱۳] جب کہ اُسی نے تمہیں مختلف مراحل میں تخلیق کیا ہے؟[۱۴] کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نےکیسے مختلف مراحل میں ان گنت خلائی اجسام [سبع سماوات] تخلیق کیے ہیں[۱۵]؛ اور ان میں سے چاند کو ایک روشنی کی شکل دی اور سورج کو ایک دہکتا ہوا چراغ [۱٦]؛ اور اللہ ہی نے تمہیں نباتات کی مانند زمین ہی کے اجزاء سےافزائش دی ہے[۱۷]۔ پھر وہ تمہیں اسی میں لوٹا دیتا ہے اور پھر تمہیں اُٹھا ئے گا اورایک خارجی دنیا میں لے جائے گا[۱۸]۔ اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے ایک بڑی وسعت کی شکل دےدی[۱۹] تاکہ تم اس میں کھلے راستے بنا لو[۲۰]۔ نوح نے کہا اے پروردگار، ان لوگوں نے میری ہدایات سے نا فرمانی اختیار کی اور اُس روش کی پیروی کی جس نے ان کے اموال و اولاد میں افزائش نہ کی بلکہ نقصان پہنچایا[۲۱]۔ انہوں نے اپنی جانب سے بڑی چالیں چلیں[۲۲]، اور کہتے رہے کہ اپنے خداوں کو کبھی نہ چھوڑنا، یعنی کہ ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو ہرگز نہ چھوڑ دینا[۲۳]۔

اس طرح انہوں نے ایک اکثریت کو گمراہ کیا۔ پس اے پروردگار ان ظالموں کو سوائے گمراہی کے کسی اور چیز میں اضافہ نہ دینا[۲۴]۔ پس جو کچھ خطائیں انہوں نے کی تھیں ان کے باعث انہیں تباہی میں غرق کر دیا گیا [اغرقوا] اوروہ محرومیوں اور پچھتاووں کی آگ میں ڈال دیے گئے، پس اُن کے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار باقی نہ رہا[۲۵]۔ پھر نوح نے عرض کی کہ اے پروردگار ان کفار میں سے کسی کو بھی زمین پر بسنے کے لیے نہ چھوڑ دینا[۲٦]۔ کیونکہ اگر آپ نے انہیں چھوڑ دیا تو یہ آپ کے بندوں کو گمراہ کرتے رہیں گے اور سوائے مجرموں اور انکار کرنے والوں کے کچھ اور پیدا نہیں کریں گے[۲۷]۔ اے رب، تحفظ عطا فرما مجھے اور میرے ماں باپ کو اور ان کو جو میرے نظریاتی مرکز میں ایمان کے ساتھ داخل ہو جائیں، اور تمام مومنین کواور مومن جماعتوں اورگروپوں کو، اور ظالموں کی سزاوں میں مزید اضافہ فرما دے۔ "[۲۸]

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 80

سورة المعارج [70]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اپنے عنوان کی رُو سے اس سورت کا نفسِ مضمون اُس طویل مگر نا معلوم مدت کی طرف اشارہ دیتا ہے جس سے مستقبل کے انسانی شعوری ارتقاء کے عمل کو ابھی گذ رنا ہے۔ یہ سورت کفّار کے اُن تحفظات کا ذکر بھی کرتی ہے جو وہ موعودہ حیاتِ آخرت کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اگرچہ کہ باری تعالیٰ نے یہ امر واضح کر دیا ہے کہ انسان کے شعوری ارتقاء کا منصوبہ ایک ناقابلِ تصورسطح کا طویل دورانیہ لینے والا عمل ہے، لیکن پھر بھی اُس ذاتِ پاک نے یہ بھی تسلی دے دی ہے کہ وہ اس منزل کو بہت قریب دیکھتا ہے۔ قرآن کے کئی دیگر فرمودات کی روشنی میں ہم بآسانی یہ یقین کر سکتے ہیں کہ جب انسان ایک بلند تر صورتِ زندگی میں مبعوث کیا جائے گا تو وہ ایسا بالکل محسوس نہیں کرے گا کہ اس کے انتظار کی مدت ذرا بھی طویل تھی۔ کچھ اشارات اُس منظر نامے کی طرف بھی دیے گئے ہیں جو انسانی معاشرے کے مختلف طبقات کو درپیش ہوگا اور اُس مشکل کی جانب بھی جو الہامی راہنمائی کی خلاف چلنے والوں کو پیش آنے والی ہے۔ ساتھ ساتھ ہی راست باز انسانوں کو عطا ہونے والی انعامات سےلبریز، از حد ارتقاء یافتہ، خالص شعوری زندگی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور آخر میں ان لوگوں کے لیے تنبیہ بھی جاری کی گئی ہے جو امن اور تحفظ کے الہامی نظریے کے خلاف زندگی گذارتے رہے ہیں۔

کچھ بہت ہی معنی خیز الفاظ کو روایتی تراجم میں غلط استنباط اور غلط نمائندگی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ "فروجھم، ازواجھم، ما ملکت ایمانُھُم، صلاتھم، المشارق، المغارب، اجداث" وغیرہ ان میں شامل ہیں۔ ان الفاظ کا قرآن کی سچی روشنی میں کیا گیا تازہ ترین ترجمہ قارئین کے لیے انکشاف انگیز ہوگا ۔ فلھذا التماس ہے کہ درج ذیل دونوں تراجم کو باہمی موازنے کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔

سورة المعارج [70]

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ (١) لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ (٢) مِّنَ اللَّـهِ ذِي الْمَعَارِجِ (٣) تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ (٤) فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا (٥)إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا (٦) وَنَرَاهُ قَرِيبًا (٧) يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ (٨) وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (٩) وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا(١٠) يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ (١١)وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ (١٢) وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ (١٣) وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ (١٤) كَلَّا ۖ إِنَّهَا لَظَىٰ (١٥) نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ (١٦) تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ (١٧) وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ (١٨) إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (١٩) إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا (٢٠)وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا (٢١) إِلَّا الْمُصَلِّينَ (٢٢) الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ (٢٣) وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ (٢٤)لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (٢٥) وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ (٢٦)وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ (٢٧) إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ

غَيْرُ مَأْمُونٍ (٢٨) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (٢٩) إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (٣٠) فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (٣١) وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ (٣٢) وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ(٣٣) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ (٣٤) أُولَـٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ (٣٥) فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ(٣٦) عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ (٣٧) أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ (٣٨) كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ(٣٩)فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ (٤٠) عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (٤١) فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ (٤٢) يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ (٤٣) خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ (٤٤)۔

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے، (وہ عذاب) جو ضرور واقع ہونے والا ہے (1) کافروں کے لیے ہے، کوئی اُسے دفع کرنے والا نہیں (2) اُس خدا کی طرف سے ہے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے (3) ملائکہ اور روح اُس کے حضور چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (4) پس اے نبیؐ، صبر کرو، شائستہ صبر (5)یہ لوگ اُسے دور سمجھتے ہیں (6) اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں) (7) وہ عذاب اُس روز ہوگا) جس روز آسمان پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا (8) اور پہاڑ رنگ برنگ کے دھنکے ہوئے اون جیسے ہو جائیں گے (9) اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا(10) حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو (11) اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو (12) اپنے قریب ترین خاندان کو جو اسے پناہ دینے والا تھا (13)اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دیدے اور یہ تدبیر اُسے نجات دلا دے (14) ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ کی لپٹ ہوگی (15) جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی (16) پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی ہر اُس شخص کو جس نے حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری (17) اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا(18) انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے (19) جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے (20) اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے (21) مگر وہ لوگ (اِس عیب سے بچے ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں (22) جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں (23)جن کے مالوں میں، (24) سائل اور محروم کا ایک حق مقرر ہے (25)جو روز جزا کو برحق مانتے ہیں (26) جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں (27) کیونکہ اُن کے رب کا عذاب ایسی چیز نہیں ہے جس سے کوئی بے خوف ہو (28) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (29) بجز اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ عورتوں کے جن سے محفوظ نہ رکھنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں (30) البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں (31) جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں (32) جو اپنی گواہیوں میں راست بازی پر قائم رہتے ہیں (33) اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں (34) یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے (35) پس اے نبیؐ، کیا بات ہے کہ یہ منکرین دائیں اور بائیں سے، (36) گروہ در گروہ تمہاری طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں؟ (37) کیا اِن میں سے ہر ایک یہ لالچ رکھتا ہے کہ وہ نعمت بھری جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟ (38) ہرگز نہیں ہم نے جس چیز سے اِن کو پیدا کیا ہے اُسے یہ خود جانتے ہیں(39) س

نہیں، میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی، ہم اِس پر قادر ہیں **(40)** کہ اِن کی جگہ اِن سے بہتر لوگ لے آئیں اور کوئی ہم سے بازی لے جانے والا نہیں ہے **(41)** لہٰذا اِنہیں اپنی بیہودہ باتوں اور اپنے کھیل میں پڑا رہنے دو یہاں تک کہ یہ اپنے اُس دن تک پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے **(42)** جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اِس طرح دوڑے جا رہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں **(43)** اِن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت اِن پر چھا رہی ہوگی وہ دن ہے جس کا اِن سے وعدہ کیا جا رہا ہے **(44)**

جدید ترین شفّاف علمی و عقلی ترجمہ

"ایک سوال کرنے والے نے آنے والے عذاب کے متعلق سوال اُٹھایا ہے [۱] جو حق کا انکار کرنے والوں کے لیے مخصوص ہے اور جسے روکنے کی طاقت کسی کے پاس نہیں ہے[۲]، کیونکہ یہ اُس طاقت ور ترین ہستی کی جانب سے ہے جو انسانی افزائش و ارتقاء کےذرائع فراہم کرنے والا ہے[ذی المعارِج] [۳]۔ تمام " الہامی اوصاف اور فطری قوتیں" [الملائکۃ] اور انسانی شعوری ذات [الرُوحُ] بلند تردرجات حاصل کرتی رہیں گی [تعرُج] تاکہ اللہ کے مقرر کردہ نصب العین [الیہ] تک پہنچ جائیں اور یہ ایک ایسی مدت میں [فی یوم] وقوع پذیر ہوگا جس کا دورانیہ ذہن کو ماوف کردینے والے اور ناقابلِ تصور[خمسین] سالوں پر [سنۃ] محیط ہوگا، جو اُس ذات پاک کے ہاں خوب معلوم و متعین ہے[الف] [۴]۔ فلھٰذا، ایک خوبصورت صبر کے ساتھ استقامت کا رویہ اختیار کرو[۵]۔ یقینا یہ لوگ تو اُس عذاب کو ایک دوردراز کا امکان سمجھتے ہیں [٦] جب کہ ہم اُسے قریب ہی پاتےہیں [۷] ۔ یہ وہ دور ہوگا جب شاہانہ تزک و احتشام والے [السماءُ] نہایت شریف اور نرم خو لوگوں کی مانند ہو جائیں گے [کالمُھل][۸] اور پہاڑوں کی طرح مضبوطی سے قائم اشرافیہ [الجِبالُ] شکستہ ڈھانچوں کی مانند [کالعھن] ہو جائےگی [۹]، اور کوئی وفادار دوست اپنےدوست کی پرواہ نہ کرے گا [۱۰] جب کہ وہ انہیں سامنے دیکھتے ہوں گے، اور مجرم یہ خواہش کرے گا کہ کاش وہ اُس دن کے عذاب سے اپنے بچوں کو فدیے میں دے کر چھٹکارا پا لے [۱۱]،یا اپنی بیوی کو، یا اپنے بھائی کو [۱۲]، حتیٰ کہ اپنے اُن رشتہ داروں کو فدیے میں دے دے جنہوں نے اُسےپناہ دی تھی [۱۳]، یا پھر زمین پر جو کچھ بھی موجود ہے وہ دے کر اپنی خلاصی کرا لے تاکہ خود کو بچا لے[۱۴]۔ لیکن ایسا ہونے والا نہیں ہے [کلّا]۔ بے شک یہ ایک ایسی پچھتاووں کی آگ ہے [لظیٰ] [۱۵] جو سر تک پہنچ جاتی ہے [۱٦] اور یہ ان کو بلا رہی ہے جو اپنی پیٹھ موڑ کر دور چلے جاتے ہیں [من ادبر و تولیٰ] [۱۷]، اور اپنے مال کو بڑھاتے اور ذخیرہ کرتے رہتے ہیں [۱۸]۔ دراصل انسان ایک بے چین فطرت پر[ھلوعا] پیدا کیا گیا ہے [۱۹]۔ جب اسے مشکلات یا برائی کا سامنا ہوتا ہے تو وہ بے صبرا ہو جاتا ہے [۲۰]؛ اور جب بہتری حاصل ہوتی ہے تو اسے اپنے تک محدود کر لیتا ہے [۲۱]، سوائے الہامی راہنمائی کی پیروی کرنے والوں کے [المصلّین] [۲۲] جو اپنے فرائض کی ادائیگی پر قائم رہتے ہیں [۲۳]، اور جن کے مال میں ایک مسلمہ حق ہوتا ہے [۲۴] سائل و محروم کے لیے [۲۵]؛ اور ایسے لوگ جو آنے والے فیصلے کے دن کی تصدیق کرتے ہیں [۲٦]، اور وہ جو اپنے رب کی سزا کا خوف رکھتے ہیں [۲۷]۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے پروردگار کی سزا سے کوئی تحفظ یا بچاو نہیں ہے [غیرُ مامون] [۲۸]۔ آور وہ جو اپنی کمزوریوں اور خفیہ پالیسیوں[فروجِھم] کے بارے میں نہایت

احتیاط رکھتے ہیں [۲۹] اور انہیں صرف قریبی شریکِ کاروں [علیٰ ازواجِھم] اور اپنےماتحت کام کرنے والوں [ما ملکت ایمانُھُم] پر ہی ظاہر کرتے ہیں اور اس ضمن میں وہ قصور وار نہیں ٹھہرائے جا سکتے [غیرملومین] [۳۰]۔ لیکن جو بھی اس حد سے آگے چلا جاتا ہے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو زیادتی کا ارتکاب کرتے ہیں [۳۱]؛ اور وہ جو اپنی ذمہ داریوں اور اپنے قول و قرار کو پورا کرتے ہیں[۳۲]، اور وہ بھی جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں [۳۳] ؛ اور وہ بھی جو اپنےفرائضِ منصبی کا پورا لحاظ رکھتے ہیں[۳۴]؛ یہی وہ ہیں جو عزت و احترام کے ساتھ امن و عافیت کی زندگی پائیں گے[۳۵]۔ فلھٰذا، ان حقیقت کا انکار کرنے والوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تمہاراسامنا کرتے ہی گھبراہٹ میں دور ہوجانے کی کوشش کرتے ہیں [۳٦] اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں دائیں یا بائیں طرف نکل جاتے ہیں؟[۳۷] کیا ان میں ہر شخص یہ طمع رکھتا ہے کہ وہ ایک نعمتوں والی عافیت کی زندگی میں داخل ہو جائے گا؟[۳۸] ایسا نہیں ہوگا [کلّا]، ہم نے انہیں جس فطرت پر تخلیق کیا ہے، اسے وہ نہیں جانتے۔[۳۹] پس ایسا نہیں ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں عروج کی جانب گامزن لوگوں کے پروردگار کی [بربّ المشارق] اور ان کے پروردگار کی بھی جو گمنامی میں ڈوب جاتے ہیں [ربّ المغارب]، کہ ہم ایسی قدرت کے مالک ہیں[۴۰] کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں، اور اس کام میں کوئی ہم سے سبقت بھی نہیں لے جا سکتا [۴۱]۔ فلھٰذا، انہیں بے کار باتوں اور کھیل تماشوں میں مگن رہنے دو جب تک کہ وہ اُس انجام کو دیکھ نہ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے [۴۲]؛ یہ وہ وقت ہوگا جب وہ اپنی خوابگاہوں سے ایسی سُرعت کے ساتھ باہر نکلیں گے گویا کسی منزل کی جانب بھاگے جا رہے ہوں[۴۳]، اس طرح کہ ان کی آنکھیں زمین میں گڑی ہوں گی اور چہرے ذلت سے بگڑے ہوئے ہوں گے۔ یہی وہ وقت/دن/انجام ہوگا جسس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے [۴۴]۔"

<u>اہم اورمشکل الفاظ کے مستند معانی:</u>

Miim-ha-Lam: مھل= To act gently or softly, act in a leisurely manner, leave one alone or grant one delay or respite.

Ayn-ha-Nun: عھن = to whither, dry up, be broken or bent. ihn (pl. uhun) - wool, dyed wool, multicoloured wool.

Nun-Zay-Ayn: نزع: نزّاعۃ = to draw forth, take away, pluck out, bring out, snatch away, remove, strip off, tear off, extract, withdraw, draw out sharply, perform ones duty, yearn, depose high officials, resemble, draw with vigour, invite others to truth, rise, ascend, draw from the abode or bottom, carry off forcibly, deprive.

Shiin-Waw-Ya: شویٰ = to roast/scald/grill. shawan - scalp, skin of head, skin even to the extremities (of the body).

Shiin-Ra-Qaf: ش ر ق : مشرقُ: مشارق = to split, rise, slit. sharqiyyun - of or pertaining to the east, eastern. mashriq - place of sunrise, east. mashriqain - two easts/horizons, two places where the sun rises (in winter and summer, East and West). mashaariq - different points of sunrise, whence the sun rises in the course of the year, **<u>beam, gleam,</u>** eastern parts. ashraqa (vb. 4) - **<u>to shine,</u>**

rise. ishraaq - sunrise. **mushriqun - one on whom the sun has risen**, who does anything at sunrise, one entering at the sunrise.

غ ر ب: = Ghayn-Ra-Ba = went/passed away, leave/depart/retire/remove/**disappear,** expel, become remote/distant/absent/hidden/black; **become obscure**, withdraw, western, foreign/strange, exceed, abundance, sharpness, (maghrib = sunset), black, raven-black, setting place of the sun, the west.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 79

سورۃ الحاقّۃ [69]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت کا موضوع عظیم تخلیق کار کی جانب سے عملِ تخلیق کی آخری کڑی، یعنی حیاتِ آخرت کی کیفیت اور وہاں وقوع پذیر ہونے والے احتساب کے بارے میں مختصر لیکن جامع اشارات پر مشتمل ہے۔ واضح طور پر اسے ایک ناگزیر حقیقت یا ایک سنگین وقوعے کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ تاریخ کی ایک ہلکی سی جھلک یہ باور کرانے کے لیے دی گئی ہے کہ حیاتِ آخرت اور اُس کے ضمن میں منعقد کیے جانے والے کڑے احتساب کے عمل کو جھٹلانے والوں کا کیسا حسرت ناک انجام قوموں کے زوال اورناپید ہو جانے کی صورت میں سامنے آیا کرتا ہے۔ احتساب کے عمل میں کامیاب و ناکام ہو نے والوں کی سرفرازیوں اور ابتلاوں کا مختصرا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ یہ بھی سخت ترین الفاظ میں آگاہ کر دیا گیا ہے کہ خالق کے عالمگیر راہنمائی پر مبنی کلام میں تحریف کا عمل کس قدر سنگین نتائج کا سزاوار ہے۔

روایتی تحریف شدہ تراجم میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ بسیط حقائق کی اس واضح پیش آگاہی کرنے والے کلام کے متن میں دیو مالائی اور افسانوی عنصر جہاں بھی ممکن ہو داخل کر دیا جائے۔ آپ دیکھیں گے کہ "آسمان کو پھاڑ " دیا گیا ہے؛ فرشتے "آسمانوں کے کناروں پر" کھڑے کر دیے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا تخت [عرش] "آٹھ فرشتوں" نے کاندھوں پر اُٹھایا ہوا ہے، انسانوں کے اعمال نامے ان کے "سیدھے اور اُلٹے ہاتھوں" میں دیے جا رہے ہیں، جنت میں پھلوں کی فراہمی اور "کھانے پینے کا عمل" جاری ہے، وغیرہ وغیرہ۔ گویا کہ حیاتِ آخرت کے انتہائی برتر مرحلے میں بھی اسی حیوانی جسم کا استمرار اور اس کی مادی ضروریات ہی مقصدِ پیش نظر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی ایک مادی کردار دے دیا گیا ہے اور اُس کے "عرش" اور دیگر تمام متعلقات کو بھی۔ جو کہ حیاتِ آخرت کے روحانی یا خالص شعوری مرحلہِ زندگی کے تناظر میں ایک انتہائی درجے کی نامعقولیت کے زمرے میں ہی آ سکتا ہے۔

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ حیاتِ انسانی کےاُس بلند ارتقائی مرحلے کے کچھ حیران کُن اور عدیم النظیر پہلو قرآنی راہنمائی کی سچّی روشنی میں آپ کےسامنے لانے کی کوشش کرے گا۔ براہ کرم اس کاوش کو جدید و قدیم کے موازنے کے ساتھ مطالعہ فرمائیں۔

سورۃ الحاقّۃ [69]

الْحَاقَّةُ (١) مَا الْحَاقَّةُ (٢) وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ (٣) كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ (٤) فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ (٥) وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ (٦) سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (٧) فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ (٨) وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ (٩) فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً (١٠) إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ (١١) لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ (١٢)فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ (١٣) وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً (١٤) فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (١٥) وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ (١٦) وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ (١٧) يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ (١٨) فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (١٩) إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (٢٠) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٢١) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (٢٢) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (٢٣)كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ (٢٤) وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (٢٥) وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (٢٦) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (٢٧) مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۜ (٢٨) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (٢٩) خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (٣٠) ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (٣١) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (٣٢) إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّـهِ الْعَظِيمِ (٣٣) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (٣٤) فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (٣٥) وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ(٣٦) لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (٣٧) فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ(٣٨) وَمَا لَا تُبْصِرُونَ (٣٩) إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (٤٠) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ (٤١) وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (٤٢) تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (٤٣) وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ (٤٤) لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (٤٥) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (٤٦) فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ(٤٧) وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ (٤٨) وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنكُم مُّكَذِّبِينَ (٤٩) وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ (٥٠) وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ(٥١) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (٥٢)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

ہونی شدنی (1) !کیا ہے وہ ہونی شدنی؟ (2) اور تم کیا جانو کہ وہ کیا ہے ہونی شدنی؟ (3) ثمود اور عاد نے اُس اچانک ٹوٹ پڑنے والی آفت کو جھٹلایا (4) تو ثمود ایک سخت حادثہ میں ہلاک کیے گئے (5)اور عاد ایک بڑی شدید طوفانی آندھی سے تباہ کر دیے گئے(6) اللہ تعالیٰ نے اُس کو مسلسل سات رات اور آٹھ دن اُن پر مسلط رکھا (تم وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ وہاں اِس طرح پچھڑے پڑے ہیں جیسے وہ کھجور کے بوسیدہ تنے ہوں (7) اب کیا اُن میں سے کوئی تمہیں باقی بچا نظر آتا ہے؟(8) اور اِسی خطائے عظیم کا ارتکاب فرعون اور اُس سے پہلے کے لوگوں نے اور تل پٹ ہو جانے والی بستیوں نے کیا (9) ان سب نے اپنے رب کے رسول کی بات نہ مانی تو اُس نے اُن کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑا(10) جب پانی کا طوفان حد سے گزر گیا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا تھا (11) تاکہ اِس واقعہ کو تمہارے لیے ایک سبق آموز یادگار بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اس کی یاد محفوظ رکھیں (12) پھر جب ایک دفعہ صور میں پھونک مار دی جائے گی (13) اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا(14) اُس روز وہ ہونے والا واقعہ پیش آ جائے گا (15) اُس دن آسمان پھٹے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی (16) فرشتے اس کے اطراف و جوانب میں ہوں گے اور آٹھ فرشتے اُس روز تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے (17) وہ دن ہوگا جب تم لوگ پیش کیے جاؤ گے، تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا (18) اُس وقت جس کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا "لو دیکھو، پڑھو

میرا نامہ اعمال **[(19)](#)** میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے **[(20)](#)** "پس وہ دل پسند عیش میں ہوگا**[(21)](#)** عالی مقام جنت میں **[(22)](#)** جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے) **[(23)](#)** ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے اُن اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں **[(24)](#)**اور جس کا نامہ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا "کاش میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا گیا ہوتا **[(25)](#)** اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے **[(26)](#)** کاش میری وہی موت (جو دنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی **[(27)](#)** آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا **[(28)](#)**میرا سارا اقتدار ختم ہو گیا) **[(29)](#)** "حکم ہو گا) پکڑو اِسے اور اِس کی گردن میں طوق ڈال دو **[(30)](#)** پھر اِسے جہنم میں جھونک دو **[(31)](#)**پھر اِس کو ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو **[(32)](#)** یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لاتا تھا **[(33)](#)** اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا**[(34)](#)** لہٰذا آج نہ یہاں اِس کا کوئی یار غم خوار ہے **[(35)](#)** اور نہ زخموں کے دھوون کے سوا اِس کے لیے کوئی کھانا **[(36)](#)** جسے خطا کاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا **[(37)](#)** پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اُن چیزوں کی بھی جو تم دیکھتے ہو **[(38)](#)** اور اُن کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھتے **[(39)](#)**یہ ایک رسول کریم کا قول ہے **[(40)](#)** کسی شاعر کا قول نہیں ہے، تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو **[(41)](#)** اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے، تم لوگ کم ہی غور کرتے ہو **[(42)](#)** یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے **[(43)](#)** اور اگر اس (نبی) نے خود گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کی ہوتی **[(44)](#)** تو ہم اِس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے**[(45)](#)** اور اِس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے **[(46)](#)** پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا **[(47)](#)** درحقیقت یہ پرہیزگار لوگوں کے لیے ایک نصیحت ہے **[(48)](#)** اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ جھٹلانے والے ہیں **[(49)](#)** ایسے کافروں کے لیے یقیناً یہ موجب حسرت ہے **[(50)](#)** اور یہ بالکل یقینی حق ہے **[(51)](#)** پس اے نبیؐ، اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو**[(52)](#)**

جدید ترین اور شفّاف علمی و شعوری ترجمہ

"وہ ناگزیر حقیقت [1]- کیا ہے وہ ناگزیر حقیقت [2]- اور تجھے کیا چیز یہ آگہی دے گی کہ وہ ناگزیر حقیقت کیا ہے [3]؟ یاد کرو کہ اہلِ ثمود اور قومِ عاد نے اُس آنے والی تباہ کُن واقعے کو جھٹلایا [4]- پس اہلِ ثمود کو تو اُن کی سرکشی اور حدود فراموشی نے برباد کر دیا [5]- اورجو قومِ عاد تھی، سو انہیں بھی ایک ایسی سزا نے تباہ کر دیا جو نہایت بلا خیز اور پُر تشدد تھی [بریح صرصر عاتیہ] [6]- اُس سزا نے اُن پر ایسا غلبہ کیا [سخّرھا علیھم] کہ ان گنت راتوں [سبع لیال] اور لا متناہی دنوں [ثمانیہ ایّام] تک جاری رہی، اس طرح کہ تم اُس قوم کو اُس کی زد میں آ کر کٹے ہوئے کھجور کے تنوں کی مانند بیکار پڑے دیکھ سکتے تھے [7]- تو کیا اب تم ان کی باقیات بھی کہیں دیکھ سکتے ہو[8]؟ پھر باری آئی فرعون کی اور اُس سے ما قبل کے لوگوں کی، اور خطا کار اعمال کی باعث بستیوں کے اُجڑے ہوئے کھنڈرات کی [9]- انہوں نے بھی اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی کی فلھٰذا اُس نے انہیں ایک سخت گرفت میں جکڑ لیا [10]- درحقیقت جب بھی قدرت کی نعمتیں اور مہربانیاں [الماء] حدود فراموشی کا ذریعہ بنا دی گئیں [طغیٰ]، ہم نے تمہیں ایک متعین کردہ نائب کے تحت ایک مخصوص راستے کی پیروی [الجاریہ] کا مکلف/ذمہ دار بنادیا [حملناکُم] [11]، تاکہ ہم اُسے تمہارے لیے ایک راہنمائی کی یاد دہانی/تاکید [تذکرۃ] بنا دیں اور ایک باشعور ذہن [اُذن واعیۃ] اسے اپنے شعور

میں محفوظ کر لے [تعیھا] [12] ۔ فلہٰذا جب نقارہ بجا دیا جائیگا [13] اور عام انسان اور بالا دست طبقات [الارضُ و الجِبالُ] اُس کے نتائج کا بوجھ /ذمہ داری اُٹھائیں گے [حُملت]، تو اُس وقت وہ دونوں طبقات ایک ہی مساوی درجے میں [دکّۃ واحدۃ] دھکیلے جا چکے ہوں گے [فدُکّتا] [14] ۔ پس اُس وقت وہ بڑا واقعہ وقوع پذیر ہوگا [15]، جب کہ کائنات کو منکشف کرنے کے لیے راستےکھول دیے جائیں گے [انشقّت] اور وہ وقت کے اُس مرحلے میں پہنچ کر اپنیے تمام اسرار و اہمیت کھو دے گی [واھیۃ] [16]۔ اور وہ جو اس پر تسلط/تسخیر کا حق و اختیار پا لیں گے [و الملکُ] وہ اُس کی آخری حدود تک رسائی حاصل کر لیں گے [علیٰ ارجائھا]۔ اور اُس وقت لوگوں کی ایک لامتناہی تعداد [ثمانیۃ] خود پر [فوقُھُم] تمہارے پروردگار کی مطلق العنانی [عرش] کے اقرار و توثیق کا بار اُٹھا لے گی [یحمِلُ] [17]۔ وقت کے اُسی مرحلے میں تم سب اس کے سامنے اس طرح پیش کیے جاوگے [تُعرضُون] کہ کوئی بھی مخفی امر تم سے چھپایا نہیں جائے گا [18]۔ بس پھر جن کے اعمال کا کھاتہ ان کی خوش بختی کی نوید کے ساتھ [بیمینہ] دیا جائے گا وہ کہیں گے کہ آو اور ہمارے حساب کو دیکھ لو [19]؛ ہم تو جانتے تھے کہ ہمیں ایک دن احتساب کا سامنا کرنا ہے [20]۔ اور یہ لوگ خود کو ایک خوش کُن ماحول میں پائیں گے [21]، جہاں ایک بلند درجے کی پُرامن اور پُرعافیت زندگی ہوگی [22] جس کی لا محدود سرفرازیاں اور ثمرات [قُطوفُھا] اُن کے نہایت قریب ہوں گے [23]؛ تاکہ وہ انہیں حاصل کر کے ان سے فیض پائیں اور انہیں اپنی ذات میں جذب کر لیں [کُلُوا و اشربُوا]، اور یہ اُن اچھے اعمال کے صلے میں ہوگا جو انہوں نے اپنی سابقہ زندگی میں سرانجام دیے تھے [24]۔ اور جنہیں ان کے اعمال کا کھاتہ بدبختی کی نوید کے ساتھ [بشِمالِہِ] دیا جائے گا وہ یہ افسوس کریں گے کہ کاش انہیں ان کا حساب نہ دیا گیا ہوتا [25] اور کاش کہ وہ اپنا حساب نہ جان پاتے [26]، اے کاش یہی اُن کی زندگی کا آخرہوتا [27]۔ افسوس ہمیں ہمارے مال و دولت نے کچھ فائدہ نہ دیا [28]۔ ہماری تو قوتِ استدلال [سلطانیۃ] ہی ہم سے چھِن گئی [29]۔ حکم ہوگا "انہیں پکڑ لیا جائے اور باندھ دیا جائے [30]، پھر انہیں جہنم رسید کر دیا جائے [31]، پھر انہیں ایک بہت ہی طویل زنجیر میں جکڑ دیا جائے"[32]۔ یقینا یہ وہ ہیں جو اللہ کی ذاتِ کبریا پر یقین نہیں کرتے تھے [33] اور یہ ضرورت مندوں کو فراہمیِ رزق کا انتظام نہیں کرتے تھے[34]۔ فلہٰذا آج کے دن یہاں ان کا کوئی قریبی دوست نہیں [35]، نہ ہی حاصل کرنے کے لیے کچھ سوائے گندگی کے [36]، جسے سوائے خطاکاروں کے کوئی نہ لے [37]۔ پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس کا تم شعور رکھتے ہو [بما تُبصِرُون] [38] اور اُس کی جسکا تم شعور نہیں رکھتے [39]، کہ یہ بے شک ایک لائقِ احترام پیغامبر کے الفاظ ہیں [40]۔ اور یہ ہرگز کسی مبالغہ کرنے والے دانشور [شاعر] کی زبان نہیں ہے جس پر تم بہت کم ایمان لاتے ہو [41]۔ اور نہ ہی یہ کسی پیشن گوئی کرنے والے کاھن کا قول ہے، جس کو تم بہت کم یاد رکھتے ہو [42]۔ یہ تو تمام جہانوں کے پروردگار کا نازل کردہ کلام ہے [43] ۔ اور اگر ایسا ہوتا کہ وہ ہمارے قول میں بعض اقوال [بعض الاقاویل] اپنی جانب سے تحریف [تقوّل] کردیتا [44] تو ہم لازمی طور پر اسے اُس کے ہمارے ساتھ کیے گئے حلف کی بنیاد پر[بِالیمین] گرفت میں لے لیتے [45] اور پھر اُس کے بعد ہم وحی کی جاری رہنے والی رگِ حیات [الوتین] اس کی ذات سے [منہُ] منقطع کر دیتے [46]۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی ہمیں اُس کاروائی سے روک نہ سکتا [47]۔اور فی الحقیقت یہ تو پرہیزگاری کرنے والوں کے لیے یاد دہانی اور تاکید ہے [48]۔ اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ تم میں جھٹلانے والے بھی موجود ہیں [49]۔ اور یہ حقیقت انکارِ حق کرنے والوں کے لیے افسوس کا موجب ہوگی [50]۔ کیونکہ

بیشک یہ تو ایک یقینی سچائی ہے [51]۔ پس تم اپنے عظیم پروردگار کی صفاتِ عالیہ کی نمود و قیام کے لیے اپنی جدوجہد کو جاری رکھو [سبّح] [52]۔"

اہم الفاظ کے مستند تراجم :

Ha-Qaf-Qaf : ح ق ق: الحاقّہ = To be suitable to the requirements of justice or wisdom or truth or right or reality or fact, to be just/proper/right/correct/true/fitting, to be authentic/genuine/sound/valid/substantial/real, also established/confirmed/binding/unavoidable/incumbent, to be manifest, without doubt or uncertainty, established as a fact, to be obligatory or due, have right or title or claim to a thing, deserve or merit a thing, most worthy, ascertain, to be sure or certain, to be true or verifiable or veritable, to be serious or earnest, dispute or litigate or contend with another, speak the truth, reveal/manifest/show a truth or right, to be proven true, pierce or penetrate.

Qaf-Ra-Ayn: ق ر ع: القارعۃ

= to knock, strike, beat, hit the butt, gnash (the teeth), strike with severity. qari'atun - great calamity that destroys a nation, adversity that comes suddenly, a name of the day of resurrection, great abuse.

Tay-Ghayn-Ya : ط غ ی : طغیٰ = exceed a limit, to transgress, wander from its orbit, exceed the bound, wayward, to rise high, to overflow, to rage, go astray, deviate, be incurious, mischievous, impious, tyrannical, inordinate, rebellious, exorbitant, exceedingly wicked, insolence, injustice, infidelity, rebellion, storm of thunder & lightning of extreme severity, outburst, powers of evil, lead to evil, be overbold, contumacy, extravagantly disobedient, immoderate, corrupt, top or upper part of a mountain, idol/demon, source of wickedness.

Ra-Waw-Ha: ر و ح: ریح = *Raha* - To go or do a thing at evening. Violently windy; good or pleasant wind. Become cool or pleasant [by means of the wind]. Become brisk, lively sprightly, active, agile, or quick [as though one felt the wind and was refreshed by it].
Rawahun - he went, journeyed, worked, or did a thing in the evening [or any time of the night or day], or in the afternoon (declining of the sun from its meridian until night).
Ruhun - Soul, spirit, vital principle, breath which a man breathes and pervades his whole body. Inspiration or divine revelation [since it is like the vital principle is to the body and quickens man]. **riihun (n.) - punishment.**

Sad-Ra-Sad-Ra : صرصر = This is a quadrilateral verb derived from sarra - to cry out, make a chattering noise (as a green woodpecker). sarsarun - loud roaring and furious wind, blast of cold, wind, vehement wind, raging furious and intense cold (wind).

Ayn-Ta-Waw: ع ت و: عاتیۃ = to drag, push violently, draw along, pull, carry anyone away forcibly. atiya - to be quick to do evil. utuyyun - prone/quick to do evil, wicked, rough, glutton,

rude, hard-hearted ruffian, cruel, greedy, violent, ignoble, ill-mannered. 'aatiyatin - blowing with extraordinary force.

Th-m-n – Thamaania: ثمانیہ: endless; لا متناہی.

Jiim-Ra-Ya: ج ر ی: الجارية = To flow, run quickly, pursue a course, to happen or occur, to betake or aim for a thing, to be continuous or permanent, to send a deputy or commissioned agent.

ح م ل = **Haa-Miim-La** = bore it, carried it, took it up, carried it, convey, show/manifest, carry a thing upon one's back or head, bear a burden, become pregnant with or conceive a child (woman), to go about spreading calumny or slander, give someone a beast to ride, mount someone upon a beast of burden, show or manifest anger, task or fatigue oneself, take a responsibility upon oneself, incite someone to do a thing, produce or put forth something [such as a tree produces or puts forth its fruit], narrate and write down a thing [particularly matters of science and knowledge], carry or do a thing, bear the burden of a calumny, to charge with a crime.

Dal-Kaf-Kaf : د ک ک : دكّة= To crush/break/beat/deflate, crumble to pieces, be completely crushed and broken to pieces, **to push or thrust**, ground, dust.***dakk* – an even or level place**; *dakkaa'* – a hill of mould or clay, not rugged, nor amounting to a mountain. *dakkah* – a single act of breaking, crushing, pounding etc.; a flat topped structure upon which one sits.

W-H-Y: واہ: واہیۃ: weak, feeble, thin, frail, unsubstantial, inessential, insignificant, trivial, untenable, unfounded, baseless, groundless (excuse, argument).

Waw-Ayn-Ya : و ع ی : واعية: تعيها= to preserve in the memory, keep in mind, retain, contain, collect, understand, learn, pay attention, recover ones senses, store up.

M-L-K: ملک: Al-Malaku: Possession, property, food and water; foundation of a thing's existence; effective cause: possess, be master of, rule over; be king, ruler; conquer; occupy, hold; Dominion; sovereignty, kingship, mastership, ownership, right of possession; authority.

Ra-Jiim-Waw: ر ج و: ارجا = to hope/expect, an opinion requiring the happening of an event in which will be a cause of happiness; expectation of deriving advantage from an event of which a cause has already occurred, keep awaited, put off, put aside, defer/delay, fear, beg/request. arja' (pl.) - borders, sides. *marjowwon* is a person in whom great hopes are placed (e.g. 11:62).

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 82

سورۃ القلم [68]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت کا موضوع نبی پاک کی اصلاحی تحریک کے وہ مخالفین ہیں جو آپ کے خلاف اپنے تمام حربے آزمانے کے بعد آپ کو فاتر العقل قرار دینے پر اُتر آئے تھے۔ اللہ کریم کی یقین دہانی کہ آپ کی ذاتِ مبارک اخلاق کی عظیم بلندیوں پر تھی اور آپ ایک لا متناہی اجر کے مستحق ہیں، نوٹ کرنے کے لائق ہے۔ یہ بھی تاکید کی گئی کہ آپ مخالفتوں اور خرافات کے طوفان میں اپنے درست موقف پر قائم رہیں اور دشمنوں کی لچھے دار باتوں یا بے بنیاد دعووں یا بیہودہ قول و قرار کے بہکاووں میں نہ آئیں۔ باغ والوں کی مثال سے یہ جتلایا گیا کہ آنے والے وقت پر قدرت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات عالی ہی کا استحقاق ہے۔ انسان کے لیے لازم ہے کہ مکمل احتیاط سے اپنا کام کرے اورنتائج سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو۔ خود کی مطلق العنانی یا اختیار کے دعوے کرنے والوں کا انجام واضح کر دیا گیا۔ حضرت یونس کی جدو جہد کی مثال بھی دی گئی اور اس ضمن میں اُن کا لقب "صاحب الحوت" استعمال کیا گیا، جس کا تمام روایتی تراجم میں معنی "مچھلی والا" لکھ کر قرآن کا مذاق اُڑانے کی مہم جاری رکھی گئی۔ سورت کی ابتدا میں لفظ "ن" کا علمی معنی دریافت کرنے کی بھی زحمت کسی فاضل مترجم نے گوارا نہیں کی، اور اسے بھی حرفِ مقطعات کی ذیل میں شمار کرتے ہوئے، "ن" ہی لکھ دیا گیا۔ براہِ کرم قرآن کی سچی روشنی میں لکھی گئی ایک پُر انکشاف تحریر پڑھنے کے لیے بغور مطالعہ فرمائیں۔

سورۃ القلم [68]

ن ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ (١) مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ (٢)وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ (٣) وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (٤)فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ (٥) بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ (٦) إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (٧) فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ (٨) وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ (٩) وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (١٠) هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ (١١) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ (١٢) عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ (١٣) أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ(١٤) إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَ سَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (١٥) سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ (١٦) إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ (١٧) وَلَا يَسْتَثْنُونَ (١٨)فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ (١٩) فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ (٢٠) فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ (٢١) أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ (٢٢) فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ (٢٣) أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ (٢٤) وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ(٢٥) فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ (٢٦) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ(٢٧) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ (٢٨) قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ (٢٩) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ (٣٠) قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ (٣١) عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ (٣٢) كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ (٣٣) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ (٣٤) أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ (٣٥)مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ (٣٦) أَمْ لَكُمْ

كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ(٣٧) إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ (٣٨) أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ (٣٩) سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ (٤٠) أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ (٤١) يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ (٤٢) خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ (٤٣) فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖسَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (٤٤) وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ (٤٥) أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ (٤٦) أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ (٤٧) فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ (٤٨) لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ (٤٩) فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ (٥٠) وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ(٥١) وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (٥٢)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

ن، قسم ہے قلم کی اور اُس چیز کی جسے لکھنے والے لکھ رہے ہیں **(1)**تم اپنے رب کے فضل سے مجنوں نہیں ہو **(2)** اور یقیناً تمہارے لیے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں **(3)** اور بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو **(4)** عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے **(5)** کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے **(6)** تمہارا رب اُن لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں، اور وہی ان کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں **(7)** لہٰذا تم اِن جھٹلانے والوں کے دباؤ میں ہرگز نہ آؤ **(8)**یہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ تم مداہنت کرو تو یہ بھی مداہنت کریں **(9)** ہرگز نہ دبو کسی ایسے شخص سے جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے **(10)** طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے **(11)**بھلائی سے روکتا ہے، ظلم و زیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے، سخت بد اعمال ہے، جفا کار ہے **(12)** اور اَن سب عیوب کے ساتھ بد اصل ہے **(13)** اِس بنا پر کہ وہ بہت مال و اولاد رکھتا ہے **(14)**جب ہماری آیات اُس کو سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے وقتوں کے افسانے ہیں**(15)** عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے **(16)** ہم نے اِن (اہل مکہ) کو اُسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح ایک باغ کے مالکوں کو آزمائش میں ڈالا تھا، جب اُنہوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ضرور اپنے باغ کے پھل توڑیں گے **(17)** اور وہ کوئی استثناء نہیں کر رہے تھے **(18)** رات کو وہ سوئے پڑے تھے کہ تمہارے رب کی طرف سے ایک بلا اس باغ پر پھر گئی **(19)** اور اُس کا حال ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی فصل ہو **(20)** صبح اُن لوگوں نے ایک دوسرے کو پکارا **(21)** کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی طرف نکل چلو **(22)** چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے **(23)** کہ آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں نہ آنے پائے **(24)** وہ کچھ نہ دینے کا فیصلہ کیے ہوئے صبح سویرے جلدی جلدی اِس طرح وہاں گئے جیسے کہ وہ (پھل توڑنے پر) قادر ہیں **(25)** مگر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے "ہم راستہ بھول گئے ہیں **(26)** نہیں، بلکہ ہم محروم رہ گئے **(27)** "اُن میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اُس نے کہا "میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ **(28)** "و ہ پکار اٹھے پاک ہے ہمارا رب، واقعی ہم گناہ گار تھے **(29)** پھر اُن میں سے ہر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگا **(30)** آخر کو انہوں نے کہا "افسوس ہمارے حال پر، بے شک ہم سرکش ہو گئے تھے **(31)** بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں بدلے میں اِس سے بہتر باغ عطا فرمائے، ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں **(32)** "ایسا ہوتا ہے عذاب اور آخرت کا عذاب اِس سے بھی بڑا ہے، کاش یہ لوگ اِس کو

جانتے **(33)** یقیناً خدا ترس لوگوں کے لیے اُن کے رب کے ہاں نعمت بھری جنتیں ہیں **(34)** کیا ہم فرماں برداروں کا حال مجرموں کا سا کر دیں؟ **(35)** تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، تم کیسے حکم لگاتے ہو؟ **(36)** کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو **(37)** کہ تمہارے لیے ضرور وہاں وہی کچھ ہے جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو؟ **(38)** یا پھر کیا تمہارے لیے روز قیامت تک ہم پر کچھ عہد و پیمان ثابت ہیں کہ تمہیں وہی کچھ ملے گا جس کا تم حکم لگاؤ؟ **(39)** اِن سے پوچھو تم میں سے کون اِس کا ضامن ہے؟ **(40)** یا پھر اِن کے ٹھیرائے ہوئے کچھ شریک ہیں (جنھوں نے اِس کا ذمہ لیا ہو)؟ یہ بات ہے تو لائیں اپنے شریکوں کو اگر یہ سچے ہیں **(41)** جس روز سخت وقت آ پڑے گا اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لیے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے**(42)** اِن کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت اِن پر چھا رہی ہوگی یہ جب صحیح و سالم تھے اُس وقت اِنہیں سجدے کے لیے بلایا جاتا تھا (اور یہ انکار کرتے تھے **(43)** (پس اے نبیؐ، تم اِس کلام کے جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو ہم ایسے طریقہ سے اِن کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ اِن کو خبر بھی نہ ہوگی **(44)** میں اِن کی رسی دراز کر رہا ہوں، میری چال بڑی زبردست ہے **(45)** کیا تم اِن سے کوئی اجر طلب کر رہے ہو کہ یہ اس چٹی کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہوں؟ **(46)** کیا اِن کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھ رہے ہوں؟ **(47)** پس اپنے رب کا فیصلہ صادر ہونے تک صبر کرو اور مچھلی والے (یونس علیہ اسلام) کی طرح نہ ہو جاؤ، جب اُس نے پکارا تھا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا **(48)** اگر اس کے رب کی مہربانی اُس کے شامل حال نہ ہو جاتی تو وہ مذموم ہو کر چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا **(49)** آخرکار اُس کے رب نے اسے برگزیدہ فرما لیا اور اِسے صالح بندوں میں شامل کر دیا **(50)** جب یہ کافر لوگ کلام نصیحت (قرآن) سنتے ہیں تو تمہیں ایسی نظروں سے دیکھتے ہیں کہ گویا تمہارے قدم اکھاڑ دیں گے، اور کہتے ہیں یہ ضرور دیوانہ ہے **(51)** حالانکہ یہ تو سارے جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے**(52)**

جدید ترین اور شفّاف علمی و شعوری ترجمہ

"جو کچھ بھی جھوٹی کہانیاں وہ گھڑ کر سیاہی کی دوات [ن] اور قلم کے ساتھ لکھتے رہیں [یسطرون] [1]، تمہارے رب کے فضل و کرم سے، وہ تمہیں پاگل قرار نہیں دے سکتے [2]۔ اور فی الحقیقت تم ایک ہمیشہ جاری رہنے والے اجر کے مستحق ہو [3]۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ تم یقینا مکارمِ اخلاق کے بلند ترین مقام پر کھڑے ہو [4]۔ پس تم جلد ہی دیکھوگے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے [5] کہ تم سب میں سے کون کون ذہنی اختلاج کا شکار ہے [6]۔ تمہارا پروردگار یقینا علم رکھتا ہے کہ کون اُس کے تجویز کردہ راستے سے بھٹک گیا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہدایت حاصل کر لینےوالے کون ہیں [بالمھتدین] [7]۔ فلھٰذا، دروغ گوئی کرنے والوں کی باتوں میں نہ آنا [8]۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے موقف میں لچک اور نرمی پیدا ہو جائے، تاکہ وہ بھی اپنے موقف میں آسانی محسوس کریں [9]۔ اور تم ہر قابلِ نفرت حلف اُٹھانے والے کی بات نہ مان لینا [10]، جو کہ ایسا عیب جُو ہو جو الزام تراشی کرتا پھرے [11]، خیر سے روکے، حدود ناشناس اور گناہگار ہو [12]، ظالم ہو اوراس سے بھی بڑھ کر بے عزت اور بدکردار ہو [13]، صرف اس لیے کہ وہ صاحبِ مال و اولاد ہے [14]۔ جب ہماری آیات اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تووہ انہیں پرانی من گھڑت کہانیاں کہتا ہے [15]۔

ہم جلد ہی اُس کی ناک پر ایک ٹھپّہ لگا دیں گے [16]۔ ہم نے ان لوگوں کو ایک آزمائش میں ڈالا ہوا ہے، ایسے ہی جیسے ہم نے اُس خاص باغ والوں کو آزمائش میں ڈالا تھا جب وہ حلفیہ کہ رہے تھے کہ وہ اگلی صبح یقینا اُس کا پھل اُتار لیں گے [17]۔ اور یہ کہ اس کام میں کوئی استثناء نہیں ہوگا [18]۔ پس ایسا ہوا کہ جب وہ نیند میں تھے تو اُس باغ پرتیرے رب کی جانب سے ایک نگرانی کرنے والے نے ایک چکر لگایا [19] اور وہ ایسے ہوگیا جیسے کہ اُس کا سارا پھل توڑ لیا گیا ہو [20]۔ صبح وہ ایک دوسرے کو آوازیں لگانے لگے [21] کہ چلو جلدی اپنی فصل کی طرف اگر تم اسے کاٹنا چاہتے ہو [22] ۔ پس وہ ادھر چل پڑے اور وہ اپنی آوازوں کو خفیف رکھ رہے تھے [23] کہیں ایسا نہ ہو کہ آج کے دن اُن پر ضرورت مند ہلا بول دیں[24]۔ اور وہ پکے ارادے کے ساتھ اس طرح وہاں گئے گویا وہ آنے والے وقت پر قدرت رکھتے تھے [25]۔ پس جب انہوں نے وہاں نظر ڈالی تو بولے کہ ہم یقینا راستہ بھٹک گئے ہیں [26]۔ پھر بولے کہ ہم تو محروم ہو چکے ہیں [27]۔ اُن میں سے ایک بہتر آدمی نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم کیوں نگرانی کی محنت سے غافل ہو [لا تُسبّحون] [28]۔ انہوں نے کہا ہمارا پروردگار تو بلند اور کڑی نظر رکھنے والا ہے، یہ تو ہم ہی ہیں جو ظالم ہیں [29]۔ پس وہ آپس میں ایک دوسرے کا سامنا کر کے ملامت کرنے لگے [30]۔ کہنے لگے کہ تباہی ہو ہم پر، کہ ہم سرکش ہو گئے تھے [31]۔ کاش ایسا ہو کہ ہمارا پروردگار ہمارے لیے اس سے بہتر متبادل پیدا کر دے اس لیے ہم اپنے پردگار سے یہ التجا کرتے ہیں[32]۔ فلہٰذا، ہمارا عذاب اس نوعیت کا ہوا کرتا ہے؛ اور حیاتِ آخرت کا عذاب اس سے بڑھ کر ہوتا ہے، اگر تم اسے جان سکتے[33]۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیے تو ان کے پروردگار کے پاس نعمتوں سے لبریز امن و عافیت کی زندگی ہے [جنّات النّعیم] [34]۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم تحفظ اورسلامتی کے پیروکاروں کو مجرمین کی مانند سمجھ لیں؟[35] تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسے فیصلے کرتے ہو [36]۔ کیا تمہارے پاس کوئی قانون ہے جس سے راہنمائی لیتے ہو؟[37]۔ کیا اُس میں تمہارے لیے حق ہے کہ تم اپنا اختیار استعمال کرو؟ [38] کیا تمہارے پاس ہم پر ذمہ داری ڈال دینے کے لیے کوئی حلف یا عہد نامہ ہے جس کی میعاد اُس بڑے تخلیقی مرحلے کے قیام تک ہو؛ تو پھربیشک یہ تمہارا حق ہے کہ تم جو بھی فیصلہ کرو [39]۔ ان سے سوال کرو کہ کیا اُن میں سے کوئی ایک بھی ایسا دعویٰ یا گارنٹی دے سکتا ہے [40]۔ کیا ان کے پاس اُن کے ٹھہرائے ہوئے شریک ہیں؛ اگر ایسا ہے تو وہ اپنے اُن شرکاء کو ساتھ لے کر آئیں اگر وہ اپنی بات میں سچے ہیں [41]۔ اُس دن جب انہیں سخت مشکل وقت کا سامنا ہوگا [یُکشفُ عن ساق] اور وہ اللہ کے قانون کے آگے جھکنے کے لیے مدعو کیے جائیں گے تو وہ اس کی استطاعت نہ پائیں گے [42]۔ اُن کی نگاہیں خوفزدہ ہوں گی اور ذلت ان کا احاطہ کیے ہوئے ہوگی؛ کیونکہ انہیں اللہ کے قانون کے سامنے جھکنے کی دعوت دی جا چکی تھی اور اُس وقت وہ ابھی بخیر وعافیت تھے [و ھم سالمون] [43]۔ پس تم مجھے ان کے ساتھ نبٹنے کے لیے تنہا چھوڑ دوجو ان خاص اور اہم باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم انہیں بتدریج ان کے انجام تک اس طرح پہنچا دیں گے کہ انہیں علم بھی نہ ہوگا [44]۔ اور انہیں کچھ مہلت دے دو، کیونکہ میری تدبیر بڑی پختہ ہوتی ہے [۴۵]۔ کیا تم ان لوگوں سے کسی معاوضے کا سوال کرتے ہو کہ جس سے یہ کسی قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں؟[46] یا کیا ان کے پاس ان دیکھے مستقبل کا علم ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟ [47] پس تم استقامت کے ساتھ اپنے پروردگار کے فیصلے یا حکم کا انتظار کرو اور اُس شخصیت کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے مقصد کے ساتھ سختی سے پیوستہ تھا [صاحب

الحوت ۔ حضرت یونس کا قرآنی لقب]، جب اُس نے مشکلات کے دباو سے مجبور ہو کر[مکظوم] رب کو پکارا [48]۔ اگر اس کے پروردگار کی عنایت اس تک نہ پہنچ جاتی تو وہ ایک افسوسناک حالت میں [ھُو مذموم] ویران خطہِ ارض پر[بالعراءِ] بے یار و مددگار چھوڑ دیا جاتا [لَنبِذ] [49]۔ لیکن اُس کے پروردگار نے اُس کی پکار کا جواب دیا اور اُسے مصلحین میں مقام عطا فرمایا [50]۔ اور حق سے انکار کرنے والے، جب کہ وہ الہامی نصیحت کو سن چکے ہیں، یہ کوشش کریں گے کہ وہ اپنی ذہانتوں کے استعمال سے [بابصارھم] تمہیں تمہارے مقام سے گرا دیں [لیزلِقونک]، اور وہ یہ پروپیگنڈا کریں گے کہ یہ تو درحقیقت ایک فاتر العقل شخص ہے [51]۔ جب کہ یہ کلام تو تمام اقوامِ عالم کے لیے نصیحت و ہدایت ہے [52]۔"

<u>اہم الفاظ کے مستند معانی :</u>

<u>ن: Noon:</u> Large fish, Dimple in a cild's chin; Jonah the prophet; Celebrated sword; Blade of a sword; Inkstand; (Fig. Science); knowledge; wisdom.

<u>Siin-Tay-Ra</u> – **<u>س ط ر : یسطرون</u>**To write, inscribe, draw, throw down, cut, cleanse, manage the affairs, ward, exercise authority, oversee, prostrate, set in. To embellish stories with lies, falsehoods; stories having no foundation. To read, recite. To exercise absolute authority, to pay frequent attention to.

<u>Zay-Lam-Qaf</u> : \= to slip/slide, to become disgusted by it and withdraw from it, he removed him from his place, he looked sharply or intently, a slippery place, to shave one's head, smooth rock

<u>Zay-Ayn-Miim: ز ع م : زعیم</u> = to assert/claim/allege, the conveyor, to convey, to promise, assertion, responsible/answerable/amenable, to make covet or eagerly desire.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر83

سورۃ الملک [67]

جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت میں بہت سے دلائل اور امثال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مطلق العنان ہستی اور اُس ذاتِ پاک کا اختیار، دسترس، اور رحمتوں کی یاد دہانی کی گئی ہے۔ نیز موت و حیات کے درمیانی وقفے کے انسانی سفر کو ایک امتحان قرار دے کر حسین اعمال کو اس امتحان میں کامیابی کی کلید قرار دیا گیا ہے اور دورِ آخرت کےعملِ احتساب اور جزا و سزا کی کیفیات کو واضح کیا گیا ہے۔ جدید ترین علمی و عقلی ترجمے میں روایتی تراجم کی بدنیتی پرمبنی خواہش پرستانہ اغلاط کو دُور کرتے ہوئے قرآنی متن کو جدید عقلیت کے پیمانے پر اُس کی اصل صورت پر بحال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سماء، سماوات، شیاطین، رجم، وغیرہ جیسے الفاظ کے عامیانہ اور افسانوی معانی کو زیرِ تفتیش لا کر دنیا کی مستند ترین لغات کی مدد سے ان کی حقیقی ادبی و علمی تعبیرات میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر اس سورت کے جدید ترجمے کے عمل میں قرآنی عبارت کو خاصا آسان فہم پایا گیا جس کی وجہ سے کسی قابلِ ذکر مشکل کا سامنا کرنے کی ضرورت درپیش نہ ہوئی۔

سورۃ الملک [67]

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (١) الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (٢) الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ (٣) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (٤) وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (٥) وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (٦) إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ (٧) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (٨) قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّـهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (٩)وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (١٠)فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ (١١) إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (١٢) وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ +إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (١٣)أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (١٤) هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (١٥) أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ (١٦) أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ (١٧) وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (١٨) أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ (١٩) أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ (٢٠) أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (٢١) أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ

مُّسْتَقِيمٍ (٢٢) قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ (٢٣) قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (٢٤) وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٢٥) قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّـهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٢٦) فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ (٢٧) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّـهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (٢٨) قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (٢٩)قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ(٣٠)

موجودہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

نہایت بزرگ و برتر ہے وہ جس کے ہاتھ میں کائنات کی سلطنت ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے **(1)** جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تاکہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے، اور وہ زبردست بھی ہے اور درگزر فرمانے والا بھی **(2)** جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے تم رحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہ پاؤ گے پھر پلٹ کر دیکھو، کہیں تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ **(3)** بار بار نگاہ دوڑاؤ تمہاری نگاہ تھک کر نامراد پلٹ آئے گی **(4)** ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے اور اُنہیں شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے اِن شیطانوں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ ہم نے مہیا کر رکھی ہے**(5)** جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے **(6)** جب وہ اُس میں پھینکے جائیں گے تو اسکے دھاڑنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہوگی **(7)**شدت غضب سے پھٹی جاتی ہو گی ہر بار جب کوئی انبوہ اس میں ڈالا جائے گا، اُس کے کارندے اُن لوگوں سے پوچھیں گے "کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟ **(8)** "وہ جواب دیں گے "ہاں، خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو **(9)** "اور وہ کہیں گے "کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اِس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزا واروں میں نہ شامل ہوتے**(10)** "اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کر لیں گے، لعنت ہے ان دوزخیوں پر **(11)** جو لوگ بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں، یقیناً اُن کے لیے مغفرت ہے اور بڑا اجر**(12)**

تم خواہ چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے (اللہ کے لیے یکساں ہے)، وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے **(13)** کیا وہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ باریک بیں اور باخبر ہے **(14)** وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر رکھا ہے، چلو اُس کی چھاتی پر اور کھاؤ خدا کا رزق، اُسی کے حضور تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے **(15)** کیا تم اِس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تمہیں زمین میں دھنسا دے اور یکایک یہ زمین جھکولے کھانے لگے؟**(16)** کیا تم اِس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میری تنبیہ کیسی ہوتی ہے **(17)** اِن سے پہلے گزرے ہوئے لوگ جھٹلا چکے ہیں پھر دیکھ لو کہ میری گرفت کیسی سخت تھی **(18)** کیا یہ لو گ اپنے اوپر اڑنے والے پرندوں کو پر پھیلائے اور سکیڑتے نہیں دیکھتے؟ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے ہوئے ہو وہی ہر چیز کا نگہبان ہے **(19)** بتاؤ، آخر وہ کونسا لشکر تمہارے پاس ہے جو رحمان کے مقابلے میں تمہاری مدد کر سکتا

ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ منکرین دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں **(20)** یا پھر بتاؤ، کون ہے جو تمہیں رزق دے سکتا ہے اگر رحمان اپنا رزق روک لے؟ دراصل یہ لوگ سر کشی اور حق سے گریز پر اڑے ہوئے ہیں **(21)** بھلا سوچو، جو شخص منہ اوندھائے چل رہا ہو وہ زیادہ صحیح راہ پانے والا ہے یا وہ جو سر اٹھائے سیدھا ایک ہموار سڑک پر چل رہا ہو؟ **(22)** اِن سے کہو اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تم کو سننے اور دیکھنے کی طاقتیں دیں اور سوچنے سمجھنے والے دل دیے، مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو **(23)** اِن سے کہو، اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے **(24)** یہ کہتے ہیں "اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ **(25)** "کہو، "اِس کا علم تو اللہ کے پاس ہے، میں تو بس صاف صاف خبردار کر دینے والا ہوں **(26)** " پھر جب یہ اُس چیز کو قریب دیکھ لیں گے تو اُن سب لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے انکار کیا ہے، اور اُس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ چیز جس کے لیے تم تقاضے کر رہے تھے **(27)**اِن سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اللہ خواہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے، کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچا لے گا؟ **(28)** اِن سے کہو، وہ بڑا رحیم ہے، اسی پر ہم ایمان لائے ہیں، اور اُسی پر ہمارا بھروسا ہے، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں پڑا ہوا کون ہے **(29)** اِن سے کہو، کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارے کنوؤں کا پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو اِس پانی کی بہتی ہوئی سوتیں تمہیں نکال کر لا دے گا؟**(30)**

جدید ترین اور شفّاف علمی و عقلی ترجمہ

"نہایت بلند و برتر ہے [تبارک] وہ ذات جو تمام اختیارو حکمرانی کی مالک ہے اور جو ہر چیز کی وقعت، درجہ بندی اور منزلِ مقصود کا تعین [قدیر]کرتی ہے [1]؛ جس نے موت اور زندگی کا دائرہ یا طریقِ کار اس لیے تخلیق کیا کہ تم میں سے ہر ایک کی کارکردگی امتحانوں سے گذار کر خوبصورت اعمال کے معیار پر آزمائش کرے، کیونکہ کہ وہی تمام غلبے اور اقتدار کا مالک اور تحفظ عطا کرنے والا ہے [2]۔ وہی تو ہے جس نے کثیر تعداد میں [سبع] مختلف مراحل میں [طباقا] خلائی اجسام [سماوات] تخلیق کیے، ایک ایسے مکمل انداز میں کہ تم اُس رحمان کی تخلیقات میں کوئی سقم یا ناہمواری نہ دیکھ سکوگے؛ پس اپنی سوچ اور نظر کو پھر اُس طرف لوٹاو اور دیکھو کہ کیا تم کوئی بھی نقص یا تخریب نوٹ کرتے ہو؟ [3] پھر ایک بار نظر ڈالو، وہ نظر تمہاری جانب خاسر و نامراد واپس لوٹ آئیگی [4]۔ مزید برآں، ہم نے کائنات کا قریبی حصہ [سماء الدُنیا] روشن چراغوں سے [بمصابیح] مزین کر دیا ہے اور اُسے سرکش اور باغی عناصر کے لیے [للشیاطین] عقل آزمائی اور تخمینہ سازی کا ہدف [رجوما] بنا دیا ہے؛ نیز ایسے لوگوں کے لیے ہم نے ایک مستقل جلتے رہنے کا عذاب تیار کر رکھا ہے [5]۔ اور اپنے پروردگار کا انکار کرنے والے دیگر لوگوں کے لیے بھی جہنم کا عذاب ہے، جو کہ ایک نہایت بُرا ٹھکانا ہے [5]۔ جب وہ اس جلنے والی زندگی کے سپرد کر دیے جائیں گے تو وہ اُس کی اندر کھینچ لینے والی سانسوں [شہیقا] کی آوازیں سنیں گے جب کہ اُس کی آگ بھڑک کر جوش مارتی ہوگی [تفُور] [7]، گویا کہ غیظ و غضب سے پھٹ پڑے گی [تمیّزُ من الغیظ] ۔ جب جب اُس میں ایک گروپ داخل کیا جائے گا تو اُس کے نگران اُن سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی پیش آگاہ کرنے والا نہیں آیا تھا [8]۔ وہ کہیں گے کہ ہاں، آیا تھا، لیکن ہم نے اُسے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا اور تم گمراہی کا شکار ہو [9]۔ اور کہیں گے کہ

اگر ہم نے غور سے سُن لیا ہوتا اور عقل سے کام لیا ہوتا تو ہم بھڑکتی آگ کے سزاوارنہ بنے ہوتے [10]- پس اپنی خطاوں کا اعتراف کرنے پر یہ آگ میں جلنےوالے لعنتی بن چکے تھے[11]- بیشک جو لوگ اپنے پروردگار کے سامنے، اُسے بغیر دیکھے، عاجزی کرتے رہے، ان کے لیے سامانِ تحفظ اور بڑے انعامات ہیں [12]- اور تم خواہ اپنے قول و قرار پوشیدہ رکھو، خواہ ظاہر کر دو، وہ یقینا اُس سب کا علم رکھتا ہے جو تمہارے اذہان کے اندر موجود ہے [13]- کیا وہ نہیں جانے گا جس نے تمہیں تخلیق کیا ہے، جب کہ وہ نہایت لطیف اور حساس انداز میں سب کی خبر رکھتا ہے؟[14] وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے تسخیر کر دیا تاکہ تم اُس کے راستوں پر چلو پھرو اور پروردگار کی عطایات سے فائدے حاصل کرو [کُلو من رزقہ]؛ اور تمہیں اُسی کی طرف دوبارہ حیات پا کر اُٹھنا ہے [15]- کیا وہ جو کائنات میں موجود ہے تم نے اُس سے امان پا لی ہے کہ زمین کو تمہارے لیے ایک بڑےگڑھےمیں تبدیل نہ کر دے [یخسِف] اور اسے زلزلے میں مبتلا نہ کر دے]تمور]؟[16] کیا وہ جو کائنات میں موجود ہے تم نے اُس سے امان حاصل کر لی ہے کہ وہ تم پر پتھروں کا طوفان [حاصبا"] نازل نہ کر دے، تاکہ تم جان لو کہ ایک تنبیہ کیسے حقیقی روپ دھارتی ہے؟[17] اور اِن سے ما قبل کے لوگوں نے بھی حقیقت کا انکار کیا تھا اور کیسے نتائج کا شکار ہوئے تھے [18]- کیا یہ لوگ اپنے اوپر اُڑتے پرندوں پر غور نہیں کرتے جو پروں کو کھولتے اور بند کرتے ہیں؛ سوائے اُس رحم کرنے والی ہستی کے [ال الرحمٰن] اور کون انہیں تھامے رکھتا ہے؟ درحقیقت وہ ہر چیز پر نگران ہے [19]- ایسا کون ہے جو تمہارے لیے خواہ ایک فوج کے برابر ہو جو اللہ کی مرضی کے بغیر تمہاری مدد کو آ سکتا ہے؟ اس معاملے میں جھٹلانے والے صرف ایک دھوکے کا شکار ہیں [20]- ایسا کون ہے جو تمہاری ضروریات کی فراہمی کر سکتا ہے، اگر تمہارا رب اپنی عطایات کو روک لے؟ لیکن پھر بھی یہ لوگ سرکشی اور نفرت پر مُصر ہیں [21]- کیا وہ جو سر نیچے کی طرف جھُکائے اپنے ہی نظریات پر چل رہا ہے، اُس سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے جو مضبوطی کے ساتھ استقامت والے راستے پر چل رہا ہے ؟[22] انہیں بتا دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں سننے، دیکھنے اور سوچنے کی صلاحیتیں عطا کی ہیں؛ تم بہت کم ہی ان کا شکر ادا کرتے/فائدہ اُٹھاتے ہو [23]- ان سے کہ دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر کثرتِعداد عطا کی ہے اور تمہیں بالآخر اُسی کے پاس اکٹھے/مجتمع ہونا ہے [24]- اور وہ یہ پوچھیں گے کہ اگر تم سچے ہو تو بتاو کہ جس کے آنے کا تم وعدہ کرتے ہو وہ کب آئے گا [25]- انہیں کہ دو کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور میں تو بس ایک فصیح و بلیغ انداز میں خبردار کرنے والا ہوں [٢٦]- جب وہ اسے قریب ہی پائیں گے تو اُس وقت انکار کرنے والوں کے چہرے آلودہ ہو جائیں گے، اور یہ کہا جائیگا کہ دیکھو یہ ہے جسے تم دیکھنا چاہتے تھے[27]- انہیں کہ دو کہ کیا تم نہیں سوچتے کہ خواہ اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے، خواہ ہم پر رحم کر دے، پھر بھی انکار کی روش رکھنے والوں کو دردناک عذاب سےکون بچائے گا [28]- کہ دو کہ وہ صرف الرحمان ہے، جس پر ہم ایمان لے آئے ہیں اور اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں؛ پس تم سب یہ جان لو گے کہ گمراہی کا شکار کون ہے [29]- کہوکہ کیا تم لوگ یہ نہیں سوچتے کہ ااگر تمہارے پانی کی سطح نیچے ہی نیچے چلی جائے تو وہ کون ہوگا جو تمہیں بہتا ہوا پانی مہیا کر دے [30]-"

<u>اہم الفاظ کے مستند معانی:</u>

ب ر ك = **Ba-Ra-Kaf** =Lying down, kneeling or with legs folded making the chest touch the ground, falling upon the chest; To be or to become firm, steady, steadfast, fixed, continue, remain or stay in place; Praying for someone or something, or blessings, felicitations, prospering and abounding in good (e.g. on food, or the saying God bless you) Keeping or applying constantly or persevering in something (e.g. affairs, commerce etc) Extolling God and His attributes, exalting God and/or magnifying God; Striving, laboring and/or exerting oneself; An ancient name of the months A blessing, any good bestowed by God, increase, abundance and/or plenty.

Ra-Jiim-Miim: رجوما : ر ج م= to stone, cast stones, stone to death, curse, revile, expel, put a stone (on a tomb), **speak conjecturally, conjectures, guess, surmise**, the act of beating or battering the ground with the feet. rajmun - conjecture, guesswork, missile. rujum - shooting stars, throw off, damned, thrown off with curse. marajim - foul speech. marjum - stoned.

= **Shiin-Tay-Nun** **(root of *shaytan*)شياطين؛ شيطان : ش ط ن** = become distant/far/remote, enter firmly / become firmly fixed therein / penetrate and be concealed, turn away in opposition (from direction/aim), devil, one excessively proud/corrupt, **unbelieving/rebellious/insolent**/audacious/obstinate/perverse, rope, deep curved well, it burned, became burnt, serpent, any blameable faculty or power of a man.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر84
قرآنی حروفِ مقطّعات

اموی عہد سے رائج گمراہ کُن تاویلات کا علمی ردّ

پیش لفظ

قرآنی مقطّعات کے معمّے کے حل کو مذموم مقاصد کے تحت 1400 سال تک لٹکائے رکھا گیا۔ "سلفِ صالحین" کے اندھے مقلّدین نے عوام کو یہ کہ کرایک پرانے دھوکے کا شکار بنائے رکھا کہ ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ متاخرین میں سے کچھ مفسرین نے اس معمّے کو حل کرنے کی کوشش ضرور کی، لیکن اس کے لیے صرف ذاتی قیاس آرائی پر مبنی جوڑ توڑ ہی سے کام لیا گیا، بجائے اس کے کہ عربی گرامر اور لسانیات کے علم سے مدد لی جاتی۔ تاہم ہم ایک ایسے دور میں رہ رہےہیں جہاں ذاتی جوڑ توڑ اور قیاس آرائی کی کوئی علمی حیثیت نہیں ۔ پس اس صورتِ حال میں قرآنی مقطّعات آج کے دن تک اپنی جائز تعبیر سے محروم رکھے گئے۔

اس تحریر کو ، جیسا کہ میرے معزز قارئین جانتے ہیں، موضوعاتی تراجم کے سلسلے میں قسط نمبر 39 کا تسلسل کہا جا سکتا ہے جس میں نام نہاد "قرآنی مقطّعات" میں سے "**الف لام میم**" کی عاجزانہ علمی و شعوری اُردو تحویل پیش کی گئی تھی تاکہ دنیا بھر کے علماء اس پر طبع آزمائی کر سکیں۔
اس کا لنک یہاں موجود ہے :

http://ebooks.rahnuma.org/1497214706-Aurangzaib.Yousufzai_ThematicTranslation-39-Quranic%20Abbreviations%20-%20Alif%20Laam%20Meem.pdf.html

کیونکہ تمام مقطّعات کی مروجہ ظن و تخمین پر مبنی تاویلات کو ذمہ داری کے ساتھ مسترد کر دیا گیا تھا، اس لیے نئی متعارف کردہ حقیقی اور خالص تعبیر کے ضمن میں اصحابِ علم و تحقیق کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنے تصورات لسانی اور گرامر کی اسناد کے ساتھ اشتراکِ کار کے لیے پیش کریں۔ الحمدُ لِلہ کہ کسی نےبھی اس تحریر کے لکھنے تک کوئی مستند اعتراض پیش نہیں کیا۔

حروفِ مقطّعات میں سے "**الف لام میم**" جو قرآن میں چھ مرتبہ پایا جاتا ہے، فروری 2017 میں منطق اور گرامر کی رُو سے ترجمہ کر دیا گیا تھا۔ لیکن بہت سی وجوہات کے سبب، دیگر بقایا "مقطعات" کا معمہ حل کرنے کے لیے وقت نہیں دیا جا سکا، اگرچہ کہ قرآنی دوستوں کی جانب سے، اندرونِ ملک اور بیرون سے وقتا فوقتا اس کے لیے مطالبہ جاری رہا۔ آخرکار اب پانچ مزید مقطعات کو تحقیق کا ہدف بنایا گیا ہے اور عوامی آگہی کے لیے قرآن کی سچی روشنی میں ان کے خالص علمی و لسانی معانی پیش کر دیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں باری باری مقطعات " **حٰم** ، **عسق**، **یٰس**، **طٰہ اور ق** " کو نتیجہ خیز علمی و عقلی تعبیر تک پہنچا دیا گیا ہے۔

[1] اور [2] : "حٰم" - [بمع "عسق"]

یہ حروف قرآن میں سات مرتبہ وارد ہوئے ہیں اور ہر مرتبہ نئی سورۃ کے شروع میں نظر آتے ہیں۔ یہ سورتیں ہیں : **غافر [40]، فصلت [41]، الشّوریٰ [42]، الزّخرُف [43]، الدّخان [44]، الجاثیۃ [45] اور الاحقاف [46]۔**

صرف سورۃ الشّوریٰ میں یہی حروف ایک اور نام نہاد مقطعات کی کڑی کے ساتھ آئے ہیں، جو کہ حروف **"ع س ق"** پر مبنی ہیں جو آپس میں جڑے ہوئے ہیں ۔ لیکن یہ سہ حُرفی مادے کے ساتھ ایک لفظ ہے اور مستند لغات کے مطابق **"عسق"** کے معانی درجِ ذیل ہیں :

> عسق: asaq, adhere, be attached to; long for; demand persistently. Asaq, malice; anxiety, anguish, darkness; -asiq, malignant, mischievous; - 'usuq, pl. hard creditors.

> العسقُ: وابستہ رہنا، منسلک رہنا، خواہش مند ہونا، مستقل طلب کرتے رہنا؛ پیچیدگی، بدمزاجی، تنگ ظرفی، اول رات کی تاریکی؛ العُسُقُ: قرض داروں پر سختی سے تقاضا کرنے والے۔

یہ حروف، **حا اور میم**، جن میں میم پر ایک مدّ بھی موجود ہے، ہم پر ایک سہ حُرفی مادّے کا انکشاف کرتے ہیں، یعنی **ح – م – م** ۔ اس طرح ایک خواہش پرستانہ مقطعات کی بجائے ہمارے سامنے ایک موزوں لفظ **حامما** [**HAAMMA**] نمودار ہوتا ہے جو کہ ماضی، غائب، مذکر کے صیغے میں ہے اور ہمیں مادے کے معانی کی ایک حدود سے متعارف کراتا ہے جو کہ کچھ اسطرح ہے :-

> "کسی چیز کو گرم کرنا یا پگھلا لینا؛ گرم ہونا یا ہو جانا، سیاہ ہو جانا، گرمی کی شدت سے سیاہ ہو جانا؛ بخار کا شکار ہو جانا، کسی کی روانگی میں عجلت کرنا؛ **فیصلہ جاری کرنا یا کسی چیز یا معاملے کا تقرر کرنا؛** کسی کا چہرہ کوئلے سے سیاہ کر دینا، کسی کے نزدیک پہنچنا یا قرب حاصل کرنا، کسی شخص سے کچھ خواہش، مطالبہ کرنا یا کچھ حاصل کر لینا؛ **تذبذب و اُلجھاو یا پریشانی یا خوف یا بے چینی اور بے صبری کا شکار ہو جانا؛** غیر مطمئن یا جوش میں آ جانا یا غمزدہ ہو جانا"۔

قرآنی حوالوں کی جانب واپس آتے ہوئے ہم بآسانی نوٹ کر سکتے ہیں کہ یہ ماضی، غائب، مذکر کا صیغہ ہمیشہ ہی ایسے تناظر میں استعمال کیا گیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی جانب سےقرآن کے نزول کا ذکر کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ہی اس کتابِ مبین کے نہایت واضح ہونے کا ذکر ہے اور اس کے نازل کرنے والے کی حکمت کا ذکر ہے جو راہنمائی کرتا ہے، مسائل کا حل دیتا ہے، ابہامات کو دور کرتا ہے، اور انسان کی ترقی اور ارتقاء کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ پس، اپنے سیاق و سباق میں ہمارا یہ زیرِ تحقیق لفظ صرف اُس عمل کے سرانجام دیے جانے کے فیصلے ہی کو ظاہر کرتا ہے جس کے تحت اور جس کے ما بعد ہی تمام مذکورہ بالا اہم نکات واضح کیے جا سکتے تھے۔ متعلقہ آیات کے ایک علمی و عقلی ترجمے کے ذریعے ہی ہم یقینا یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس لفظ کا کون سا معنی

نہ صرف یہاں موزوں بیٹھتا ہے بلکہ اس کے معانی میں سے کون سی مستند تعبیر پر پورا اُترتا ہے۔ تو آئیے سورۃ غافر سے شروع کرتے ہیں۔

1-1 } سورۃ غافر [40]: آیات 1 سے 4 تک

حم (١) تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّـهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (٢) غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ (٣) مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّـهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ (٤)

"پریشان اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ یہ اللہ ذی قوت اور صاحبِ علم کی جانب سے ایک کتاب کا نزول ہے [2]؛ جو گناہوں سے بچانےوالا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے میں سخت اور بے حد و حساب رسائی رکھنے والا ہے [ذی الطول]؛ اُس کے سوا کوئی خود مختار حاکم نہیں اور اُسی کی جانب آخری ٹھکانا یا منزلِ مقصود ہے [3]۔ اللہ کی آیات کے بارے میں کوئی بھی تنازع نہیں کرتا سوائے ان کے جو حق کا انکار کرنے والے ہیں، فلھٰذا ایسے لوگوں کی انسانی بستیوں میں کارگذاریاں تمہیں کسی دھوکے میں مبتلا نہ کرنے پائیں [4]۔

2-1} سورۃ فصلت [41]: آیات 1 سے 5 تک

حم (١) تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ (٢) كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (٣) بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ (٤) وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ (٥)

"پریشان اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ یہ ایک بتدریج نزول ہے نہایت مہربان اور رحم والے کی جانب سے [2] ایک کتاب کی شکل میں جس کی آیات تفصیلی اور فیصلہ کُن کر دی گئی ہیں؛ یہ ایک فصیح اور بلیغ کلام ہے ایسے لوگوں کے لیے جو علم و آگہی رکھتے ہیں [3] ایک خوشخبری بھی ہے اور ایک تنبیہ بھی؛ پھر بھی ان لوگوں کی اکثریت اس سے منہ موڑ لیتی اور اس کے محتویات پر غور نہیں کرتی [4]۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں : "ہمارے اذہان پر تو اس کے خلاف غلاف چڑھے ہوئے ہیں جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو، اور ہمارے کان بہرے ہیں اور تمہارے اور ہمارے درمیان ایک رکاوٹ موجود ہے۔ پس تم اپنے کام سے کام رکھو اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں [5]۔"

3-1} سورۃ الشّوریٰ [42]: آیات 1 سے 5 تک

حم (١) عسق (٢) كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ اللَّـهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٣) لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (٤) تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّـهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (٥)

"پریشان اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ جس کے لیے با اصرار خواہش کی جا رہی تھی [عسق] [2]۔ اس طرح کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ، صاحبِ دانش و

حکمت نے تمہاری جانب وحی کا نزول کر دیا ہے اور تم سے پہلے آنے والوں پر بھی[3]۔ جو کچھ بھی کائناتی کُرّوں [السماوات]میں اور زمین پر پایا جاتا ہے، سب کا مالک وہی ہے، اور وہ سب سے بلند اور عظیم ہے [4]۔ کائناتی کُرّے اپنی موجودہ تعداد سے بھی ماورا [من فوقھن] اپنی تخلیق کے عمل میں مصروف ہیں [یتفطّرن] اور فطرت کی قوتیں [الملائکۃ] اپنے پروردگار کی شان و توصیف کا باعث بننے والے وظائف ادا کر رہی ہیں [یسبحون بحمدِ ربّھم] اورزمین کے باسیوں کے لیے اسبابِ تحفظ کا انتظام کرنے میں منہمک ہیں [یستغفِرون]۔ تو پھرکیا صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات نہیں ہے جو سامان حفاظت اور رحمت مہیا کرنے والا ہے؟ [5]"

4-1} سورۃ الزّخرف [43]: آیات 1 سے 7 تک

حم (١) وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ (٢) إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (٣) وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ (٤)أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ (٥) وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ (٦) وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (٧)

"پریشان اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ اور یہ ہے وہ روشن اور واضح کتاب [2] جسے ہم نے ایک فصیح و بلیغ [عربیا] کلام [قرآنا] کی شکل دی ہے تاکہ تم سب اپنی عقل استعمال کرو [3]۔ اور درحقیقت یہ ہمارے پاس قانون کے ایک بنیادی ماخذ کے طور پر [فی اُمّ الکتاب] موجود ہے، جو بلا شبہ بلند درجے کی حامل اور دانش سے پُر ہے [4]۔ کیا ہمیں چاہیئے تھا کہ یہ تحریری یاد دہانی [الذکر صفحا] تم سے دور کر دیتے [نضرب عنکم] اس لیے کہ تم ایک ایسی قوم ہو جو حدود سے تجاوز کا ارتکاب کرتے ہو؟[5] اور کتنے نبی ہیں جو ہم متقدمین کے درمیان بھیجتے رہے ہیں [6]، جب کہ ان کی جانب ایک بھی نبی ایسا نہ آیا ہوگا جسے انہوں نے استہزاء یا تضحیک کا نشانہ نہ بنایا ہو [7]۔

5-1} سورۃ الدّخان [44]: آیات 1 سے 6 تک

حم (١) وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ (٢) إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ (٣) فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (٤) أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (٥) رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (٦)

"پریشان اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ اور یہ ہے ایک روشن اور مفصل کتاب [2]؛ بے شک ہم اسے ایک اندھیرے دور میں نازل کیا ہے جو برکتوں کا حامل تھا کیونکہ ہم لوگوں کو پیش آگاہ کرنا چاہتے تھے [3]۔ ایسے اندھیرے دور میں [فیھا] ہرمعاملے کا حکیمانہ فیصلہ [امر حکیم] ہمارے حکم سے صادر کیا جاتا ہے [امرا من عندنا]۔ ہم تمہارے پروردگار کی رحمت کے طور پر رسول بھیجنے والے تھے، کیونکہ وہ یقینا سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے [6]۔ "

6-1} سورۃ الجاثیہ [45]: آیات 1 سے 5 تک

حم (١) تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّـهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (٢) إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ (٣) وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (٤)

"پریشان اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ وہ کتاب اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کر دی گئی ہے، جو غلبے اور دانش کا مالک ہے [2]۔ بے شک کائناتی کُرّوں [السماوات] اور زمین میں اللہ پر یقین رکھنے والوں کے لیے واضح نشانیاں ہیں [3]۔ اور تمہاری اپنی تخلیق میں اور جو بھی جاندار اس نے پھیلا دیے ہیں ان میں بھی یقین رکھنے والوں کے لیے کھلی نشانیاں ہیں[4]۔

7-1} سورۃ الاحقاف [46] : آیات 1 سے 3 تک

حم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّـهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ﴿٣﴾

"پریشان حال اور تلاش میں بھٹکتے اذہان کے لیے قول فیصل جاری کر دیا گیا ہے [حٰمم] [1]؛ وہ کتاب اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کر دی گئی ہے جو غلبے اور دانش کا مالک ہے [2]۔ ہم نے کائناتی کُرّے اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ایک حقیقتِ ثابتہ کے طور پر اور ایک معینہ مدت کے لیے تخلیق کیا ہے؛ اور وہ جو حقیقت کو جھٹلانے والے ہیں اُس تنبیہ سے جو انہیں پہنچا دی گئی ہے منہ موڑ لیتے ہیں[3]، --------

3] یٰس

کم از کم اس مقطّع کہلانے والے خطابیہ جملے کا علمی و عقلی ترجمہ کرنا بالکل آسان ثابت ہوا، کیونکہ یہ اپنی اصل میں قطعا ایک مقطّع نہیں ہے۔ "یا" تو لفظِ ندا ہے، جبکہ "س" مستند لغات کی رُو سے "ایک انسان، ایک کامل انسان، ایک راہنما، شان و شوکت، بلند اور نمایاں مقام" کے معانی رکھتا ہے۔ "یٰس" قرآن میں سورۃ یٰس [36] کے پہلے جملے کی حیثیت سے صرف ایک بار ہی وارد ہوتا ہے۔ آئیے اس کے معنی کا جواز ثابت کرنے کے لیے کچھ متعلقہ آیات کا علمی و عقلی ترجمہ پیش کر دیتے ہیں۔

سورۃ یٰس [36]: آیات 1 سے 6 تک

يس (١) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (٢) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (٣) عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (٤) تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (٥) لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (٦)

"اے کاملیت کے حامل عالی مقام انسان [یٰس] [1]، الہامی دانش والے قرآن کی شہادت سے [2] آپ فی الحقیقت رسولوں میں سے ایک ہیں [3] جو کہ ایک سیدھے مستحکم راستے پر قائم ہے [4] جو کہ اُس غلبے اور رحمت والے کی جانب سے نازل کیا گیا ہے [5] تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو پیش آگاہ کریں جن کےآبا و اجداد کو کبھی آگاہی نہ دی گئی تھی، جس کے باعث وہ غافل رہ گئے ہیں [6]۔"

4] طٰہ

جہاں تک "**طٰہ**" کا تعلق ہے، قاموس الاطہرمیں یہ کہا گیا ہے :

> "کچھ ماخذات کے مطابق یہ اپنے آپ میں ایک ذو معنی اظہارہے جو اس طرح تعبیر کیا جا سکتا ہے "اے انسان [بحوالہ ایبی سینین/سیریاک/ناباتین زبانیں] یعنی "یا رجل"؛ اور یہ عکّادین لہجے میں، جو کہ ایک قدیمی عرب قبیلہ ہے، یا حبیبی، یعنی میرے پیارے، اور اے عظیم انسان اور اے کامل انسان کے معانی رکھتا ہے۔ کچھ دیگر ماخذات کے مطابق یہ اظہاریہ اس طرح بھی تعبیرکیا جاتا ہے : "تم آرام سے رہو، تم اطمینان رکھو" ۔ "

اس سورت کا سیاق و سبق، اس کا اگلا ہی جملہ، وہ مطلوبہ مخاطب کی ضمیر رکھتا ہے جو اس بات کاثبوت ہے کہ یہ لفظ نبی پاک سے خطاب کرتے ہوئے بولا گیا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ ہمارا تحقیق کردہ ترجمہ کس خوبصورتی سے اپنے سیاق و سباق میں فٹ بیٹھتا ہے۔

سورۃ طٰہ [20]: آیات 1 سے 5 تک .

طه (١) مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ (٢) إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ (٣) تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى (٤)الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ (٥)

اے میرے پیارے کامل انسان [طٓہ] [1]، ہم نے قرآن تمہاری جانب اس لیے نازل نہیں کیا تھا کہ تم مصیبت میں مبتلا ہو جاو [تشقیٰ] [2]، بلکہ یہ تو صرف ایک یاد دہانی ہے اُن کے لیے جو ادب کے ساتھ اس کےفرمودات سے ڈرتے رہیں [3]۔ یہ تو ایک ودیعت ہے اس کی جانب سے جس نے زمین اور تمام بلند کائناتی کُرّے تخلیق کیے ہیں [4]، جو نہایت رحم والا ہے اور مکمل خود مختاری کے درجے پر فائز ہے [5]۔

5] ق [قاف]

جیسا کہ ظاہر ہے، **قاف** کے ضمن میں ہمیں ایک واحد حرف کے ساتھ نبرد آزما ہونا ہے۔ یہ حرف سورۃ نمبر 50 میں وارد ہوتا ہے ۔ "ہارورڈ فلولوجی سٹڈیز، والیوم 45" [Harvard Philology Studies Vol.45] کے مطابق عرب حرف قاف کا معنی یا تو ایک سلائی کرنے والی سوئی، خصوصا سوئی کا ناکہ، یا "گُدی" یعنی سر کا پچھلا حصہ ہے۔ اس لنک پر حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں : - https://en.wikipedia.org/wiki/Qoph

دیگر عربی حروف کی مانند **ق** بھی ایک عددی قدر [numerical value] کی نمائندگی کرتا ہے جو کہ 100 ہے۔ تاہم ہم پہلے ہی اس بات سے با خبر ہیں کہ عربی زبان میں سہ حرفی الفاظ ہوتے ہیں، اور ہر لفظ بیانی اور بصری معانی کی ایک بڑی حدود کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ سہ حُرفی الفاظ کا نظام عربی زبان کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور اگرچہ کہ سہ حُرفی مادے کا قاعدہ کچھ دیگر زبانوں میں بھی موجود ہے، لیکن عربی زبان ان سے ایک قدم آگے جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ سہ حُرفی الفاظ کو مزید

توڑ کر تین حروف میں علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے تاکہ یہ بھرپور فہم حاصل کی جا سکے کہ یہ سہ حُرفی لفظ کیسے اور کیوں بنایا گیا تھا۔ دراصل الفاظ کے ماخذات اور تاریخ کا علم [etymology] بنیادی حروف پر ہی کام کرتا ہے،جب کہ تصریف کا علم، ایسے ہی دیگر الفاظ کے بارے میں آگہی اور کبھی کبھی گہری ریسرچ بھی اس کے لوازم ہیں۔ ایک واحد حرف کا معنی اس سے شروع ہونے والے کئی الفاظ کے مجموعی معانی کے خلاصے سے اخذ کیا جاتا ہے۔ **قاف** کے ضمن میں، مثال کے طور پر، ایسے کچھ الفاظ یہ ہیں : "قوم، قلب، قدر، قیام، قوت" وغیرہ وغیرہ۔ اس علمی طریقِ کار کا اطلاق کرتے ہوئے ہم اس ماحصل پر پہنچتے ہیں کہ لفظ قاف، ماخذات اور لسانیات کے علم کے مطابق، "ضمیر، شعور، وجود، موقف، قانون و قاعدہ، طاقت" وغیرہ کے معنی دیتا ہے۔ ایک نہایت قریبی عقلی ترجمے سے ہم حرف قاف کی سچی اور بھرپور نمائندگی کرنے والے معانی تلاش کر سکتے ہیں۔

سورۃ ق [50]: آیات 1 سے 5 تک

ق ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ (١) بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ (٢) أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ (٣) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ (٤) بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ (٥)

"انسانی شعور [ق] اور شرف و مجد والا قرآن اس بات پر شاہد ہیں کہ سچائی کو جھٹلانے والے بہت حیران ہوئے کہ ان کی طرف انہی میں سے ایک پیش آگاہ کرنے والا آ گیا؛ پس انہوں نے اسےایک عجیب واقعہ قرار دے دیا [٢] ۔ انہوں نے کہا: "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی بن چکے ہوں گے تو زندگی کو واپسی ایک بعید از حقیقت امر ہے"[٣}۔ تاہم، ہم تو ما قبل سے ہی جانتے ہیں کہ ان کے وجود میں سے زمین نے کس حد تک کھا جانا ہے، اور اس بارے میں ہمارے پاس ایک حفاظتی قانون و قاعدہ موجود ہے [4]۔ دراصل انہوں نےسچائی کو، جیسے ہی وہ ان کے پاس پہنچی، مسترد کر دیا تھا اور پھر وہ ایک شش وپنج کی کیفیت میں پڑ گئے تھے [5]۔"

معزز قارئین، اندازہ ہےکہ اب صرف چھ یا سات نام نہاد مقطعات ایسے رہ گئے ہیں جن کا معمہ [puzzle] حل کرنا باقی ہے۔ انشاءاللہ آئندہ آنے والے کسی موضوعاتی ترجمے کے نئے آرٹیکل میں انہیں بھی جلد ہی تحقیق کا ہدف بنا لیا جائے گا۔ اور اس طرح "حروفِ مقطّعات" کی سازشی تُک بندی کا ہمیشہ کے لیےخاتمہ کر دیا جائےگا، باِذنِ اللہِ تعالیٰ۔

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 85

سورۃ التّحریم [66]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

سورۃ التحریم [66] کا پہلا نصف کچھ عرصہ قبل ہی موضوعاتی تراجم کے اس سلسلے میں قسط نمبر 44 کے تحت ترجمہ کر دیا گیا تھا۔ البتہ وہاں ہمارا تناظریا تھیم موجودہ مکمل سورتوں کے علمی و عقلی تراجم کے اس موجودہ مرحلے سے مختلف تھا۔ موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 44 سے "پیش لفظ" کو یہاں نیچے کاپی/پیسٹ کیا جا رہا ہے تاکہ اِس سورت کے مرکزی نکات میں سے ایک کو واضح کر دیا جائے۔ اس کے بعد ہم اس سورت کے مکمل ترجمے کے ساتھ آگے بڑھیں گے :-

"تو آئیے ہم ایک انتہائی باوثوق اور علمی تحقیق کے ذریعے اُس عظیم تاریخی عرب فراڈ کے ایک حصے کا بطلان کیے دیتے ہیں جس کے ذریعے قرآن کے حقیقی فلسفے کو انسان دوست اسلامی تحریک کے ابتدائی دور میں ہی بڑی مذموم کرپشن اور بگاڑ کا نشانہ بنا لیا گیا تھا۔ ترقی یافتہ قرآنی ریسرچ کے اس طالب علم سے کہا گیا ہے کہ سورۃ التحریم کی کچھ آیات کی اپنے با وثوق علمی و شعوری انداز میں تازہ ترجمہ کردوں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ درخواست اُس دہلا دینے والی حقیقت سے پیدا ہوئی ہے کہ ان آیات کے تمام مروجہ موروثی روایتی تراجم ایک راست اور بے شرم انداز میں نہ صرف اللہ کے نبی پاک کے کردار کو شدید قسم کے تعدد الازدواج [Polygamy] کے جرم کا سزاوار ٹھہرا رہے ہیں، بلکہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ، خالقِ کائنات، کو بھی موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں کہ اُس ذاتِ پاک نے اپنے نبی کو لا محدود جنسی شہوت رانی کی اجازت دی ہے۔ نبی پاک کی ذاتِ مبارکہ کے بارے میں یہ دکھانے کی مذموم کوششیں کی گئی ہیں کہ انہیں خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی جانب سے متعدد نئی عورتوں کے ساتھ شادیوں کی پیش کش کی گئی اور وہ بھی شادی شدہ اور کنواریوں کی متنوع اقسام کے ہمراہ۔ بالفاظِ دیگر، انتہائی بے ضمیری سے کام لیتے ہوئے اسلام کا قابلِ قدر ضابطہِ اخلاق، انسانی مساوات اور انصاف کے بلند و بالا اصول اور نبی پاک کے مثالی ذاتی کردار، سبھی کچھ کو داو پر لگا دیا گیا ۔ اوراسلام اور قرآن کو عالمی معاشرے کے تمسخر و تذلیل کا ہدف بنا دیا گیا۔"

مندرجہ بالا تحریر کے تسلسل میں، اب آئیے ہم اس سورۃ کا مکمل باقاعدہ ترجمہ کر لیتے ہیں۔ اوپر بیان کی گئی بڑی غلطی کے علاوہ اس سورۃ کا ایک دیگر قضیہِ کُبریٰ لفظ "امرات" کی گمراہ کُن تعبیر ہے۔ ہر ہم عصر اور متقدمین مترجمین و مفسرین نے اس لفظ کو "بیوی" کے معنی سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح بیانیے کو قیاسی خیال آرائی کا ایک رنگ دیتے ہوئے دو رسولوں، حضرت نوح اور

حضرت لوط علیهما السلام، اور اس کے بعد فرعون کی "بیویوں" کا حوالہ دیا ہے۔ ہر ایک نے یہ حقیقت چھپانے کی کوشش کی ہے کہ گرامر کی رُو سے لفظ امرات، جس کا واحد"مرت" ہے، مرء" کا مونث نہیں ہے جس کا معنی "مرد" ہوتا ہے۔ جب بھی مرء، یعنی آدمی سے مونث بنائی جاتی ہے تو مرء کے ساتھ تانیث کی ۃ لگائی جاتی ہے اور اس طرح "مرء" کا لفظ "مراۃ ۔ المراۃ" بن جاتا ہے۔ جب کہ سورۃ میں استعمال کردہ لفظ "امراۃ" نہیں بلکہ "امرات" ہے ۔ لفظ مرت کے مستند معانی اس طرح ہیں :-

Miim-Ra-Ta = مرت؛ (pl. amra'ata: امرات): A waterless desert in which is no herbage: Render a thing smooth, remove a thing from its place, to break a thing, to be without water and herbage; barren; rendered unproductive; A man having no hair upon his eyebrows/body. استعارے کی زبان میں اس لفظ کا جمع کا صیغہ یہاں محروم و مفلس عوام کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

پس جدید ترین علمی و عقلی ترجمہ جو ذیل میں دیا جا رہا ہے، قرآن میں داخل کی گئی ایک اور بڑی کرپشن کو ظاہر کر رہا ہے جو اس کی سچی روح کو برباد کرنے کے مقصد سے کی گئی تھی۔

سورۃ التحریم [66]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّـهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚوَاللَّـهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١) قَدْ فَرَضَ اللَّـهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚوَاللَّـهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (٢) وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّـهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ ۖ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَـٰذَا ۖقَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ (٣) إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّـهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّـهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ (٤) عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا (٥) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّـهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (٦) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٧) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّـهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّـهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٨) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (٩) ضَرَبَ اللَّـهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّـهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ (١٠) وَضَرَبَ اللَّـهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (١١)وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ (١٢)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

اے نبیؐ، تم کیوں اُس چیز کو حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے؟ (کیا اس لیے کہ) تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو؟ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے **(1)** اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے اللہ تمہارا مولیٰ ہے، اور وہی علیم و حکیم ہے) **(2)** اور یہ معاملہ بھی قابل توجہ ہے کہ) نبیؐ نے ایک بات اپنی ایک بیوی سے راز میں کہی تھی پھر جب اُس بیوی نے (کسی اور پر) وہ راز ظاہر کر دیا، اور اللہ نے نبیؐ کو اِس (افشائے راز) کی اطلاع دے دی، تو نبیؐ نے اس پر کسی حد تک (اُس بیوی کو) خبردار کیا اور کسی حد تک اس سے درگزر کیا پھر جب نبیؐ نے اُسے (افشائے راز کی) یہ بات بتائی تو اُس نے پوچھا آپ کو اِس کی کس نے خبر دی؟ نبیؐ نے کہا، "مجھے اُس نے خبر دی جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے **(3)** "اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں، اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم نے باہم جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اُس کا مولیٰ ہے اور اُس کے بعد جبریل اور تمام صالح اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں **(4)** بعید نہیں کہ اگر نبیؐ تم سب بیویوں کو طلاق دیدے تو اللہ اسے ایسی بیویاں تمہارے بدلے میں عطا فرما دے جو تم سے بہتر ہوں، سچی مسلمان، با ایمان، اطاعت گزار، توبہ گزار، عبادت گزار، اور روزہ دار، خواہ شوہر دیدہ ہوں یا باکرہ **(5)**اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں) **(6)** اُس وقت کہا جائے گا کہ) اے کافرو، آج معذرتیں پیش نہ کرو، تہیں تو ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے**(7)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی کو اور اُن لوگوں جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب، ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے **(8)** اے نبیؐ، کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے **(9)** اللہ کافروں کے معاملے میں نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کو بطور مثال پیش کرتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں، مگر انہوں نے اپنے ان شوہروں سے خیانت کی اور وہ اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی نہ کام آ سکے دونوں سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ **(10)**اور اہل ایمان کے معاملہ میں اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے جبکہ اس نے دعا کی "اے میرے رب، میرے لیے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے بچا لے اور ظالم قوم سے مجھ کو نجات دے **(11)** "اور عمران کی بیٹی مریمؑ کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی، اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی-**(12)**

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ

اے نبی تم ایسے امور/فیصلوں سے کیوں خود کو منع کر لیتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جائز قرار دیا ہے صرف اس بنا پر کہ تم اپنے حلیف یونٹوں [ازواجِک]کی خوشی اور رضامندی چاہتے ہو۔ بیشک اللہ تعالی مغفرت، تحفظ اور رحمتیں عطا کرنے والا ہے [1]، لیکن اللہ نے تم پر تمہارے عہد و پیمان کا پورا کرنا بھی فرض قرار دیا ہوا ہے ۔ اوراللہ ہی تمہارا ولی نعمت اور سرپرست ہے کیونکہ وہ ان سب معاملات کا علم اور ان کی حکمت کو جاننے والا ہے [2]۔ اور جب نبی نے اپنی کچھ حلیف جماعتوں کو راز کی بات بتا کر اعتماد میں لیا تھا اور بعد ازاں جب اس پارٹی نے اس راز کی خبر کھول دی، تو اللہ نے اس کی اس حرکت کونبی پر ظاہر کر دیا اور نبی نے اس میں سے کچھ کے بارے میں انہیں خبر دار کر دیا اور کچھ سے درگذر کیا ۔ پس جب اس جماعت کو اس افشائے راز سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے اُلٹا یہ سوال کرنے کی جرات کی کہ آپ کو یہ کس نے بتایا۔ اس پر نبی نے فرمایا کہ مجھے اُس سب کچھ جاننے والے باخبر نے سب بتادیا ہے۔ [3]۔ اور کہا کہ اگر تم دونوں پارٹیاں اس خطا پر اللہ سے توبہ کر لیتے ہو تو اس سے ثابت ہوجائیگا کہ تمہارے دل بہتری کی جانب جھکاو رکھتے ہیں ۔ لیکن اگر تم نے اس ضمن میں نبی کی منشاء پر غالب آنے کی کوشش کی توجان لو کہ درحقیقت وہ اللہ کی ذات پاک ہے جو نبی کا آقا و مددگار ہے اور اسی طرح قرآن اور صالح مومنین بھی ۔ اور یہی نہیں بلکہ مخصوص مقتدر قوتیں بھی اس کی حمایتی اور مددگار ہیں [4]۔ اگر وہ تمہیں خود سے علیحدہ کر دے/اپنی سرپرستی سے نکال باہر کرے،،، تو بعید نہیں کہ اس کا رب تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر قسم کی حلیف جماعتیں مہیا کر دے جو سر تسلیم خم کرنے والی ہوں [مسلمات]، امن و ایمان قائم کرنے والی ہوں [مومنات]، اطاعت کے جذبے سے سرشار ہوں [قانتات]، توبہ کرنے والی ہوں [تائِبات]، تابع فرمان ہوں [عابدات]، جاں نثار ہوں [سائحات]، پاک کردار کی مالک ہوں [ثیّبات]، اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں سبقت لے جانے والی ہوں [ابکارا] [5]۔ اے ایمان والواُس آگ سے خود بھی بچو اور اپنے لوگوں کو بھی بچاو جس کا ایندھن انسان اور اس کا نفس شعوری ہے [حجارۃ]، جس پر نہایت سخت گیر اتھارٹی والی قوتیں مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے نافرمانی نہیں کرتیں اور جیسا کہا جائے بجا لاتی ہیں [6]۔ اور اے وہ جو حقیقت کو چھپاتے رہے ہو، موجودہ وقت میں کوئی عذرپیش مت کرو، کیونکہ بالآخرتمہیں اسی کا صلہ ملنے والا ہے جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔[7]

اے ایمان لانے والو اللہ سے خالص توبہ کرتے ہوئے اسی کی طرف رجوع کرو، شاید ایسا ہو جائے کہ تمہرا پروردگار تم سے تمہارے تمام گناہ دور کر دے اور تمہیں امن و عافیت کی ایسی زندگی عطا کر دے جہاں ہرنعمت کی فراوانی ہو[تحتھا الانھار]۔ اُس مرحلے میں اللہ تعالیٰ اپنے بلند مرتبہ پیغمبر کو اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے، شرمسار نہ کرے گا؛ اُن کی بصیرت [نُورُھُم] جو کچھ اُن کے سامنے ہوگا [بین ایدیھم]اس کےحصول میں مددگار ہوگی اور اس میں بھی جس کا انہوں نے اقرار اور عہد کیا ہوگا [ایمانِھم]۔ وہ دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری بصیرت و شعور کو بامِ عروج پر پہنچا دے[اتمم لنا نُورنا] اور ہمیں اپنا تحفظ عطا کر دے؛ بیشک تو ہی ہر شے کے لیے اقدار و قوانین مقرر کرتا ہے [8]۔ اے بلند مرتبہ پیغمبر، سچائی کو جھٹلانے والوں اور منافقوں کے خلاف جدوجہد کرتے رہو اور ان کے ساتھ سخت رویہ رکھو۔ ان کی منزلِ مقصود جہنم ہے اور بہت ہی گھٹیا منزل ہے [9]۔ سچائی سےانکار کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ مثال دیتے ہیں نوح اور لوط کی محروم عوام کی [امرات نوح و امرات لوط] جو کہ اگرچہ ہمارے صالح بندوں کی عمل داری میں تھیں، پھر بھی دونوں نے ان کے ساتھ خیانت کی؛ بس ان میں سےکوئی بھی اللہ کے خلاف چلنے پر کچھ نہ پا سکا اور ان کے لیے یہ کہ دیا گیا کہ دونوں قومیں پچھتاووں کی آگ میں داخل ہونے والوں کے

ساتھ ہی اُس میں داخل ہو جائیں [10]۔ اور ایمان لے آنے والوں کے لیے بھی اللہ مثال دیتا ہے فرعون کی محروم قوم کی [امرات فرعون]، جو دعا کرتے تھے کہ اے پروردگار ہمارے لیے بھی اپنے پاس امن و عافیت کی زندگی میں جگہ بنا دے اور ہمیں فرعون اور اس کے اعمال سے تحفظ عطا کر دے اور ہمیں اس ظالم جماعت سے بچا لے [11]۔ اور عمران کی بیٹی مریم کی بھی مثال دیکھو جس نے اپنی حدود اورکمزوریوں کو مضبوط اور مستحکم کیے رکھا [احصنت فرجھا] تو پھر ہم نے اُس کی کوششوں میں اپنی الوہیاتی توانائی پھونک دی [نفخنا فیہ من روحنا]۔ اور اُس نے اپنے پروردگار کے فرمودات اور اُس کی کتب میں لکھا ہوا سچ کر دکھایا کیونکہ وہ جذبے اور لگن کے ساتھ کام کرنے والوں میں سے تھی۔[12]"

<u>مشکل اور اہم الفاظ کے مستند معانی:</u>

[Siin-Ra-Ra] **اسر :س ر ر** = glad/delight/happiness/joy/rejoice. sarra - to speak secretly, divulge a secret, manifest a secret. secret, heart, conscience, marriage, origin, choice part, mystery, in private, to conceal/reveal/manifest. sarir - couch/throne.

[Sad-Gh-Ya] : <u>ص غ ت</u> **<u>= to incline, lean, bend, bow</u>**, pay attention, give ear, hearken, listen.

[Za-ha-Ra] ظ ہ ر **=** to appear, become distinct/clear/open/manifest, come out, ascend/mount, get the better of, know, distinguish, be obvious, go forth, enter the noon, neglect, have the upper hand over, wound on the back.
zahara - to help/back/support in the sense of collaboration.
zihar - was a practice of the pre-Islamic days of the Arabs by which the wife was kept in suspense, sometimes for the whole of her life having neither the position of a wife nor that of a divorced woman free to marry elsewhere. The word *zihar* is derived from *zahr* meaning back.

: سائحات siyahat - travel/journey/tour. saihun - **<u>devotee</u>**, wandering, one who fasts, one **<u>who holds himself back from doing or saying or thinking evil.</u>**

[Ba-Kaf-Ra] =ب ک ر ؛ ابکارات: Beginning of the day, first part of the day, early morning, between daybreak and sunrise
Possessing the quality of applying oneself early, or in hastening
Performing something at the commencement of it, or doing something early
Before it's time, **<u>preceding or took precedence</u>**

Miim-Ra-Ta = مرت؛ امرات: A waterless desert in which is no herbage: Render a thing smooth, remove a thing from its place, to break a thing, to be without water and herbage; barren; rendered unproductive; A man having no hair upon his eyebrows/body.

[Fa-Ra-Jiim] = To open, separate, cleave, split, enlarge, part, let a space between, make a room, comfort anything in, dispel cares. An opening, intervening space [gap or breach] between two things. Ex: Parting hind legs or intervening spaces between fingers. He opened, made room, ample space. Furijat - Cloven, split, rent, opened. All the borders lines and places of risk and danger are figuratively called Farj (Mufarradaat).

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 86

سورة الطلاق [65]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

میرے محترم قارئین کے لیے یہ حقیقت ذہن کو ماوف کر دینے کی حد تک چونکا دینے والی ہوگی کہ عربی زبان کا لفظ "طلاق"، جہاں کہیں بھی قرآنی متن کے طول و عرض میں یہ لفظ مندرج ہے، میاں اور بیوی کے درمیان وارد ہونے والی علیحدگی [**Divorce**] کا معنی نہیں رکھتا۔ اور یہ حقیقت دنیا میں موجود مسلم کمیونٹی کے عمومی مروجہ اورقبول کردہ عقیدے کے بالکل برعکس اور متخالف ہے۔

طلاق کا لفظ اپنے عمومی لفظی اور لسانی معنی کے اعتبار سے ایک ایسی سیاسی آزادی کا معنی رکھتا ہے جو کسی علاقائی آبادی کے یونٹ کوایک حقیقی اسلامی ریاست کی مرکزی اتھارٹی کی جانب سے عطا کر دی جاتی ہے، جیسا کہ قرآنی بیان کے تناظر اور سیاق و سبق میں متعین کر دیا گیا ہے۔ کسی بھی علاقے یا صوبے کی آبادی کو جو مرکزی اتھارٹی کی ماتحتی میں رہنے یا باہمی سیاسی اشتراک کے ساتھ رہنے کی خواہش نہیں رکھتی، طلاق دے دینا، یعنی آزادی یا خود مختاری کا حق دے دینا قرآن کا ایک لازمی فرمان ہے۔ یہ ایک ایسا علاقہ یاصوبہ ہے جس کی آبادی اس یقین تک پہنچ جائے کہ اس کے حقوق و مراعات کا کافی و شافی خیال نہیں رکھا جا رہا اور اُس کے اغراض و مقاصد مرکز کے ساتھ الحاق میں رہتے ہوئے پورے ہونے کی امید نظر نہیں آتی ، اور اس لیے وہ اپنے معاملات کو خود چلانے کے لیے خود مختاری کا تقاضا کرتی ہے۔

مزید برآں، لفظ "نساء" محکوم عوام میں سے ایک آبادی کا یونٹ یا علاقہ ہے اور کیونکہ یہ لفظ جمع کے صیغے میں آتا ہے اس لیے یہ مونث کی ضمیروں کے ساتھ استعمال کیا گیا ہےجو جماعت کے لیے استعمال ہوتے ہیں ۔ لیکن اسی مونث کے صیغے کو سازشیوں نے غلط استعمال کرتے ہوئے لفظ نساء کو ہر سیاق و سباق میں

عورت کے معنی میں ظاہر کرنے کا ناجائز فائدہ اُٹھایا ہے اور اس حربے سے طلاق کے قرآنی تصور کو سراسر تبدیل کر دینے میں کامیاب رہے ہیں۔ لفظ نساء کو عورت کا معنی دینا اس لفظ کےمادوں کے معانی کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ اس کے مادے "ن س و" اور "ن س ی" ہیں جو باہم اشتراک رکھتے ہیں [**overlapping**]۔ براہ مہربانی دونوں مادوں کو شہرہِ آفاق لین کی لغات میں چیک ضرور کر لیں، جہاں آپ کو اس کے معانی میں "عورت" کہیں نظر نہیں آئیگا۔

قرآن کی سورۃ الطلاق علاقوں کی آبادیوں کواُن کی خواہش پرمرکز سے علیحدہ کر کے خود مختاری عطا کر دینے کے موضوع پر بات کرتی ہے۔ حیرت انگیز طور پر قرآن کی یہ سورۃ مرکزی اتھارٹی کی جانب سے اُس مہربان اور خیر خواہی پر مبنی رویے اور اقدامات کو تفصیل سے بیان کرتی ہے جو اُس اتھارٹی نے لازمی طور اُس علاقے یا صوبے کو فراہم کرنا ہے جسے الحاق سے آزاد [طلاق] کیا جا رہا ہے۔ علیحدہ کیے جانے والی آبادی کے حق میں جو شرائط الہامی فرمودات نے مرکزی اتھارٹی پرعائد کی ہیں اُن کی وسعت و گہرائی اپنی دریا دلی اور خیر خواہی میں عقل کو خیرہ کر دیتی ہے۔ براہ کرم قرآن کی سچی روشنی میں دی گئی ایک تازہ اور انقلابی تصویر کا مشاہدہ کریں اور اندازہ

کریں اور تصور میں لائیں کہ اس کے فرمودات انسانیت کے معیار پر کس قدروسیع اور عالمی تناظر رکھتے ہیں اورمعاشرے کے کم تر، محکوم طبقات کی بھلائی اور تحفظ کے لیے کتنی دُور تک جاتےہیں۔

سورۃ الطلاق [65]

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۖ وَاتَّقُوا اللَّـهَ رَبَّكُمْ ۖ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّـهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّـهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا (١) فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّـهِ ۚذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّـهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا (٢) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّـهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّـهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ اللَّـهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (٣) وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّـهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا (٤) ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّـهِ أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّـهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا (٥) أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ (٦) لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّـهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّـهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّـهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا(٧) وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا (٨) فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا (٩) أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖفَاتَّقُوا اللَّـهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّـهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا (١٠) رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّـهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّـهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّـهُ لَهُ رِزْقًا (١١) اللَّـهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّـهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (١٢)

موجودہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اے نبیؐ، جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو اُنہیں اُن کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو، اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے (زمانہ عدت میں) نہ تم اُنہیں اُن کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، الا یہ کہ وہ کسی صریح برائی کی مرتکب ہوں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں، اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا تم نہیں جانتے، شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کر دے (1) پھر جب وہ اپنی (عدت کی) مدت کے خاتمہ پر پہنچیں تو یا انہیں بھلے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روک ر کھو، یا بھلے طریقے پر اُن سے جدا ہو جاؤ اور دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنا لو جو تم میں سے صاحب عدل ہوں اور (اے گواہ بننے والو) گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کے لیے ادا کرو یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے، ہر اُس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جو کوئی اللہ سے ڈرتے

ہوئے کام کرے گا اللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا **(2)** اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو جو اللہ پر بھروسا کرے اس کے لیے وہ کافی ہے اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے **(3)** اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو (تمہیں معلوم ہو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم اُن کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ اُن کا وضع حمل ہو جائے جو شخص اللہ سے ڈرے اُس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے **(4)** یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی برائیوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا**(5)** اُن کو (زمانہ عدت میں) اُسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو، جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے ان کو نہ ستاؤ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اُس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے پھر اگر وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو، اور بھلے طریقے سے (اجرت کا معاملہ) باہمی گفت و شنید سے طے کر لو لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی **(6)** خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے، اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اُسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اس سے زیادہ کا وہ اُسے مکلف نہیں کرتا بعید نہیں کہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرما دے **(7)** کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے ان سے سخت محاسبہ کیا اور ان کو بری طرح سزا دی **(8)** انہوں نے اپنے کیے کا مزا چکھ لیا اور اُن کا انجام کار گھاٹا ہی گھاٹا ہے**(9)** اللہ نے (آخرت میں) ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے پس اللہ سے ڈرو اے صاحب عقل لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت نازل کر دی ہے **(10)** ایک ایسا رسو ل جو تم کو اللہ کی صاف صاف ہدایت دینے والی آیات سناتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اُسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق رکھا ہے **(11)** اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قسم سے بھی اُنہی کے مانند ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے (یہ بات تمہیں اس لیے بتائی جا رہی ہے) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے**(12)**

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ

"اے نبی [قیادت کا بلند منصب رکھنے والے]، جب تم اپنی عوام کے ایک حصےکوالحاق کے معاہدے یا ماتحتی سے آزاد کرتے ہو [طلقتُم النساء]، تو یہ ضروری ہے کہ تم اس ضمن میں ان کی تیاری کے لیے ایک مقررہ مدت کا تعین کردیا کرو[لعدّتِهِنّ]، اور پھر اس مدت کے شمار کا خاص خیال رکھاکرو؛ اور اس تمام کاروائی کے دوران اپنے پروردگار کے احکامات کی پرہیز گاری کرتے رہو۔ اس دوران اُن کے مراکز اور اداروں سے [من بیوتِهِنّ] ان کا اخراج نہ کرو اور نہ ہی وہ خود ایسا کریں، سوائے اُس

صورت کہ کہ وہ مرکز کے خلاف کسی کھلی حدود فراموشی کے مرتکب ہو جائیں [بفاحشۃ مبینۃ]۔ کیونکہ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں تو جو بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا تو گویا اس نے اپنی ذات کے ساتھ ظلم کیا۔ تمہیں کیا علم کہ بعد ازاں اللہ تعالی اپنی مشیت سے کوئی نئی صورتِ حال سامنے لے آئے [یحدِثُ] [1]۔ فلھٰذا جب معینہ وقت آ جائے تو یا تو انہیں باعزت طریقے سے اپنے ساتھ جوڑ لو، یا باعزت انداز میں علیحدگی دے دو اور اس عمل پر تم میں سے دو منصفین کی گواہی بھی لے لو جویہ گواہی اللہ کے قانون کے مطابق درج کریں۔ یہ نصیحت/ہدایت اُن کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اور حیاتِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، کیونکہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے قوانین کا خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے مشکل صورتِ حال سے باہر نکلنے کا سبب پیدا کر دیتا ہے [2]۔ اور وہ اس قدر سامانِ زیست عطا کر دیتا ہے جس کا حساب نہ کیا جا سکے۔ کیونکہ جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اس کے لیے وہ ذاتِ پاک کارساز ہوتا ہے۔ درحقیقت اللہ اپنی منشاء کی تکمیل کیا کرتا ہے اور اللہ نے ہر چیز یا صورتِ حال کے لیے قاعدہ قانون مقرر کر رکھا ہے[3]۔ مزید برآں تمہارے انہی عوام میں سے جو جماعتیں اُس جاری خون ریزی کی وجہ سے [من المحیض] نقصان سے دوچار ہوئی ہوں [یئسن] اور تم ان کے لیے سوچ بچار میں مصروف ہو [ارتبتُم] تو ان کی اصلاحِ احوال کے لیے انہیں [فعدّتُھُنّ] تین ماہ کا عرصہ دینا ضروری ہے۔ اور انہیں بھی جنہوں نے خون ریزی کا سامنا نہیں کیا۔ اور وہ جماعتیں جن پر کچھ ذمہ داریاں پوری کرنے کا بوجھ ہو [اولاتُ الاحمال]، تو ان کے لیے علیحدہ ہوجانے کے وقت کا تعین ان کی ذمہ داریوں کے ادا ہوجانے کے وقت کے مطابق ہوگا۔ جو بھی اللہ کے قوانین کی پرہیزگاری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی مشیت سے آسانیاں پیدا کر دے گا [4]۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اُس ذاتِ پاک نے تمہاری طرف جاری کیا ہے، اور جو بھی اللہ کے احکام کی پرہیز گاری کرے گا تو وہ اس کی ذات پر سے بداعمالیوں کے اثرات کو دور کر دے گا اور اُس کے اجر کو بڑھا دے گا [5]۔ علیحدہ کیے جانے والی جماعتوں کو اپنے وسائل کی مدد سے اُسی طرح آباد کرو جیسے کہ تم خود آباد ہو اور انہیں نقصان پہنچا کر ان کی زندگیوں کو ضیق میں مت ڈالو۔ نیز اگر وہ بوجھ اور ذمہ داریوں کے نیچے دبی ہوں تو انہیں وسائل مہیا کرو تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکیں۔ پھر اگر وہ تمہارے لیے کچھ وسائلِ زیست مہیا کرتی ہوں تو اس کا انہیں پورا معاوضہ ادا کرو۔ اور ان کے ساتھ اچھے انداز میں آپس میں مختلف امور میں مشاورت کرتے رہو [واتمِرُوا] تاکہ اگر تم مشکلات اور کمیابی کا سامنا کرو [ان تعاسرتُم] توتم میں سےایک دوسرے کو وسائل مہیا کرسکے [فستُرضع لہ اُخریٰ] [6] اس لیے کہ خوشحال پارٹی کو اپنی فراوانی میں سے خرچ کرنا چاہیئے اور جسے اُس کا رزق محدود پیمانے پر دیا گیا ہے [قُدِر علیہ رزقُہُ] وہ اسی کے مطابق خرچ کرے جو اسے اللہ نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس سےزیادہ مکلف نہیں کرتا جتنا کہ اس نے اُسے دیا ہوتا ہے۔ یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراوانی ضرور عطا کر دے گا [7]۔ اور ایسی کتنی ہی بستیاں/کمیونیٹیز تھیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی، توہم ان کا شدید محاسبہ کیا اور انہیں سخت عذاب کے ساتھ سزا دی [8]۔ پس انہوں نے اپنی کرتوت کا مزا چکھا اور اُنکا آخری انجام خسارا ہی تھا [9]۔ اللہ نے اُن کے لیے سخت سزائیں تیار کر رکھی ہیں۔ فلھٰذا اللہ کے احکام کی پرہیز گاری کرو اےعقل والو جو کہ صاحبِ ایمان ہو۔ اللہ تمہاری جانب نصیحت و ہدایت جاری کر چکا ہے [10] ایک ایسے رسول کے ذریعے جو تمہیں مفصل اور واضح کلام پڑھ کر سناتاہے تاکہ ایمان والوں اور

اصلاحی کام کرنے والوں کو اندھیروں سےنکال کر روشنی میں لے آئے۔ پس جو بھی اللہ پر ایمان لے آئیگا اور اصلاحی کام کرے گا، وہ امن و عافیت کی ایسی زندگی [جنّات] میں داخل کر دیا جائیگا جس کے تحت ہر قسم کی فراوانیاں رواں دواں ہوں گی [الانہار] اور جہاں وہ سب ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے خوبصورت سامانِ زیست تیار کیا ہے [11]۔ اللہ وہ ہے جس نے بے شمار خلائی کرے تخلیق کیے ہیں اور اسی طرح زمین کی مانند بہت سے سیارے بھی جن کے درمیان احکام صادر ہوتے ہیں تاکہ تم سب یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے پیمانے/کلیے/قاعدے بنا دیے ہیں، اور بیشک اللہ نے علم [یعنی سائنس] کے قواعد کی رُو سے [عِلما"] ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے [12]۔

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر87

سورۃ التغابن [64]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت میں تغابن سہ حرفی مادے غ ب ن سے مشتق مذکر اسمِ مجرور ہے۔ غبن کا معنی ہے : اس نے دھوکا دیا، بے ایمانی کی" اور "اس نے فائدہ حاصل کیا" اور "اُس نے نقصان اُٹھایا"۔ فلھٰذا لفظ تغابن سے ایسا عمل مراد لی جا سکتی ہے جس میں فائدہ اُٹھانا اور نقصان اُٹھانا دونوں شامل ہوں۔ اور اس سورت میں اُٹھائے گئے اور ذیرِ بحث لائے گئے نکات کے تناظر میں یہی معنی اس لفظ کی درست نمائندگی کرتے باور کیے جا سکتے ہیں۔ آئیے اُن الہامی فرمودات کا مطالعہ کرتے ہیں جو دورِ آخرت میں آنے والی ہمیشگی کی حامل ابدی زندگی میں انسانوں کی دو قسموں کو حاصل ہونے والے فوائد اور نقصانات کو یعنی انعامات اور عذابوں کی صورتوں کو واضح انداز میں بیان کرتے ہیں۔

سورۃ التغابن [64]

يُسَبِّحُ لِلَّـهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖوَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (١) هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٢) خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (٣)يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۚوَاللَّـهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (٤) أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٥) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللَّـهُ ۚ وَاللَّـهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (٦) زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚوَذَٰلِكَ عَلَى اللَّـهِ يَسِيرٌ (٧) فَآمِنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (٨) يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّـهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (٩) وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (١٠) مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّـهِ ۗوَمَن يُؤْمِن بِاللَّـهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّـهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (١١)وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (١٢) اللَّـهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّـهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (١٣) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٤) إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّـهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (١٥) فَاتَّقُوا اللَّـهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (١٦) إِن تُقْرِضُوا اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّـهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ (١٧) عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (١٨)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے **(1)** وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو **(2)** اس نے زمین اور آسمانوں کو برحق پیدا کیا ہے، اور تمہاری صورت بنائی اور بڑی عمدہ بنائی ہے، اور اسی کی طرف آخرکار تمہیں پلٹنا ہے **(3)** زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اسے علم ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو سب اس کو معلوم ہے، اور وہ دلوں کا حال تک جانتا ہے **(4)**کیا تمہیں اُن لوگوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے اِس سے پہلے کفر کیا اور پھر اپنی شامت اعمال کا مزہ چکھ لیا؟ اور آگے اُن کے لیے ایک دردناک عذاب ہے **(5)** اِس انجام کے مستحق وہ اس لیے ہوئے کہ اُن کے پاس اُن کے رسول کھلی کھلی دلیلیں اور نشانیاں لے کر آتے رہے، مگر اُنہوں نے کہا "کیا انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟" اس طرح انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا، تب اللہ بھی ان سے بے پروا ہو گیا اور اللہ تو ہے ہی بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود **(6)** منکرین نے بڑے دعوے سے کہا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے ان سے کہو "نہیں، میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے، پھر ضرور تمہیں بتایا جائے گا کہ تم نے (دنیا میں) کیا کچھ کیا ہے، اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے **(7)** "پس ایمان لاؤ اللہ پر، اور اُس کے رسول پر، اور اُس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے) **(8)** اِس کا پتا تمہیں اس روز چل جائے گا) جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا جو اللہ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے**(9)** اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخ کے باشندے ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے **(10)** کوئی مصیبت کبھی نہیں آتی مگر اللہ کے اذن ہی سے آتی ہے جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے، اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے **(11)** اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی طاعت کرو لیکن اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسول پر صاف صاف حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے **(12)** اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، لہٰذا ایمان لانے والوں کو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہیے **(13)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں، ان سے ہوشیار رہو اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے **(14)** تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں، اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے **(15)** لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور اطاعت کرو، اور اپنے مال خرچ کرو، یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے جو اپنے دل کی تنگی سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں **(16)** اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا، اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے **(17)** حاضر اور غائب ہر چیز کو جانتا ہے، زبردست اور دانا ہے**(18)**

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ

"جو کچھ بھی کائناتی کُروں میں اور اس زمین پر موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کی منشا و مقصود کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے [یُسبّح لِلّٰہ]۔ ان تمام پر اختیار اور حکومت اُسی کا حق ہے اور وہی تمام خوبصورت اوصاف کا حامل ہے ۔ اور وہی ہے جو تمام اشیاء کے لیے قدریں اور قاعدے مقرر کرتا ہے[1]۔ وہی ہے جس نے تم سب کو تخلیق کیا ہے، پھر تم میں سے کچھ حق کا انکار کرنے والے ہو گئے اور کچھ امن و ایمان قائم کرنے والے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کی نگرانی کرتا ہے [2]۔ اُس ذاتِ پاک نے تمام کائناتی اجسام اور یہ زمین ایک حقیقت اور دانائی کی اساس پر تخلیق کی ہے اور تمہیں ایک خوبصورت تناسب و توازن پر مبنی صورت عطا کی ہے اور اُسی نے زندگی کے سفر کی منزلِ متعین کر دی ہے [3]۔ اس کا علم تمام خلائی اجسام اور اس زمین پر محیط ہے اور وہ اس سے بھی آگاہ ہے کہ تمہارے باطن میں کیا مخفی ہے [ما تُسِرُّون] اور تم کس چیز کا کھلا اعلان کر دیتے ہو [ما تُعلِنُون]۔ بیشک اللہ ہی جانتا کہ تمہارے شعور کتنی اہلیت و صلاحیت کے مالک ہیں [ذاتِ الصّدور] [4]۔ کیا تمہارے پاس ما قبل سے انکار کرنے والوں کی خبر نہیں آ چکی کہ انہوں نے انجام کار اپنے اعمال کے نتائج کا مزا چکھ لیا اور وہ دردناک عذاب کے سزاوار ہو گئے [5]۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ ان کے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر آتے رہے لیکن وہ کہتے رہے کہ کیا ایک عام آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ ہمیں راہ ہدایت پر لا سکے۔ سُو انہوں نے انکار کی روش اپنائی اور منہ موڑ لیے۔ اس پر اللہ نے بھی ان سے بے نیازی اختیار کر لی کیونکہ وہ کسی کی بھی احتیاج سے بے نیاز اور لائق ستائش ہے [6]۔ انکار کی روش اختیار کرنے والے یہ خیال کرتے تھے کہ انہیں دوبارہ زندگی نہیں دی جائے گی۔ انہیں بتا دو کہ ایسا ہی ہوگا اور میرا پروردگار تمہیں ضرور دوبارہ زندگی دے گا جس کے بعد تمہیں ضرور یہ بتایا جائے گا کہ تمہارا اعمال نامہ کیا ہے۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لیے آسان ہے [7]۔ پس تم سب اللہ اور اُس کے رسول پر اور اُس روشنی پر ایمان لے آو جو ہم نے نازل کی ہے، اور یاد رہے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر رہتا ہے [8]۔ وہ مرحلہ جب وہ تم سب کو ایک وقت پر اکٹھا کرے گا، وہ بہت کچھ حاصل کرنے اور بہت کچھ گنوانے کا مرحلہ ہوگا [یوم التغابُن]، اور جو بھی اللہ پر ایمان لے آتا ہے اور اصلاحی کام کرتا ہے وہ ان کی خطاوں کو نظر انداز کر دے گا اور انہیں ایسی امن و عافیت کی زندگی [جنّات]میں داخل کر دے گا جن کے تحت فراوانیوں کی ندیاں [الانہار] بہتی ہوں گے۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ کامیابی کا ایک عظیم درجہ ہوگا [9]۔ اور جنہوں نے ہماری نشانیوں سے انکار کی روش اپنائی، وہ آگ کے ہمراہی ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے؛ اور وہ ایک بہت بُری منزلِ مقصود ہے [10]۔ جو کوئی بھی آفت آتی ہے وہ اللہ کے قانون کے مطابق ہی [باذن اللہ] آیا کرتی ہے۔ لیکن جو اللہ پر ایمان لے آتے ہیں، وہ ان کے اذہان کو سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے [یهدِ قلبہ]،کیونکہ اللہ کا علم ہر شے پر محیط ہے [11]۔ اور تم سب اللہ کی اور اس رسول کی اطاعت کرو۔پھر اگر تم نے اپنا رُخ پھیر لیا تو یاد رکھو کہ ہمارے پیغامبر کا فرض صرف تمہیں کھول کر بتا دینا ہے [12]۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی مطلق اختیار کا مالک نہیں[لا اِلٰہ]، اور اللہ ہی پر تمام امن کی راہ پر چلنے والوں کو بھروسہ کرنا ہے [13]۔ اے امن و ایمان والو، بیشک تمہارے قریبی ساتھیوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن بھی موجود ہیں، پس ان سے ہوشیار رہو۔ اور اگر تم انہیں معاف کرتے ہو[تعفُوا] اور نظر انداز کرتے ہو [تصفحُوا] اور ان کوسزا سے بچا بھی لیتے ہو [تغفِرُوا]، تو پھر اللہ تعالیٰ بھی تمہیں تحفظ عطا کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے [14]۔ جب کہ تمہارے اموال اور اولادیں تمہارے لیے ایک آزمائش ہیں، تو

اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے لیے عظیم انعامات ہیں [15]۔ پس اللہ کے قوانین کی پرہیز گاری کرتے رہو جتنی بھی تمہاری استطاعت ہو، اور غور سے سنو، اطاعت کرو اور اپنے لوگوں کے لیے [لِانفُسِکُم] مال خرچ کرو[انفِقُوا خیرا]۔ اور جس نے بھی نفسِ طبیعی کی ترغیب [شُحّ نفسِہِ]سے بچاو [یُوق]کر لیا، تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہو گئے [16]۔ اگر تم اللہ کو خوبصورت انداز میں قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اس میں اضافہ کر دے گا اور تمہارے لیے سامان حفاظت پیدا کر دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری کوششوں کو نتیجہ خیز کر دیتا ہے اور وہ نہایت بُردبار ہے [17]، آنے والے وقت کا علم رکھتا ہے اور موجود کا بھی اور وہ نہایت غلبے والا اور صاحبِ حکمت ہے [18]۔"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر88

سورۃ المُنافِقون [63]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے، قرآن کی یہ سورۃ مدینہ کے منافقین پر روشنی ڈالتی ہے، نبی پاک کے ساتھ ان کی مکارانہ روش کا اور اسلام کہلانے والی تحریکِ آزادی کے خلاف ان کے شیطانی عزائم کا ذکر کرتی ہے۔ یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ یہی لوگ ہیں جو شہر کی جابرانہ اشرافیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا برا انجام مقرر کر دیا گیا تھا۔ اسلامی تحریک کے ذمہ داروں کو بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ کے رستے سے کسی بھی بہانے کے ذریعےانحراف نہ کریں اور وسائل انسانی فلاح پر خرچ کرتے رہیں ،کیونکہ کسی ایک کو بھی یہ موقع یا مہلت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنی غلط روش کی تلافی کر سکے۔

متن میں علامتی، تجریدی، استعاراتی یا محاوراتی جملوں یا الفاظ کی غیر موجودگی کے با عث سورۃ کے علمی اور شعوری ترجمے کی کاوش میں کوئی مشکل محسوس نہ کی گئی۔

سورۃ المنافقون [63]

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّـهِ ۗ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّـهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (١) اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّـهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(٢) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (٣) وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّـهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (٤) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّـهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ (٥) سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّـهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّـهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (٦) هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّـهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا ۗ وَلِلَّـهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَـٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ (٧) يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّـهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَـٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (٨) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّـهِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (٩) وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ (١٠) وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّـهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّـهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (١١)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اے نبیؐ، جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم گواہی دیتے ہیں کہ آ پ یقیناً اللہ کے رسول ہیں" ہاں، اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور اُس کے رسول ہو، مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی

جھوٹے ہیں **(1)** انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اِس طرح یہ اللہ کے راستے سے خود رکتے اور دنیا کو روکتے ہیں کیسی بری حرکتیں ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں **(2)** یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کفر کیا اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، اب یہ کچھ نہیں سمجھتے **(3)** اِنہیں دیکھو تو اِن کے جثے تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں بولیں تو تم ان کی باتیں سنتے رہ جاؤ مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں جو دیوار کے ساتھ چن کر رکھ دیے گئے ہوں ہر زور کی آواز کو یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہ پکے دشمن ہیں، ان سے بچ کر رہو، اللہ کی مار ان پر، یہ کدھر الٹے پھرائے جا رہے ہیں**(4)** اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے، تو سر جھٹکتے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ آنے سے رکتے ہیں **(5)** اے نبیؐ، تم چاہے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو، ان کے لیے یکساں ہے، اللہ ہرگز انہیں معاف نہ کرے گا، اللہ فاسق لوگوں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا **(6)**یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول کے ساتھیوں پر خرچ کرنا بند کر دو تاکہ یہ منتشر ہو جائیں حالانکہ زمین اور آسمانوں کے خزانوں کا مالک اللہ ہی ہے، مگر یہ منافق سمجھتے نہیں ہیں **(7)**یہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے واپس پہنچ جائیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لیے ہے، مگر یہ منافق جانتے نہیں ہیں**(8)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں **(9)** جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور اُس وقت وہ کہے کہ "اے میرے رب، کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا **(10)** "حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اُس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا، اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے-**(11)**

جدید ترین اور شفاف علمی و عقلی ترجمہ

"جب بھی یہ منافقین آپ کے پاس آئیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے پیغامبر ہیں"، جب کہ اللہ تعالیٰ اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ آپ اُس کے پیغامبر ہیں اور وہ ذاتِ پاک یہ شہادت بھی دیتا ہے کہ یہ منافقین دراصل ایک جھوٹا بیان دے رہے ہیں [1] کیونکہ وہ اس حلفیہ بیان کو صرف ایک پردہ رکھنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور دراصل اللہ کے راستے سے دوسری جانب مُڑ چکے ہیں۔ درحقیقت جس روش پر وہ عمل پیرا ہے وہ ایک بد اعمالی کی روش ہے [2]۔ بات یہی ہے کہ وہ ایمان تو لے آئے لیکن بعد ازاں انکار کی روش اپنا لی، نتیجے کے طور پر ان کے اذہان پر مہر لگا دی گئی اور اب وہ عقل کا راستہ نہیں اختیار کر سکتے [لا یفقھون] [3]۔ اور جب آپ ان کے جسمانی حلیے دیکھیں تو وہ آپ کو پسند آئیں گے، اور جب وہ بات کریں تو آپ ان کی باتوں کو سنیں گے تو ایسا لگے گا کہ گویا وہ کھوکھلی لکڑی کے ٹکڑے ہیں جنہیں سہارے کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا ہو۔ وہ ایسا ظاہر کریں گے جیسے ہر مصیبت انہی پر نازل ہو گئی ہو۔ یہ آپ کے دشمن ہیں اسلیے آپ ان سے ہوشیار رہیں۔ اللہ ان کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہے۔ یہ کس کے لیے جھوٹ کا ڈھونگ رچا رہے ہیں؟ [4] اور جب بھی ان سے کہا جاتا ہے کہ اِس طرف آ جاو تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت اور حفاظت کا بندوبست کر دے [یستغفر لکم] تو وہ اپنی گردنیں دوسری جانب

گھما لیتے ہیں اور تم دیکھ لیتے ہو کہ وہ متکبّرانہ انداز میں واپسی کا راستہ اختیار کر لیتے ہیں [5]۔ ان کے لیے ایک ہی بات ہے خواہ تم ان کی مغفرت کا بندوبست کرو، خواہ نہ کرو، کیونکہ اللہ ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ مجرم ذہنیت رکھنے والوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا [6] ۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو کہتے رہتے ہیں کہ جو بھی رسول اللہ کے ساتھ ہیں ان کے لیے کچھ بھی خرچ نہ کرو تاکہ وہ تِتّر بتّر ہو کر اِدھر اُدھر بکھر جائیں [ینفضّوا]۔ جب کہ کائنات اور زمین کے تمام خزانے تو اللہ ہی کے ہیں مگر یہ منافقین اس بات کو نہیں سمجھ سکتے [7]۔ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ہمیں شہر میں اقتدار واپس مل گیا [رجعنا]، تو ہماری اشرافیہ [الاعزّ] ان کمتر درجے کے لوگوں [الاذلّ] کو وہاں سے نکال باہر کرے گی ۔ جب کہ اصل عز و اقتدار تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کا حق ہے۔ لیکن یہ منافقین اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے [8]۔ اے ایمان والو، تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی نصیحتوں سے غافل نہ کر دے۔ کیونکہ جو بھی ایسا کرے گا تو وہ خسارے میں رہے گا [9]۔ پس جو کچھ سامانِ زیست ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے قبل کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ یہ کہتا ہو کہ اے میرے پروردگار اگر تو نے مجھے کچھ مہلت دے دی ہوتی تو میں اس فریضہ کی ادائیگی کی اپنے عمل سے تصدیق کر دکھاتا [اصّدّق] اور صالح بندوں میں شامل ہو جاتا [10]۔ لیکن اللہ تعالیٰ کسی جان کو بھی ، جب اس کا وقت آ جائے، مہلت نہیں دیا کرتا۔ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے با خبر رہتا ہے [11]۔

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمر 89

سورۃ الجمعۃ [62]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے، اجتماعات میں حاضری کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے، جب بھی اِس امر کے لیے منادی کروائی جائے، تاکہ الہامی راہنمائی[ذِکرِاللہ] کو مجموعی سطح پر عوام و خواص تک پہنچا دیا جائے۔اس سورت کا مرکزی خیال اہلِ یہود کے اس زعمِ باطل کا رد ہے جس کے مطابق وہ خود کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم کہا کرتے تھے اور دیگر اقوام کو خود سے پست خیال کرتے تھے۔ اس بات کی تصدیق بھی ہے کہ اہلِ یہود نے تورات جیسے اللہ کے نازل کردہ فضل کا حق ادا نہیں کیا بلکہ ایسی روش اختیار کی جیسےکہ الہامی صحائف کسی گدھے کی پیٹھ پر لاد دیے گئے ہوں۔ اور وہ اپنے جن اعمال کے باعث موت کی تمنّا کرتے ڈرتے ہیں، وہ موت ایک دن ضرور آنے والی ہے، جس کے بعد ان کے وہ تمام اعمال اُن کے سامنے پیش کر دیے جائیں گے۔ اللہ کی قدرت اور شان کے ذکر کے ساتھ ساتھ اہلِ ایمان کو تاکید بھی کی گئی کہ اتباعِ احکاماتِ الٰہی تمہاری باقی تمام مصروفیات پر ترجیح رکھتے ہیں۔ سورت کا جدید ترین خالص علمی و شعوری ترجمہ نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ الجمعۃ [62]

يُسَبِّحُ لِلَّـهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (١) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (٢) وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٣) ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّـهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّـهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٤) مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّـهِ ۚ وَاللَّـهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٥) قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّـهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٦) وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّـهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (٧) قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٨) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّـهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (٩)فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّـهِ وَاذْكُرُوا اللَّـهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (١٠) وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ اللَّـهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّـهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّـهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (١١)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اللہ کی تسبیح کر رہی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے بادشاہ ہے، قدوس ہے، زبردست اور حکیم ہے (1) وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود اُنہی میں سے اٹھایا، جو اُنہیں اُس کی آیات سناتا ہے، اُن کی زندگی سنوارتا ہے، اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم

دیتا ہے حالانکہ اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے **(2)** اور (اس رسول کی بعثت) اُن دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی اُن سے نہیں ملے ہیں**(3)** اللہ زبردست اور حکیم ہے یہ اس کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور وہ بڑا فضل فرمانے والا ہے **(4)** جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اِس سے بھی زیادہ بری مثال ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا **(5)** اِن سے کہو، "اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو، اگر تمہیں یہ گھمنڈ ہے کہ باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر بس تم ہی اللہ کے چہیتے ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم اپنے اِس زعم میں سچے ہو **(6)** "لیکن یہ ہرگز اس کی تمنا نہ کریں گے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے جو یہ کر چکے ہیں، اور اللہ اِن ظالموں کو خوب جانتا ہے **(7)** اِن سے کہو، "جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہیں آ کر رہے گی پھر تم اس کے سامنے پیش کیے جاؤ گے جو پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا ہے، اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو**(8)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو **(9)** پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے**(10)** اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے**(11)**

جدید ترین، شفّاف علمی و شعوری ترجمہ

"جوکُچھ بھی کائناتی اجسام میں اور اس زمین پر موجود ہے اللہ کے مقصدِ تخلیق کی تکمیل کے لیے اپنی پوری بساط کے مطابق جدو جہد میں مصروفِ عمل ہے، جو کہ مطلق العنان حاکم، نہایت شان والا، تمام غلبے اور دانش کا مالک ہے [1]۔ وہی تو ہے جس نے غیر اہلِ کتاب میں اُنہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو انہیں اُس کا کلام پڑھ کر سناتا ہے، ان کا شعوری ارتقاء کرتا ہے اور انہیں الکتاب یعنی قرآن کی تعلیم دینا اور اس کی دانش سکھاتا ہے، اگرچہ کہ ما قبل میں وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے [2]، اور اُن میں سے اُن دیگر لوگوں کوبھی جو اُن کے ساتھ رابطے میں آتے رہتےہیں۔ دراصل اُس ذاتِ پاک کا غلبہ عقل و دانش پر قائم ہے [3]۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور وہ یہ انہیں عطا کرتا ہے جو اس کی آرزو کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا عظیم عنایتیں کرنے والا ہے [4]۔ حاملینِ توراۃ جنہوں نے اُس کی ذمہ داریوں کا حق ادا نہیں کیا، کی مثال یوں سمجھ لو گویا اُس گدھے کی سی ہے جس پر صحیفوں کا بوجھ لاد دیا جائے؛ کیسی بُری مثال ہے ایک ایسی قوم کے لیے جنہوں اللہ کے کلام کو جھٹلایا۔ اور اللہ ایسے ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا [5]۔ انہیں بتا دو کہ اے وہ جنہوں نے یہودیت کو اختیار کیا ہے، اگر تمہیں یہ زعم ہے کہ تم باقی انسانوں سے بلند ہو کیونکہ تم اللہ کے لیے پسندیدہ قوم ہو، تو اگر تم اس زعم میں سچے ہو تو یہ ثابت کرنے کے لیے موت کی آرزو کرو [6]۔ لیکن وہ ایسی آرزو کبھی نہیں کریں گے بسبب اُن اعمال کے جو ان کے ہاتھوں نے اُن کے حساب میں ڈال دیے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے بارے میں پورا علم رکھتا ہے [7]۔ انہیں مطلع کر دو کہ وہ موت جس سے یہ بھاگ رہے ہیں، وہ ان سے ضرور ملاقات کرنے

والی ہے؛ جس کے بعد انہیں اُس کی طرف لوٹا دیا جائیگا جو نا معلوم اور موجود سب کا علم رکھنے والا ہے۔ پھر وہ اِنہیں وہ سب کچھ بتا دے گا جو یہ کرتے رہے ہیں [8]۔ اے صاحبِ امن و ایمان لوگو، جب بھی خاص اجتماع کےدن اللہ کے احکامات کی پیروی کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور لین دین کو چھوڑ دو۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم اس کا علم رکھتے ہو[9]۔ پھر جب یہ تعلیم کا عمل اختتام کو پہنچے تو زمین میں پھیل جاو اور اللہ کی عنایات تلاش کرتے رہو، اور اس دوران بھی اللہ کے احکامات کوبیشتر وقت پیشِ نظر رکھو تاکہ تم کامیابی اور خوشحالی حاصل کر سکو [10]۔ لیکن وہ لوگ جب کوئی کاروباری موقع پاتے ہیں یا کوئ تفریح کا موقع دیکھتےہیں تو اس کی جانب ہجوم کر جاتے ہیں اور آپ کو وہاں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں؛ انہیں کہ دو کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے، کیونکہ اللہ کا ہدایت کردہ نظام سب سےبہتر سامانِ زیست عطا کرنے والا ہے [11]۔"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 90

سورة الصف [61]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

یہ سورۃ اللہ کے پلان کی تکمیل کے لیے جدوجہد کرنے پر زور دیتی ہے جو اُس کے احکامات پر ایک مضبوط اور اجتماعی عزم کے ساتھ تنظیم و ترتیب کے ہمراہ [الصفّ] عمل کرنے سے عبارت ہے۔ اس حقیقت پر توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ کائنات میں موجود ہر تخلیق اُسی ہدف کی تکمیل کے لیے اپنے اپنے وظائف ادا کرنے میں مصروف ہے، اس لیے انسان کو بھی الہامی فرمودات کی پیروی کرنی ضروری ہے اور اس کے لیے اُس کے رسولوں کے نقشِ قدم پر ثابت قدمی کے ساتھ چلنا ہوگا۔ اُس نظریے کی، جسے اسلام کہا گیا ہے، سچی روشنی کا اپنے پورے کمال و اتمام کے ساتھ دور و نزدیک پھیل جانا ایک لازمی امر ہے خواہ اس کی کتنی ہی مخالفت کی جائے۔ وہ معاشرے جو مجرمانہ ذہنیت کے حامل ہوں گے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے فیضیاب نہیں ہو سکیں گے۔ سب سے اہم نکتہ جس کا انکشاف کیا گیا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے بعد اللہ کے ایک نبی کے آنے کا اعلان کر دیا تھا، جن کا نام "احمد" ہوگا۔

سورة الصّف [61]

سَبَّحَ لِلَّـهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ(١) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (٢) كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّـهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (٣) إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ (٤) وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّـهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّـهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّـهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (٥) وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّـهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَـٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (٦)وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّـهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚوَاللَّـهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (٧) يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّـهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّـهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (٨) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (٩) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (١٠) تُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّـهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (١١) يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (١٢) وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّـهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (١٣) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّـهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّـهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّـهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ (١٤)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اُس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہ غالب اور حکیم ہے **(1)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ **(2)** اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں **(3)** اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں **(4)** اور یاد کرو موسیٰؑ کی وہ بات جو اس نے اپنی قوم سے کہی تھی "اے میری قوم کے لوگو، تم کیوں مجھے اذیت دیتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں؟" پھر جب انہوں نے ٹیڑھ اختیار کی تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے، اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا**(5)** اور یاد کرو عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اُس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا مگر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انہوں نے کہا یہ تو صریح دھوکا ہے **(6)** اب بھلا اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹے بہتان باندھے حالانکہ اسے اسلام (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے) کی دعوت دی جا رہی ہو؟ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا **(7)** یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو **(8)** وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو **(9)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب الیم سے بچا دے؟ **(10)** ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو **(11)** اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا یہ ہے بڑی کامیابی **(12)** اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا، اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح اے نبیؐ، اہل ایمان کو اِس کی بشارت دے دو **(13)**اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کے مددگار بنو، جس طرح عیسیٰؑ ابن مریمؑ نے حواریوں کو خطاب کر کے کہا تھا: "کون ہے اللہ کی طرف (بلانے) میں میرا مددگار؟" اور حواریوں نے جواب دیا تھا: "ہم ہیں اللہ کے مددگار" اُس وقت بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا پھر ہم نے ایمان لانے والوں کی اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں تائید کی اور وہی غالب ہو کر رہے**(14)**

جدید علمی و شعوری ترجمہ

"جو کچھ بھی اس زمین اور ان کائناتی کُرّوں میں موجود ہے اللہ کے مقاصد کی تکمیل میں سرگرمِ عمل رہا ہے [سَبَّحَ لِلَّـهِ] کیونکہ وہی اُس تمام غلبے و اقتدار کا مالک ہے جو عقل و دانش پر مبنی ہے [1]۔ پس اے ایمان والو تم کیوں ایسی بڑائی کی بات کرتے ہو جس پرعمل پیرا نہیں ہوتے [2]۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی نفرت انگیز بات ہے کہ تم وہ کہو جو نہیں کر سکتے [3]۔ اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں تنظیم و ترتیب کے ساتھ [صَفًّا] اس طرح جدوجہد کرتے ہیں گویا کہ وہ ایک نہایت مضبوط و مربوط محاذ [بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ] کی مانند ہوں [4]۔ اور یاد کرو موسیٰ

کو جب اس نے اپنی قوم کو یہ کہتے ہوئے سرزنش کی تھی کہ تم مجھے کیوں ذہنی اذیت پہنچاتے ہو جبکہ تم یہ خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول مقرر کیا گیا ہوں۔ لیکن پھر جب وہ سیدھی راہ سے منحرف ہوئے تو اللہ نے ان کے اذہان کو ہی بھٹکا دیا، کیونکہ اللہ ایسی مجرم ذہنیت رکھنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا [5]۔ اور یاد کرو عیسیٰ ابن مریم کو جب انہوں نے کہا کہ اے بنی اسرائیل، بیشک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا گیا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو توراۃ کی شکل میں تمہارے پاس موجود ہے اور یہ بشارت دینے والا ہوں کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام یا صفت [اسْمُهُ] احمد ہوگا۔ مگر جب وہ کھلی نشانیوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ تو صریح دھوکا ہے [سِحْرٌ مُّبِينٌ] [6]۔ تو بھلا اس سے بڑا گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے جب کہ اسے اسلام کی طرف دعوت دی جا رہی ہو۔ ایسے گمراہوں کی قوم کو اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیا کرتا [7]۔ یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی عطا کردہ روشنی کو اپنی زبانوں یا اپنے الفاظ سے بجھا دیں، جبکہ اللہ تعالیٰ تو اپنی عطا کردہ روشنی کی تکمیل کرنے والا ہے خواہ حق کا انکار کرنے والوں کو ناگوار لگتا ہو [8]۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچائی کے چلن کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام دیگر نظریات پر غالب کر دے خواہ الہامی نظریے میں ملاوٹ کرنے والوں [الْمُشْرِكُونَ] کو یہ کتنا ہی ناگوار گذرے [9]۔ آے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسا کاروبار بتاوں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچا لے؟[10]۔ وہ یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آو اور اللہ کی راہ میں جدو جہد کرو، اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ ۔ یہی ہے جو تمہارے لیے بہتر راستہ ہے اگر تم اس کا علم رکھتے ہو [11]۔ اس طرح وہ تمہاری غلطیوں کے نتائج سے تمہیں تحفظ دے گا اور تمہیں ایسی پُر امن وعافیت زندگی میں داخل کر دے گا [وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ] جس میں ہر قسم کی فراوانیاں جاری ہوں گی اورابدی خوشیوں کی ہمراہی میں تمہاری من پسند رہنے کی جگہ ہوگی۔ یہی عظیم کامیابی ہے [12]۔ اور وہ تمہیں ایک اور چیز بھی دے گا جسے تم بہت پسند کروگے۔ وہ ہے اللہ کی مدد کے ساتھ جلد ہی حاصل ہونے والی فتح ۔ امن و ایمان کے پھیلانے والوں کو اس کی خوشخبری دے دو [13]۔ اے ایمان والو، اللہ کے مددگار بن جاو، ایسے ہی جیسے عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کی راہ میں میرے مددگار کون ہیں؟ تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم ہیں اللہ کے مددگار۔ پس پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کا راستہ اختیار کیا۔ اور پھرہم نے ایمان لانے والوں کو مضبوط کر دیا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب آ گئے [14]۔"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 91

سورۃ الممتحنۃ [60]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

یہ سورت اُن اصولوں کی جانب راست نشاندہی کرتی ہے جن کی پیروی رسول اللہ کی راہنمائی میں برپا کردہ اصلاحی اور انقلابی تحریک کے ثابت شدہ دشمنوں کے ساتھ برتاو میں کی جانی ضروری ہے ۔ اِس کے بعد یہ سورت مومنین کی اُن جماعتوں یا گروپوں کے معاملے پر بات کرتی ہے جو ہجرت کرتے ہوئے حکومتِ الٰہیہ کی جانب آرہے ہیں اور اس تحریک کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں آیات نمبر 10 اور 11 کے روایتی تراجم میں، جن کا ایک نمونہ ذیل میں کاپی/پیسٹ کر دیا گیا ہے، ان جماعتوں، گروپوں یا قبائل کو بدنیتی کے ساتھ خواتین کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ان آیات کے ضمن میں عورتوں، بیویوں اور مہر کی رقوم کا خود ساختہ اضافہ خاص طور پر نوٹ کیا جانا چاہیئے۔ واضح رہے کہ یہ ایک دلیرانہ جھوٹ ہے جو نعوذ باللہ من گھڑت انداز میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی کی جانب منسوب کر دیا گیا ہے۔ مومنات، مہاجرات اور ازواج جیسے جمع مونث کے اسم نہایت مکارانہ انداز میں، سیاق و سباق کی پرواہ کیے بغیر، عورتوں کے معانی میں تعبیر کر دیے گئے ہیں، وہ بھی اس حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ یہ مونث نظر آنے والے نام گرامر کی رُو سے جماعتوں، جمعیتوں، گروپوں اور پارٹیوں کے لیے بھی مستعمل ہیں۔ اسی بگاڑے ہوئے معانی کو سہارا دینے کے لیے سازشیوں کو یہاں اللہ کے کلام میں "مہر کی رقم" کے خود ساختہ الفاظ بھی متعارف کرانا پڑے جو لاکھ کوشش کے باوجود آپ کو اصل عربی متن میں کہیں بھی نہیں ملیں گے۔ فلہٰذا قرآن میں یہ غیر مستند اضافہ یا ملاوٹ قابلِ مذمت اور قابلِ مواخذہ کہی جا سکتی ہے۔ مذکورہ آیات اور ان کے سیاق و سباق اور تناظر میں تحقیق کے باوجود اللہ کے کلام میں اس بگاڑ کا کوئی موہوم سا جواز بھی نہیں پایا گیا۔

براہِ مہربانی غور سے مطالعہ فرمائیں کہ جدید علمی اور شعوری ترجمے میں جو آخر میں دیا جا رہا ہے، یہ تمام اغلاط اور ان کے علاوہ بھی باقی فرسودہ روایتی ترجمے کو قرآن کی سچی روشنی میں کتنے معقول انداز میں درست کر دیا گیا ہے۔ امیدِ واثق ہے کہ اس تحویلی عمل کے بعد قرآن کی اس سورت کا ترجمہ استقرائی یا جدلیاتی عقلیت کے کسی بھی معیار پر پورا اُتر کرجدید انسانیت کے قلب و ذہن کو روشن کر دے گا۔

سورۃ الممتحنہ [60]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ ۙ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّـهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ ۚ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ

السَّبِيلِ (١) إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ (٢) لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٣) قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّـهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّـهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّـهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (٤) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٥) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّـهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّـهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (٦) عَسَى اللَّـهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّـهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّـهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٧) لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّـهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (٨) إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّـهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (٩)يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّـهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّـهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّـهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (١٠) وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّـهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ (١١) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّـهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّـهَ ۖ إِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٢) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّـهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ (١٣)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور میری رضا جوئی کی خاطر (وطن چھوڑ کر گھروں سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم اُن کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو، حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اُس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں اور اُن کی روش یہ ہے کہ رسول کو اور خود تم کو صرف اِس قصور پر جلا وطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب، اللہ پر ایمان لائے ہو تم چھپا کر اُن کو دوستانہ پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو، ہر چیز کو میں خوب جانتا ہوں جو شخص بھی تم میں سے ایسا کرے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا **(1)** اُن کا رویہ تو یہ ہے کہ اگر تم پر قابو پا جائیں تو تمہارے ساتھ دشمنی کریں اور ہاتھ اور زبان سے تمہیں آزار دیں وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ**(2)** قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں کسی کام آئیں گی نہ تمہاری اولاد اُس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا، اور و ہی تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے **(3)** تم لوگوں کے لیے ابراہیمؑ اور اُس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا "ہم تم سے اور تمہارے اِن معبودوں سے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں، ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہو گئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ" مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ کہنا (اِس سے مستثنیٰ ہے) کہ "میں آپ کے لیے مغفرت کی درخواست ضرور کروں گا، اور اللہ سے آپ کے لیے کچھ حاصل کر لینا میرے بس میں نہیں ہے"

(اور ابراہیمؑ و اصحاب ابراہیمؑ کی دعا یہ تھی کہ) "اے ہمارے رب، تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسا کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کر لیا اور تیرے ہی حضور ہمیں پلٹنا ہے **(4)** اے ہمارے رب، ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا دے اور اے ہمارے رب، ہمارے قصوروں سے درگزر فرما، بے شک تو ہی زبردست اور دانا ہے**(5)** " اِنہی لوگوں کے طرز عمل میں تمہارے لیے اور ہر اُس شخص کے لیے اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور روز آخر کا امیدوار ہو اِس سے کوئی منحرف ہو تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے **(6)** بعید نہیں کہ اللہ کبھی تمہارے اور اُن لوگوں کے درمیان محبت ڈال دے جن سے آج تم نے دشمنی مول لی ہے اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے **(7)** اللہ تمیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے **(8)** وہ تمہیں جس بات سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم اُن لوگوں سے دوستی کرو جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے اُن سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں **(9)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو (ان کے مومن ہونے کی) جانچ پڑتال کر لو، اور ان کے ایمان کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو نہ وہ کفار کے لیے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لیے حلال ان کے کافر شوہروں نے جو مہر اُن کو دیے تھے وہ انہیں پھیر دو اور ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ تم اُن کے مہر اُن کو ادا کر دو اور تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو جو مہر تم نے اپنی کافر بیویوں کو دیے تھے وہ تم واپس مانگ لو اور جو مہر کافروں نے اپنی مسلمان بیویوں کو دیے تھے انہیں وہ واپس مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے **(10)** اور اگر تمہاری کافر بیویوں کے مہروں میں سے کچھ تمہیں کفار سے واپس نہ ملے اور پھر تمہاری نوبت آئے تو جن لوگوں کی بیویاں ادھر رہ گئی ہیں اُن کو اتنی رقم ادا کر دو جو اُن کے دیے ہوئے مہروں کے برابر ہو اور اُس خدا سے ڈر تے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو**(11)** اے نبیؐ، جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی، اور کسی امر معروف میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی، تو ان سے بیعت لے لو اور اُن کے حق میں اللہ سے دعائے مغفرت کرو، یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے **(12)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اُن لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے، جو آخرت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح قبروں میں پڑے ہوئے کافر مایوس ہیں**(13)**

جدید اور شفاف علمی و شعوری ترجمہ

"اے ایمان والو، میرے اور اپنے مشترکہ دشمنوں کو دوست نہ بناو اس طرح کہ ان کے ساتھ شفقت اور انسیت کے ساتھ ملتے رہو جب کہ انہوں نے اُس سچائی کو جو تمہیں ودیعت کی گئی ہے ٹھکرا دیا ہے اور تمہیں اور رسول کو نکال باہر کیا ہے۔ وہ بھی صرف اس لیے کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان رکھتے ہو اور جب تم میری راہ میں جدو جہد کرنے اور میری رضا حاصل کرنے کے لیے نکل

کھڑے ہوئے ہو۔ تم خفیہ طور پر ان کی جانب انسیت رکھتے ہو جب کہ ہم وہ سب جانتے ہیں جو تم چھُپاتے ہو اور جو تم کھلے عام کرتے ہو۔ لیکن تم میں سے جو بھی یہ کام کرتے ہیں انہوں نے اللہ کا راستہ گُم کر دیا ہے [1]۔ اگر وہ تم پر قابو پا لیں تو تمہارے دشمن بن جائیں گے اور تم پر بدنیتی کے ساتھ اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی خواہش یہی ہوگی کہ تم بھی سچائی کا انکار کرنے لگو [2]۔ تمہاری یہ رشتہ داریاں اور تمہاری اولادیں تمہیں کوئی منفعت نہ پہنچا سکیں گی۔ کیونکہ اُس آنے والے بڑے مرحلے کے قیام کے وقت وہ تمہارے درمیان علیحدگی کا فیصلہ کر دے گا۔ اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اُس پرمسلسل نگاہِ بصیرت رکھتا ہے۔[3]

ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کے کردار میں تمہارے لیے ایک خوبصورت نمونہ دیا جا چکا ہے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے یہ برملا کہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر تابعداری کرتے ہو، بری الذمہ ہیں۔ ہم تمہاری روش کو مسترد کرتے ہیں اور تمہارے اور ہمارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور محاذ آرائی کی ابتدا ہو چکی ہے جب تک کہ اللہ واحد پر ایمان نہ لے آو۔ اس میں استثناء صرف یہ تھی کہ ابراہیم نے اپنے والد سے یہ کہا تھا کہ میں تمہارے لیے استغفار کی درخواست ضرور کروں گا لیکن میں از خود اللہ کی جانب سے تمہارے لیے کچھ بھی کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگارہم تُجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں، تیری جانب ہی رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی جانب ہماری منزلِ مقصود ہے [4]۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں حق سے انکاری لوگوں کی فتنہ انگیزی کے لیے تختہِ مشق نہ بنا اور اے ہمارے رب ہمارے لیے تحفظ کے اسباب پیدا فرمادے۔ بیشک تُو ہی اقتدار اور دانش کا مالک ہے [5]۔ اِن لوگوں کے طرزِ عمل میں ہر اس انسان کے لیے حسین نمونہ ہے جو اللہ اور دورِ آخرت سے اچھی توقعات رکھتا ہے۔ لیکن جو رُو گردانی کرتے ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ تو بے نیاز/غیر محتاج اور حمد و ستائش کا سزاوار ہے [6]۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان محبت پیدا فرما دے کیونکہ اللہ نے ہر چیز کے لیے قاعدے اور پیمانے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بہر حال تحفظ عطا کرنے اور رحم کرنے والا ہے۔[7] اللہ تمہیں اُن لوگوں کے لیے کشادگی دکھانے اور انصاف کرنے سے منع نہیں فرماتا جنہوں نے تمہارے نظریے کے معاملے میں تم سے محاذ آرائی نہیں کی اور تمہیں تمہارے وطن سے خارج کرنے کے گناہ میں شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ یقینا عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔[8] دراصل اللہ تعالیٰ تمہیں اُن لوگوں کو دوست بنانے سے منع فرماتا ہے جنہوں نے تمہارے نظریے کے خلاف تم سے جارحانہ جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے وطن سے نکال باہر کیا ہے اور تمہارے اخراج کی کاروائی میں سامنے رہے ہیں۔ اور جو بھی ان لوگوں کو دوست بنائیں گے وہ حق کے خلاف جا رہے ہوں گے [9]۔

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومنوں کی ہجرت کرنے والی جماعتیں آئیں[المُومِناتُ مُہاجِرات] تو تم ان کی آزمائش کا انتظام کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تو اُن کے عہد و پیمان کے بارے میں خوب جانتا ہے۔ پس جب تم ان جماعتوں کے بارے میں مومنین ہونے کا اطمینان کر لو تو پھر انہیں کفّار کے طرف مت لُوٹایا کرو۔ نہ تو یہ جماعتیں اب اُن کے ساتھ رہنے کے قابل ہیں اورنہ ہی وہ ان جماعتوں/گروپوں کے ساتھ رہنے کے قابل ہیں۔ نیز انہیں وہ وسائل مہیا کر دیا کرو جن سے کہ وہ خالی ہو چکے ہوں [ما انفقوا]۔ اور تمہارے لیے کوئی حرج نہیں کہ تم ان کے ساتھ اشتراکِ کار کے معاہدے [تنکِحُوھُنّ]

بھی کر لو اگر تم اُن کے پورے حقوق/واجبات [اُجُورھُنّ] ادا کرسکو۔ نیز تم کفّارجماعتوں کی حفاظت اور دفاع کی [عصمِ الکوافِر] ذمہ داری مت اُٹھایا کرو [لا تُمسِکوا]۔ انہیں آزاد چھوڑ کر جو کُچھ تم نے اُن پر خرچ کیا ہو وہ طلب کر لیا کرو اور وہ بھی اپنا خرچ کیا ہوا واپس طلب کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو وہ تمہارے درمیان نافذ کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ ہی تمام علم و دانش کا مالک ہے [10]۔ نیز اگر تمہارے الحاقی ساتھیوں میں سے [من ازواجِکُم] کوئی عنصر تمہیں چھوڑ کر کفّار کی طرف چلا جائے [فاتکم] اور تم نے اس واقعہ کی پوری تفتیش کر لی ہو[فعاقبتُم]، تو جنہوں نے اپنے ساتھی یا نفری گنوائی ہو[ذھبت ازواجُھُم] انہیں جو کُچھ بھی نقصان ہوا ہے [ما انفقوا] اُسے پورا کر دیا کرو [فآتُوا] ۔ اور اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نگہداشت کیا کرو جس پر کہ تم ایمان لا چکے ہو [11]۔

اے بلند درجے پر فائز رہنما [یا ایھا النبی]، جب ایمان والی جماعتیں/گروپ [المُومِنات] تمہارے پاس آئیں اور اس بات پرتمہاری بیعت کریں کہ وہ اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک نہ کریں گے، اور وہ سرقہ نہ کریں گے، اور وہ دین میں کسی ملاوٹ کے مرتکب نہ ہوں گے [لا یزنین]، اور وہ اپنی اولادوں کوعلم سے محروم کر کے برباد نہ کریں گے [لا یقتُلن اولادھُن] ، اور وہ کھلے عام اور اپنے عوام کے سامنے [بین ایدیھِنّ و ارجُلِھِنّ] افترا پردازی نہ کریں گے، اور معروف اقدار کے معاملے میں تمہاری نا فرمانی نہ کریں گے، تو پھر تم ان کی بیعت قبول کر لیا کرو اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے مغفرت کا بندو بست کر دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ تحفظ و رحم مہیا کرنے والا ہے [12]۔ اے ایمان والو تم کبھی ایسی قوم سے دوستی نہ رکھنا جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہو۔ وہ آخرت کی زندگی گنوا چکے ہیں بلکل ایسے ہی جیسے کہ وہ کُفّار اسے گنوا چکے ہیں جو کُفر کے ساتھ قبروں میں جا چکے ہیں[13]۔ "

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Ayn-Sad-Miim: عصم = to protect/defend/preserve/abstain/save, keep any one safe from evil, prevent/hinder, hold fast, formally seek refuge. ismatun - defence, guardianship, prevention, preservation, protection, immunity from sin, virtue, chastity.

Kaf-Fa-Ra: الکوافر = to conceal, to cover, to reject, to disbelieve, to be thankless, unthankful, ungrateful, to disown, deny, faithless, black horse, dark night, tiller/farmer.[[Perhaps it should be noted that its primary meaning is to cover/conceal (hence farmer), with active/conscious intent. From this, is born: to reject/disbelieve because this is a conscious decision made by a person. Please note one can only reject something after hearing/seeing/experiencing it, not before.]]

A**yn-Qaf-Ba: عقب: عاقبتم** = to succeed, take the place of, come after, strike on the heel, come at the heel, follow anyone closely. aqqaba - to endeavour repeatedly, return, punish, requitt, retrace one's step. aqab - to die, leave offsprings, give in exchange. aqabatun - place hard to ascent. uqbun - success. ta'aqqaba - to take careful information, shout, follow step by step. aqub - heel, son, grandson, offspring, pivot, axis. uqba - requital, result, reward, end, success. iqab (pl. aqubat) - punishment after sin, one who puts off or reverses, who looks at the consequence or

result of the affair. mu'aqqibat - who succeed each other, some thing that comes immediately after another thing or succeeds another thing without interruption. It is a double plural feminine of mu'aqqib. The plural feminine form indicates the frequency of the deeds, since in Arabic the feminine form is sometimes employed to impart emphasis and frequency.

Zay-Waw-Jiim: ز و ج : ازواج = to couple/join/pair/unite/wed, to unite with fellows; marriage, a pair, a fellow or like, spouse. **Azwaaj**: sorts, kinds, species (of people or others), fellows, companions, classes, groups and bands.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 92

سورة الحشر [59]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت کے متن سے بالکل واضح ہے کہ یہ مدینے کے قلعہ بند آبادیاں رکھنے والے مقامی یہودیوں سے محاذ آرائی کے تناظر میں نازل کی گئی ہے۔ یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ مدینے کے منافقین نہ صرف اسلامی تحریک کو بلکہ مدینہ اور گرد و نواح کے اپنے یہودی اتحادیوں کو بھی دھوکا دے رہے تھے۔ تمام روایتی اور جدید تراجم میں "کھجور کے درختوں [لینۃ] کو قطع" کر دینے کا ذکر پایا جاتا ہے،جب کہ سورت کے سیاق و سباق سے کسی کھجور کے درخت کا کوئی عقلی تعلق سامنے نہیں آتا۔ یہ غیرعقلی غلط العام ایک انتہائی علمی و شعوری ترجمے کے ذریعے تصحیح کے عمل سے گذار دیا گیا ہے۔ ایک اور غیر منطقی غلط العام بھی اس سورت کے تمام موجود تراجم میں موجود ہے، جو کہتا ہے کہ قرآن "اگر کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا--- وغیرہ"۔ یہ بھی ماضی کی ایک سازشی اور من گھڑت تفسیر ہے۔ یہاں "جبل" کا ترجمہ "ایک بڑا سردار" تعبیر کرتے ہوئے اس غلط العام کو بھی سُدھار دیا گیا ہے۔ آپ خود ہی غور فرما لیں گے کہ جبل کے فورا بعد ہی اس کے لیے 'ہ' کی ضمیر استعمال کی گئی ہے جو " لَّرَأَيْتَهُ " میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ ضمیر کسی غیر عاقل، یعنی پہاڑ وغیرہ کے لیے استعمال نہیں کی جاتی، اور یہاں بھی یہ انسان ہی کے لیے استعمال کی گئی ہے۔ آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ بھلا ایک غیر عاقل "پہاڑ" پر قرآن نازل کرنے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟ براہِ کرم جدید ترین ریسرچ کو روایتی کام کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے مطالعہ کریں۔

سورة الحشر [59]

سَبَّحَ لِلَّـهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ(١) هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنتُمْ أَن يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ اللَّـهِ فَأَتَاهُمُ اللَّـهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (٢) وَلَوْلَا أَن كَتَبَ اللَّـهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ (٣) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّـهَ فَإِنَّ اللَّـهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (٤) مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّـهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ (٥) وَمَا أَفَاءَ اللَّـهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَـٰكِنَّ اللَّـهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٦) مَّا أَفَاءَ اللَّـهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّـهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّـهَ ۖ إِنَّ اللَّـهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (٧) لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانًا

وَيَنصُرُونَ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (٨)وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٩) وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (١٠) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّـهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (١١) لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن قُوتِلُوا لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ (١٢)لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّـهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ (١٣) لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ (١٤) كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (١٥) كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّـهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ (١٦) فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ(١٧) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّـهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّـهَ ۚ إِنَّ اللَّـهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (١٨) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّـهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(١٩) لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ (٢٠) لَوْ أَنزَلْنَا هَـٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّـهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (٢١) هُوَ اللَّـهُ الَّذِي لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَـٰنُ الرَّحِيمُ (٢٢) هُوَ اللَّـهُ الَّذِي لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّـهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (٢٣) هُوَ اللَّـهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (٢٤)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ

اللہ ہی کی تسبیح کی ہے ہر اُس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اور وہی غالب اور حکیم ہے **(1)** وہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلے ہی حملے میں اُن کے گھروں سے نکال باہر کیا تمہیں ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے، اور وہ بھی یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اُن کی گڑھیاں انہیں اللہ سے بچا لیں گی مگر اللہ ایسے رخ سے اُن پر آیا جدھر اُن کا خیال بھی نہ گیا تھا اُس نے اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے بھی اپنے گھروں کو برباد کر رہے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی برباد کروا رہے تھے پس عبرت حاصل کرو اے دیدہ بینا رکھنے والو **(2)** !اگر اللہ نے اُن کے حق میں جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو دنیا ہی میں وہ انہیں عذاب دے ڈالتا، اور آخرت میں تو ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے ہی**(3)** یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کیا، اور جو بھی اللہ کا مقابلہ کرے اللہ اس کو سزا دینے میں بہت سخت ہے **(4)** تم لوگوں نے کھجوروں کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا اور (اللہ نے یہ اذن اس لیے دیا) تاکہ فاسقوں کو ذلیل و خوار کرے **(5)** اور جو مال اللہ نے اُن کے قبضے سے نکال کر اپنے رسول کی طرف پلٹا دیے، وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے **(6)** جو کچھ بھی اللہ اِن بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ

وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے جو کچھ رسولؐ تمھیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ اللہ سے ڈرو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے) **(7)** نیز وہ مال) اُن غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور جائدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی حمایت پر کمر بستہ رہتے ہیں یہی راستباز لوگ ہیں) **(8)** اور وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ہے) جو اِن مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دارالحجرت میں مقیم تھے یہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے اِن کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی اُن کو دیدیا جائے اُس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں) **(9)**اور وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ہے) جو اِن اگلوں کے بعد آئے ہیں، جو کہتے ہیں کہ "اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے اُن سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب، تو بڑا مہربان اور رحیم ہے **(10)** "تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جنہوں نے منافقت کی روش اختیار کی ہے؟ یہ اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں "اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے، اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات ہرگز نہ مانیں گے، اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے" مگر اللہ گواہ ہے کہ یہ لوگ قطعی جھوٹے ہیں **(11)** اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے، اور اگر اُن سے جنگ کی گئی تو یہ اُن کی ہرگز مدد نہ کریں گے، اور اگر یہ ان کی مدد کریں بھی تو پیٹھ پھیر جائیں گے اور پھر کہیں سے کوئی مدد نہ پائیں گے **(12)** اِن کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر تمہارا خوف ہے، اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے **(13)** یہ کبھی اکٹھے ہو کر (کھلے میدان میں) تمہارا مقابلہ نہ کریں گے، لڑیں گے بھی تو قلعہ بند بستیوں میں بیٹھ کر یا دیواروں کے پیچھے چھپ کر یہ آپس کی مخالفت میں بڑے سخت ہیں تم اِنہیں اکٹھا سمجھتے ہو مگر ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں اِن کا یہ حال اِس لیے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں **(14)** یہ اُنہی لوگوں کے مانند ہیں جو اِن سے تھوڑی ہی مدت پہلے اپنے کیے کا مزا چکھ چکے ہیں اور اِن کے لیے دردناک عذاب ہے **(15)** اِن کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر، اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں، مجھے تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے**(16)** پھر دونوں کا انجام یہ ہونا ہے کہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں، اور ظالموں کی یہی جزا ہے **(17)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُس نے کل کے لیے کیا سامان کیا ہے اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً تمہارے اُن سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو **(18)** اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے اُنہیں خود اپنا نفس بھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں **(19)**دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں **(20)**اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر بھی اتار دیا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں **(21)** وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے **(22)** وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر

غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اُس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں (23) وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اُس کی تسبیح کر رہی ہے، اور وہ زبردست اور حکیم ہے(24)

جدید اور شفّاف علمی و شعوری ترجمہ

"جو کچھ بھی کائناتی کُروں میں اور اس زمین پر موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کی منشا و مقصود کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے [سبّح لِلّٰہ]۔ اور وہ نہ صرف غلبے و اختیار والا ہے بلکہ عقل و دانش کا مالک بھی ہے [1]۔ وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے حق کا انکار کرنے والوں کو ان کی آبادیوں سے اُن کے اولین اجتماع کی شکل میں حملے/مقابلے کے لیے باہر نکالا [اخرج]۔ تم یہ توقع نہ کرتے تھے کہ وہ مقابلے کے لیے باہر نکلیں گے؛ اور وہ بھی خیال کرتے تھے کہ اپنی قلعہ بندیوں کے حصار میں [حُصُونھُم] اللہ کے لشکرکے لیے ناقابلِ گرفت ہیں [مانِعتُھُم]؛ لیکن اللہ نے ان تک اس طرح رسائی حاصل کی کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے؛ اور اُس نے ان کے دلوں کو دہشت سے بھر دیا ؛ اس طرح کہ وہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں سے اور مومنین کے ہاتھوں سے برباد کرنے کا موجب بن گئے۔ پس اے بصیرت والو، عبرت حاصل کرو [2]۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایک بڑا انخلاء نہ لکھ دیا ہوتا، تو وہ انہیں اس دنیا میں بھی عذاب میں مبتلا کر دیتا، جب کہ آخرت میں تو وہ پچھتاووں اور محرومیوں کی آگ کے سزاوار ٹھہرا دیے گئے ہیں [3]۔ اور یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے اللہ کو مایوس کیا اور اُس کے رسول کے لیے مشکلات پیدا کیں۔ اور جو بھی اللہ کو مایوس کرے وہ جان لے کہ اللہ کی پکڑ شدید ہوتی ہے [4]۔ تم نے اپنی رواداری اور نرم رویے [لینۃ] میں جو کچھ کمی بیشی کی [ما قطعتُم] یا اسے اس کی اصل پر بحال رہنے دیا [ترکتُمُوھا قائمۃ علیٰ اصولِھا]، وہ سب اللہ کی ہدایات کی تعمیل میں تھا [بِاذنِ اللہِ] اور اُس کا مقصد ان فاسقوں کی تذلیل تھا [5]۔ نیز جو کچھ بھی اللہ نے مالِ غنیمت کے طور پر اُن کی طرف سے اپنے رسول کی طرف لوٹایا اس کے لیے تمہیں نہ تو کسی توانائی کو خرچ کرنا پڑا [من خیل] اور نہ ہی اونٹوں پر سوار ہونا پڑا [رکاب]، بلکہ یہ تو اللہ ہی کی ذات تھی جو اپنے رسولوں کو غالب کر دیا کرتی ہے جس پربھی وہ چاہے، کیونکہ اللہ نے ہر شئے کے لیے اقدار، قاعدے اور پیمانے مقرر کر دیے ہیں [6]۔ جو کچھ بھی مالِ غنیمت اللہ نے ان آبادیوں کے لوگوں کی طرف سے اپنے رسول کو عطا کر دیا ہے، وہ یقینا اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے اور اس ذریعے سے تمام اقربا ساتھیوں کے لیے، یتامیٰ کے لیے، ہر ضرورت مند کے لیے، اور ہر اُس شخص کے لیے ہے جو اللہ کے فرمودہ طریق پر اپنے فرائض ادا کر رہا ہے [ابن السّبیل]، تاکہ یہ صرف تمہارے خوشحال لوگوں کے درمیان ہی نہ گردش کرتا رہے [دُولۃ"]۔ اور اس میں سے جو کچھ رسول نے تمہیں دیا وہ لے لو، اور جس سے اُس نے تمہیں منع کیا ہو، اس سے پرہیز کرو۔ اور اللہ کے قوانین سے آگاہ رہو۔ بے شک اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے [7]۔ نیز یہ اُن ضرورت مند مہاجرین کے لیے بھی ہے جنہیں اللہ کے فضل و رضا کی چاہت میں ان کے گھروں اور ملکیتوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے مددگار ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو سچائی کا ساتھ دینے والے ہیں [8]۔ وہ لوگ جو ما قبل سے ہی اپنے گھروں میں بسے ہوئے ہیں اور ایمان پر قائم ہیں، ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے اُن کی

طرف آئے ہیں، اور ان کے دلوں میں اس کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے جو کچھ کہ انہیں دیا گیا ہے، اور وہ انہیں خود پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ خود بھی تنگیِ حالات سے گذر رہے ہوں[بِهِم خصاصۃ]۔ اس لیے جس نے بھی اپنے نفس کی ترغیب [شُحَّ نفسِہِ] سے خود کو بچا لیا [یُوق]، وہی فلاح پانے والے لوگ ہیں [۹]۔ نیز وہ لوگ جو اُن کے بعد دین میں داخل ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ "اے ہمارے پروردگار، ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں، تحفظ عطا فرما، اور ہمارے دلوں میں اُن کے خلاف کدورت نہ رہنے دے جو ایمان والے ہو چکے ہیں ۔ اے ہمارے پروردگار بیشک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے" [10]۔ کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے منافقت اختیار کی، جو اہلِ کتاب میں سے اپنے کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم مقابلے کے لیے باہر نکلے تو ہم ضرور تمہارے ہمراہ باہر نکلیں گے اور تمہارے معاملے میں کسی ایک کا بھی کبھی حکم نہیں مانیں گے، اور جب تم برسرِ پیکار ہوئے تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے، جب کہ اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں [11]۔ اگر وہ مقابلے کے لیے نکلے بھی، تو یہ اُن کے ساتھ نہیں نکلیں گے، اور اگر انہوں نے جنگ کی تو یہ اُن کی مدد کو نہیں آئیں گے؛ اور اگر انہوں نے اُن کی مدد کی بھی، تو یہ ضرور واپس پلٹ جائیں گے اور اس طرح اُن کی مدد نہ کرسکیں گے [12]۔ اُن کے سینوں میں تمہارا خوف اللہ کے خوف سے بھی زیادہ ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو سچّائی کا ادراک نہیں رکھتی [13]۔ وہ متحد ہو کر تم سے جنگ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ اپنی قلعہ بندیوں میں محدود رہیں، یا حفاظتی دیواروں کے پیچھے سے لڑیں۔ ان کے اپنے درمیان شدید مخاصمت موجود ہے۔ تم انہیں متحد سمجھتے ہو جب کہ ان کے ان کے دلوں میں تفریق ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جو عقل استعمال نہیں کرتے [14]۔ اُن کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جو اُن سے تھوڑا ہی قبل گذرے ہیں جنہوں نے اپنے فیصلوں کا مزا چکھا اور ایک دردناک عذاب کے مستحق ہو گئے [15]۔ ایسے جیسے کہ انسان کی سرکشی کی جبلت [الشیطان] کی مثال ہے کہ جب اُس نے انسان کو کفر پر اُکسایا ہو، مگر جب اُس نے کفر اختیار کر لیا ہوتو کہ دےا کہ میں تو تمہارے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے [16]۔ پس ان دونوں قسم کے لوگوں کا انجام ایک ایسی پچھتاووں اور محرومیوں کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہی ظالموں کی سزا ہے [17]۔ اے ایمان لانے والو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی نگہداشت کرو اور اپنی اندرونی ذات پر نگرانی رکھو کہ اُس نے اپنے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرو۔ بیشک اللہ اُس سب کی خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو [18]۔ اور اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جو اللہ کی ہدایات کو بھول گئے۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی ہی ذات کو فراموش کر گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو مجرم ہیں [19]۔ یاد رکھو کہ آگ میں رہنے والے اور امن و عافیت کی زندگی میں رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ امن و عافیت کی زندگی والے ہی وہ ہیں جو بلندیاں پائیں گے [20]۔ اگر ایسا ہوتا کہ ہم نے یہ قرآن کسی بڑے سردار پر[علیٰ جبل] نازل کیا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے ڈرتا ہوا دنیا سے تارک ہو جاتا [متصدعا"]۔ اور یہ مثالیں ہم انسانوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ تفکیر کریں، یعنی سوچنے کی روش کو اپنائیں [21]۔ اور یہ اچھی طرح جان لیں کہ اللہ ہی وہ ہستی ہے جس کے علاوہ کوئی اورصاحبِ اختیار نہیں ہے۔ وہ ان دیکھے اور موجود سب کو جانتا ہے۔ وہی فوری اور مسلسل سامانِ زیست عطا کرنے والا ہے [22]۔ اللہ وہ ہے کہ جس کے

علاوہ کوئی اتھارٹی نہیں، وہ ہی سب سے بلند حاکم ہے [الملِکُ القُدُّوس]، سلامتی کا ماخذ ہے، امن اور تحفظ دینے والا ہے، صاحبِ اقتدار، جابر اور بڑی شان والا ہے۔ اللہ ان سب سے بلند ہے جو یہ لوگ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں [23]۔اللہ ہی وہ ہے جو تخلیق کرتا ہے، بنیاد ڈالتا ہے اور شکل و صورت کی تشکیل کرتا ہے۔ تمام حسین اوصاف اُسی کے لیے ہیں۔ اُسی کے مقصد کی تکمیل کے لیے جو کچھ کائناتی کروں میں اور زمین پر موجود ہے اپنے اپنے وظائف تندہی سے ادا کر رہا ہے، کیونکہ وہی حکمت اور غلبے کا مالک ہے۔ [24]۔"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 93

سورۃ المجادلۃ [58]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت کا عنوان " المجادلہ" ہے جو اُس بحث و تکرار کی نشاندہی کرتا ہے جو کسی علاقے کی ایک مہمان سربراہ پارٹی اور رسولِ خدا کے درمیان واقع ہوا ، جس میں ملاقاتی جماعت [الّتی] اپنی ساتھی کمیونٹی [زوجہا] یا اپنے عوام کے بارے میں شکایت کر رہے تھے۔ جیسا کہ متن کے اگلے ہی جملوں سے واضح ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اُن کی اُس روش پراپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ جس کے تحت وہ لوگ اپنے کمزور طبقے [نساء] کے ساتھ سلوک کر رہے تھے اور یہ فیصلہ بھی دیا کہ ان لوگوں کے الزامات جھوٹ پر مبنی ہیں۔ بعد ازاں، یہ سورت تخریبی انداز کی خفیہ کانا پھوسی پر بات کرتی ہے اور پھر اُن پرائیویٹ میٹنگز کے بارے میں جن کے لیے مختلف وفود نبی کے ساتھ، اُن کی حاکم کی حیثیت میں، حاضری کے طلبگار ہوتے ہیں۔ ایسی پرائیویٹ میٹنگز کے طلبگاروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ ملاقات سے قبل یہ اُن کے لیے مناسب ہوگا کہ وہ اپنے ذمہ واجب الادا ٹیکس اور واجبات [صدقۃ] حکومت کو ادا کر دیا کریں تاکہ اس کے لیے اُن کا استحقاق ثابت ہو جائے۔ یہ سورت اس بارے میں بھی ہدایت دیتی ہے کہ کسی بھی اجتماع میں باہر سے آنے والوں کے لیے بیٹھنے کی جگہ فراہم کرنا بھی ایک فیاضانہ عمل ہے خواہ اس کے لیے اپنی جگہ کی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ سورت جھوٹی قسمیں کھانے کے بارے میں بھی بات کرتی ہے۔

تاہم ایک نہایت ہی حیران کُن اور مضحکہ خیزانداز میں ہماری تمام مروجہ اور متوارث چلی آ رہی تفاسیر و تراجم میں اس سورت کی تعبیر کو بڑے اور چھوٹے طبقات کے درمیان انصاف اور برابری کی اقدار کی تلقین کی بجائے، ایک بڑی بد دیانتی سے کام لیتے ہوئے، عرب جاہلیہ کی ایک رسم کے ذکر میں تبدیل کر دیا گیا ہے، جسے "ظہار" کہا جاتا تھا۔ اور جس میں بیویوں سے قطع تعلق کے لیے انہیں ماں کہ کر پکار لیا جاتا تھا۔ قرآن انسانوں کے تمام طبقات کے درمیان، جو کسی بھی جغرافیائی اور نسلی ماخذ سے تعلق رکھتے ہوں، امن ، انصاف اور مساوات کا ایک عالمی ڈسپلن ہے۔ قرآن انسانی برادری کے لیے اپنے اقدار و آئیڈیلز پر زور دیتے ہوئے آخر کیوں توہمات پر مبنی ایک چھوٹی سی نام نہاد بدعت کو روشنی میں لائے گا، اس امر کی کوئی بھی توجیہ پیش کرنی مشکل ہوگی۔ سیارہ زمین پر غیر عرب اقوام کی بے شمار متنوع اقسام کا ایک ادنیٰ سی مقامی بُت پرست آبادی میں موجود ایک غیر معروف رسم یا رواج سے بھلا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ دراصل قرآن میں یہ بڑی مطلب پرستانہ تحریف "ظہر مِن" کے معنی کو بگاڑ کر کی گئی ہے جس کا اصل معنی "کسی کے ساتھ نہایت حقارت، بے عزتی، ظلم وغیرہ کا سلوک کرنا" ہوتا ہے۔ قرآن میں اسے "یُظاہرون مِن" کے محاورے کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے، جسے ملوکیت کے دور میں نام نہاد "ظہار" کی رسم سے بدل دیا گیا۔ براہ کرم جدید ترین علمی و شعوری ترجمے کو پرانے مروجہ ترجمے کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے مطالعہ فرمائیں۔

سورة المجادلة [58]

قَدْ سَمِعَ اللَّـهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّـهِ وَاللَّـهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (١) الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ ۖ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّـهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ (٢) وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚوَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (٣) فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۖ فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّـهِ ۗوَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٤) إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚوَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ (٥) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّـهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّـهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (٦) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّـهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّـهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٧) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّـهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّـهُ بِمَا نَقُولُ ۚحَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ (٨) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّـهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (٩)إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّـهِ ۚ وَعَلَى اللَّـهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (١٠) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّـهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ(١١) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٢) أَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚفَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّـهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّـهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (١٣) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّـهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (١٤) أَعَدَّ اللَّـهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (١٥) اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّـهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (١٦) لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّـهِ شَيْئًا ۚ أُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (١٧) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّـهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ(١٨) اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّـهِ ۚ أُولَـٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (١٩) إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ أُولَـٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ (٢٠) كَتَبَ اللَّـهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّـهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (٢١) لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚأُولَـٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّـهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَـٰئِكَ حِزْبُ اللَّـهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّـهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٢٢)

روایتی تراجم کا ایک نمونہ [از مودودی]

اللہ نے سن لی اُس عورت کی بات جو ا پنے شوہر کے معاملہ میں تم سے تکرار کر رہی ہے اور اللہ سے فریاد کیے جاتی ہے اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے **(1)** تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے **(2)**جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی اُس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی، تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، ایک غلام آزاد کرنا ہوگا اِس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے **(3)** اور جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، اور کافروں کے لیے دردناک سزا ہے **(4)** جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل و خوار کر دیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے کے لوگ ذلیل و خوار کیے جا چکے ہیں ہم نے صاف صاف آیات نازل کر دی ہیں، اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے **(5)** اُس دن (یہ ذلت کا عذاب ہونا ہے) جب اللہ ان سب کو پھر سے زندہ کر کے اٹھائے گا اور انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں وہ بھول گئے ہیں مگر اللہ نے ان سب کا کیا دھرا گن گن کر محفوظ کر رکھا ہے اور اللہ ایک ایک چیز پر شاہد ہے**(6)** کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے اندر چھٹا اللہ نہ ہو خفیہ بات کرنے والا خواہ اِس سے کم ہوں یا زیادہ، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے روز وہ ان کو بتا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے **(7)** کیا تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کر دیا گیا تھا پھر بھی وہ وہی حرکت کیے جاتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا؟ یہ لوگ چھپ چھپ کر آپس میں گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں، اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اُس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری اِن باتوں پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا اُن کے لیے جہنم ہی کافی ہے اُسی کا وہ ایندھن بنیں گے بڑا ہی برا انجام ہے اُن کا **(8)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کرو اور اُس خدا سے ڈرتے رہو جس کے حضور تمہیں حشر میں پیش ہونا ہے **(9)** کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے، اور وہ اس لیے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اُس سے رنجیدہ ہوں، حالانکہ بے اذن خدا وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے **(10)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے، اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے**(11)** کیا تم کو خبر نہیں ہے کہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا اللہ کو علم ہے؟ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور ان کے درمیان چوتھا اللہ نہ

ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور ان کے اندر چھٹا اللہ نہ ہو خفیہ بات کرنے والا خواہ اِس سے کم ہوں یا زیادہ، جہاں کہیں بھی وہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے روز وہ ان کو بتا دے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے **(7)** کیا تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کر دیا گیا تھا پھر بھی وہ وہی حرکت کیے جاتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا؟ یہ لوگ چھپ چھپ کر آپس میں گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں کرتے ہیں، اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اُس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری اِن باتوں پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا اُن کے لیے جہنم ہی کافی ہے اُسی کا وہ ایندھن بنیں گے بڑا ہی برا انجام ہے اُن کا **(8)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کرو اور اُس خدا سے ڈرتے رہو جس کے حضور تمہیں حشر میں پیش ہونا ہے **(9)** کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے، اور وہ اس لیے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اُس سے رنجیدہ ہوں، حالانکہ بے اذن خدا وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے **(10)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی بخشے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو تم میں سے جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے، اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے **(11)** کیا تم ڈر گئے اس بات سے کہ تخلیہ میں گفتگو کرنے سے پہلے تمہیں صدقات دینے ہونگے؟ اچھا، اگر تم ایسا نہ کرو اور اللہ نے تم کو اس سے معاف کر دیا تو نماز قائم کرتے رہو، زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے **(13)** کیا تم نے دیکھا نہیں اُن لوگوں کو جنہوں نے دوست بنایا ہے ایک ایسے گروہ کو جو اللہ کا مغضوب ہے؟ وہ نہ تمہارے ہیں نہ اُن کے، اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں **(14)** اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے، بڑے ہی برے کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں **(15)** اُنہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں وہ اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں، اِس پر ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے **(16)** اللہ سے بچانے کے لیے نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے نہ ان کی اولاد وہ دوزخ کے یار ہیں، اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے **(17)** جس روز اللہ ان سب کو اٹھائے گا، وہ اس کے سامنے بھی اُسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا خوب جان لو، وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں **(18)** شیطان اُن پر مسلط ہو چکا ہے اور اُس نے خدا کی یاد اُن کے دل سے بھلا دی ہے وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں خبردار ہو، شیطان کی پارٹی والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں **(19)**یقیناً ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں **(20)** اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہو کر رہیں گے فی الواقع اللہ زبردست اور زور آور ہے**(21)** تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ اُن کے باپ ہوں، یا اُن کے بیٹے، یا اُن کے بھائی یا اُن کے اہل خاندان یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں

بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں خبردار رہو، اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں**(22)**

جدید اور شفّاف ترین علمی وشعوری ترجمہ

"اللہ تعالیٰ نے اُس پارٹی/وفد [الّتی] کی گفتگو سن لی ہے جس نے اپنی ساتھی جماعت/طبقے/ہم قبیلہ لوگوں کے بارے میں [فی زوجھا] تمہارے ساتھ بحث و تکرار کی ہے [تُجادِلُک] اور دراصل مجاز اتھارٹی تک اپنی شکایات پہنچائی ہیں [تشتکی الی اللہ]۔ اللہ تعالیٰ نے تم دونوں فریقوں کے موقف کو سن لیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمہ وقت سننے اور بصیرت سے کام لینا والا ہے [1]۔ پس تم میں سے وہ طبقہ جو اپنے کمزور طبقات [نِسائھم] کو توہین، ذلت اور دشمنی کا نشانہ بناتا ہے [یُظاھِرُون منکم] اس حقیقت کا ادراک کر لے کہ اِن طبقات کو یا اُن کے رویوں کو معاشرے کے لیے ایک رول ماڈل نہیں سمجھا جا سکتا [ما ھُنّ اُمھاتِھم]۔ اُن کے لیے رول ماڈل تو دراصل وہ ہیں جنہوں نے ان کے اِس معاشرے کی بنیادیں رکھی ہیں [اللّائی ولدنھُم]۔ اور درحقیقت یہ لوگ تم سے ناجائز طور پر جھوٹ بول رہے ہیں [منکرا من القولِ و زُورا]۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی پھر بھی درگزر کرنے اور غلط کاریوں کے نتائج سے تحفظ عطا کرنے والی ہے [2]۔ اس لیے وہ لوگ جو اپنے کمزور عوام کے ساتھ ذلت کا سلوک کرتے ہیں، اور پھر اُسی رویے کا اعادہ کرتے رہتے ہیں، ان کے لیے لازم کیا جاتا ہے کہ اس سے قبل کہ وہ اپنے عوام کے ساتھ دوبارہ رابطے میں آئیں یا معاملات کو ڈیل کریں [قبلِ ان یتماسا] وہ خود کو پابند کر دینے والی ایک واضح تحریر لکھ کر جاری کریں [فتحریرُ رقبۃ]۔ یہ طریقِ کار ایک تنبیہ کے طور پر تمہارے لیے تجویز کیا جا رہا ہے کیونکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو یا آئندہ کروگے، اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر رہتا ہے [3]۔ بہر حال جس کے لیے یہ ممکن نہ ہو تو ایسے لوگ، اس سے قبل کہ وہ دوسرے پارٹی یا اپنے عوامی طبقے سے رابطے میں آئیں، دو لگاتار ماہ یا ادوار کی پرہیزگاری و ضبطِ نفس کی عملی تربیت حاصل کریں۔ اور جس کے لیے یہ بھی ممکن نہ ہو، تو وہ ساٹھ مساکین کو سامانِ زیست کی فراہمی کی ذمہ داری قبول کریں۔ یہ حکم اس لیے دیا جا رہا ہے کہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عطا کردہ نظام پر پوری طرح ایمان لا سکواور یقین کے ساتھ عمل پیرا ہو سکو۔ اور کیونکہ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، اس لیے ان کا انکار کرنے والوں کے لیے دردناک سزا مقرر کر دی گئی ہے [4]۔ بیشک جو لوگ بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کریں گے، وہ ایسی ہی ذلتوں کا سامنا کریں گے جیسا کہ اُن سے قبل کے لوگوں نے ذلتوں کا سامنا کیا تھا۔ اور ہم نے تو کھلی اور واضح نشانیاں پیش کر دی ہیں، جنکا انکار کرنے والوں کے لیے ذلت ناک سزا مقرر ہے [5]۔ ایک وقت ایسا آ جائیگا جب اللہ تعالیٰ اُن سب کو دوبارہ زندگی دے گا اورجو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اُس سے آگاہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سب کا احاطہ کیا ہوا ہے جب کہ وہ اُسے بھول چکے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر ہونے والی چیز کو مشاہدے میں رکھتا ہے [6]۔

کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ہر اُس شے کا علم رکھتا ہے جو کہ کائناتی اجسام میں اور زمین پر وجود رکھتی ہے۔ ایسا ممکن نہیں کہ تین سرگوشیاں کرنے والوں میں چوتھا وہ خود نہ ہو، اور پانچ سرگوشیوں کرنے والوں میں چھٹا وہ خود نہ ہو، یا اس سے کم یا زیادہ بھی ہوں اور وہ ان کے ساتھ نہ ہو، خواہ جہاں بھی وہ موجود ہوں۔ پھر اُس بڑے دور کے قیام کے وقت [یوم القیامۃ] وہ

انہیں آگاہ کرے گا کہ وہ کیا کیا کرتے رہے ہیں۔ درحقیقت اللہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔ [7] کیا تُم نے اُن لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہیں خفیہ سازشیں کرنے سے منع کیا گیا اور وہ لوٹ کر اُسی کام پر آتے رہے جس سے انہیں روکا گیا تھا، اور گناہ، سرکشی اور معصیتِ رسول کے کام کرتے رہے، اور جب بھی تمہارے پاس آتے تو تمہیں ایسے انداز میں تحیہ کرتے جیسا کہ کبھی اللہ نے بھی نہیں کیا تھا، اور پھر اپنے آپ سے اور اپنے لوگوں میں یہ کہتے پھرتے کہ اللہ نے ہمارے اس طرزِ گفتگو پر ہمیں عذاب میں کیوں نہ ڈال دیا؟ اِن لوگوں کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ڈال دیے جائیں گے، جو کہ ایک بدترین ٹھکانہ/انجام ہے [8]۔ اےایمان والو اگر تم خفیہ سرگوشیاں کرو تو کبھی گناہ، سرکشی اور معصیتِ رسول کی راہ پر ایسا نہ کرو اور ایسا صرف دلوں کی کشادگی اور پرہیزگاری کے لیے کرو۔ اور اللہ کے قوانین کی پابندی کرتے رہو جس کے سامنے تمہیں بالآخر جمع ہو کر پیش ہونا ہے [9]۔ دراصل خفیہ سرگوشیاں ایک شیطانی کام ہے تاکہ ایمان والوں کو دُکھ پہنچایا جائے، لیکن یہ اُن کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا سوائے اس کے اللہ کا قانون ایسا چاہے، اور مومنین کا پورا توکل اللہ کے قوانین پر ہی ہوتا ہے [10]۔

اے ایمان والو، جب تمہیں کہا جائے کہ اجتماعات میں دوسروں کے لیے جگہ پیدا کرو، تو ایسا ضرور کرو، اللہ تمہارے لیے خود جگہ پیدا کر دے گا۔ آور اگر کہا جائے کہ منتشر ہو جاو تو منتشر ہو جایا کرو۔ تم میں سے جو بھی ایمان والا ہو گا اللہ اُس کے درجات بلند کر دے گا کیونکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اس سے باخبر رہتا ہے [11]۔ ای ایمان والو اگر تم رسول کے ساتھ پرائیویٹ میٹنگ کرنا چاہتے ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس سے قبل ہی تم اپنے ذمہ لگے ہوئے واجبات/ٹیکسز [صدقۃ] کی ادائیگی کر دو۔ ایسا کرنا تمہارے لیے خیر اور پاکیزگیِ قلب کا موجب ہوگا۔ لیلکن اگر ایسا موقع نہ پاو تو پھربھی اللہ تعالیٰ کو تم تحفظ دینے اور رحم کرنے والا پاوگے [12]۔ کیا تم اس بات میں کوئی تحفظات اور خوف محسوس کرتے ہو کہ اپنی پرائیویٹ حاضری سے قبل ٹیکسز/واجبات کی ادائیگی کر دو؟ بہر حال اگر تم یہ نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو درگذر کردیتا ہے [تاب اللہ علیکم]، تو پھر اپنے لوگوں میں اُس کے احکامات کی پیروی کا نظام قائم کرو اور وسائلِ پرورش یعنی پبلک ویلفیر کی رقوم ادا کرتے رہو[آتوالزکاۃ]، اور اللہ و رسول، یعنی مرکزی حکومتِ کی اطاعت کرتے رہو۔ کیونکہ جو کچھ بھی تم کروگے، اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر رہے گا [13]۔

کیا تم ایسے لوگوں کی حالت پر بھی غور کیا ہے جنہوں نے ایسی قوم کو دوست بنا لیا جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ ایسے لوگوں کا تم سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی ان کا اُن سے کوئی لینا دینا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی کذب بیانیوں پر جانتے بوجھتے قسمیں اُٹھاتے ہیں [14]۔ ان کے لیے اللہ نے شدید سزا تیار کر رکھی ہے۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ بُرا کام ہے [15]۔ یہ اپنے حلفوں /قسموں کو آڑ کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اللہ کا راستہ روکنے کا کام کرتے ہیں، پس ان کے لیے ذلت ناک سزا مقرر کر دی گئی ہے [16]۔ اللہ کے سامنے نہ ان کے اموال اور نہ ہی اولادیں انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکیں گی۔ یہی تو محرومیوں کی آگ کے ہمراہی ہیں، جس کے ساتھ یہ ہمیشہ رہیں گے [17]۔ ایک وقت پر اللہ ان سب کو اکٹھا کھڑا کر دے گا تو یہ اُس وقت بھی اِسی طرح اللہ کے سامنے قسمیں اُٹھائیں گے جیسے کہ تمہارے سامنے اُٹھاتے تھے؛ اور سمجھیں گے کہ وہ کوئی خاص حربہ رکھنے والے لوگ ہیں۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا، کیونکہ یہ درحقیقت جھوٹے ہیں [18]۔ ان کی سرکشی کی جبلتیں

[الشیطان] ان پر حاوی ہو چکی ہیں اور یہ خسارے میں رہنے والے لوگ ہیں [19]۔ بیشک جو لوگ اللہ اور رسول، یعنی حکومتِ الٰہیہ کی مخالفت کرتے ہیں، یہی پست ترین لوگ ہیں [20]۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول لازمی طور پر غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ ذی قوت اور غلبے کا مالک ہے [21]۔ تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کوئی ایسی قوم نہ پاو گے جو اللہ اور رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتی ہو، خواہ ایسے لوگ ان کے آبا و اجداد ہوں، یا ان کی آل اولاد ہوں، یا ان کی برادری والے ہوں اور خواۃ ان کی اپنی نسل سے ہوں۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور انہیں اپنی وحی کے ذریعے سے قوت عطا کی ہے، اور وہ انہیں ایسی امن و عافیت کی زندگی میں داخل کرے گا جس میں فراوانیوں کا دور دورہ ہوگا اور وہ اسی کیفیت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گا اور وہ اُس سے۔ یہی اللہ کے حمایتی ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے حمایتی ہی وہ لوگ ہیں جو فلاح و خوشحالی کے مستحقین ہیں ؟ [22]"

اہم الفاظ کے مستند معانی:

(تظاهرون) ta*tha*haroona 2:85 ...from their homes, **supporting** each other against them unlawfully...; Zahara min: يظاہرون من: to hold someone in contempt, to hurt, smote, hit, his back; to regard or treat with enmity, or hostility or severe themselves one from another. Zahara ‘alayihi: He aided or assisted, against him;

***Ummah* (ummahaati-him – أُمّہاتِھم)** way/course/manner/mode of acting, faith, religion, nation, , time or period of time, righteous person, a person who is an object of imitation and who is known for goodness/virtues;

Ra-Qaf-Ba = to guard, observe, watch, respect, regard, wait for, tie by the neck, warn, fear, control. raqib - guard, observer, watcher. yataraqqab - observing, awaiting, looking about, watching. riqab - neck, slave, captive of war, captive who has contracted with his master or custodian for his freedom thus the expression firriqab would mean in the ransoming of slaves or captives, its sing. is raqabah. murtaqib - one who guards etc.

Najwa: نجویٰ: confidential talk, secret conversation between two persons or parties, discoursing secretly, soliloquy

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر94

سورۃ الحدید [57]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ کے نمایاں نکات میں لفظ "الحدید" [25/57] شامل ہے، جسے اس کے عنوان کی جگہ دی گئی ہے۔ آج تک اس لفظ کو قدیمی روایتی اور جدید اصلاحی مفسرین اور مترجمین کی تمام نسلوں نے صرف "لوہے" یا "فولاد" سے تعبیر کیا ہے۔ اور پھر ان میں سے کُچھ نے اس غیر عقلی ترجمے کا جواز بھی اپنے اپنے الفاظ میں دینے کی کوششیں کی ہیں۔ تاہم، ایک گہری تحقیق یہ انکشاف کرتی ہے کہ یہ سوچنا غیر منطقی اور بے سُود ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اوصاف اور انسانوں کے لیے فوائد کی بنا پر صرف لوہے کی تعریف کو نمایاں کیا ہوگا، جب کہ معدنی وسائل کی ایک بڑی اور متنوّع ورائٹی کو نظر انداز کر دیا ہوگا جو انسان کے لیے بے شمار دیگرعظیم فوائد کی حامل ہے۔ زمین کے نیچے اور بھی درجنوں خزانے مخفی ہیں، اور لوہا اُن میں سے صرف ایک معدن ہے۔ اس لیے اسے استثنائی طور پر ذکر میں لانے کی کوئی عقلی توجیہ ظاہر نہیں ہوتی۔ ہُوا یہ ہے کہ اموی عہد کے اولین سازشی مفسّر کی سوچی سمجھی غلط بیانی کو بنیاد بنا کر مکّھی پر مکّھی ماری جاتی رہی ہے۔ سوچ و فکر کی زحمت کسی بھی فاضل سکالر یا مترجم نے گوارا نہیں کی۔ یہاں تک کہ لاہور کے ڈاکٹر قمر زمان مرحوم کے زرخیز ذہن نے اس لفظ کے مادے سے ایک قرینِ عقل اور سیاق و سباق میں فٹ بیٹھنے والا معانی دریافت کر ڈالا۔

مزید ریسرچ سے یہ بات بھی کلیر ہو گئی کہ متعلقہ آیت واضح طور پر "نزول" [انزلنا الحدید] کی بات کر رہی ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ [وحی کے ذریعے] جس چیز کا نزول کیا کرتا ہے وہ اس ذاتِ پاک کی راہنمائی یا احکام یا اقدار ہوتی ہیں جو صحیفے کی شکل میں قسط وارنازل کیے جاتے ہیں۔ وہ ہرگز دھاتیں یا معدنیات قسم کی اشیاء "نازل" نہیں کیا کرتا جو کہ سیارہ زمین کے ارتقائی مرحلے میں ہی اُس کی اندرونی پرتوں میں ذخیرہ کر دی گئی تھیں، اور جو ہمیشہ انسان کو ہی اپنی سخت جدو جہد اور اپنے اُس علم کے ذریعے حاصل کرنی پڑتی ہیں جو اُسے اپنی دانش کے تدریجی ارتقاء سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ چیزیں نازل نہیں ہوا کرتیں۔

فلھٰذا، جیسا کہ بہت سی مستند عربی لغات سے بھی تصدیق ہوتی ہے، "الحدید" سے مراد الہامی طور پر نازل کردہ "حدود/پابندیاں/ممنوعات " ہیں۔ یہ خالص علمی اور ادبی تعبیر اپنے متعلقہ ٹیکسٹ اور اُس کے سیاق و سباق کے عین مطابق ہے اور عبارت میں 100 فیصد فِٹ بیٹھ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی خطائیں اور اغلاط روایتی تراجم میں نوٹ کی گئی ہیں جنہیں زبان دانی کے اصولوں اور جدید

عقلیت کی روشنی میں درست کر دیا گیا ہے۔ میرے معزز قارئین جب قدیم اور جدید کی ایک تقابلی سٹڈی [study] کریں گے تو وہ صحیح اور غلط کا ایک عظیم فرق بآسانی ملاحظہ کر لیں گے۔

سورة الحدید [57]

سَبَّحَ لِلَّـهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (١) لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢) هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٣)

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (٤)

لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّـهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (٥) يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (٦) آمِنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ (٧)

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّـهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (٨) هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّـهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (٩)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ وَلِلَّـهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَـٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّـهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (١٠) مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ (١١)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (١٢) يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ (١٣) يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَـٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّـهِ وَغَرَّكُم بِاللَّـهِ الْغَرُورُ (١٤) فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (١٥) أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّـهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (١٦)

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (١٧) إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ (١٨) وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّـهِ وَرُسُلِهِ أُولَـٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ (١٩) اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ (٢٠)

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّـهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّـهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّـهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٢١) مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّـهِ يَسِيرٌ (٢٢) لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗوَاللَّـهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (٢٣) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّـهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (٢٤)

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّـهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّـهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ(٢٥) وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (٢٦) ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّـهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (٢٧)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّـهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّـهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ(٢٨) لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّـهِ ۙ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّـهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّـهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (٢٩)۔

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ [مودودی]

اللہ کی تسبیح کی ہے ہر اُس چیز نے جو زمین اور آسمانوں میں ہے، اور وہی زبردست دانا ہے **(1)** زمین اور آسمانوں کی سلطنت کا مالک وہی ہے، زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے، اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے **(2)** وہی اول بھی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی، اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے **(3)** وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا اُس کے علم میں ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو جو کام بھی کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے **(4)** وہی زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اور تمام معاملات فیصلے کے لیے اُسی کی طرف رجوع کیے جاتے ہیں **(5)** وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے **(6)** ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو اُن چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے ان کے لیے بڑا اجر ہے **(7)** تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے اگر تم واقعی ماننے والے ہو **(8)** وہ اللہ ہی تو ہے جو اپنے بندے پر صاف صاف آیتیں نازل کر رہا ہے تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے **(9)** آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی اُن لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے اُن کا درجہ

بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اگرچہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے با خبر ہے **(10)** کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض، تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے، اور اُس کے لیے بہترین اجر ہے**(11)** اُس دن جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) "آج بشارت ہے تمہارے لیے" جنتیں ہونگی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی ہے بڑی کامیابی **(12)** اُس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں، مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اُس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب **(13)** وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی، شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا، اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دیتا رہا **(14)** لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ اُن لوگوں سے جنہوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے، وہی تمہاری خبر گیری کرنے والی ہے اور یہ بدترین انجام ہے **(15)** کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اُس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت اُن پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟**(16)** خوب جان لو کہ، اللہ زمین کو اُس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی ہیں، شاید کہ تم عقل سے کام لو **(17)** مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے، اُن کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لیے بہترین اجر ہے**(18)** اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، اُن کے لیے اُن کا اجر اور اُن کا نور ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں **(19)** خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے اِس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے دنیا کی زندگی ایک دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں **(20)** دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اُس کی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے **(21)** کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے) **(22)** یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل

شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں **(23)** جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل پر اکساتے ہیں اب اگر کوئی رو گردانی کرتا ہے تو اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے**(24)** ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں، اور لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے منافع ہیں یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون اُس کو دیکھے بغیر اس کی اور اُس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے **(25)** ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور اُن دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی پھر ان کی اولاد میں سے کسی نے ہدایت اختیار کی اور بہت سے فاسق ہو گئے**(26)** اُن کے بعد ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، اور ان سب کے بعد عیسیٰؑ ابن مریم کو مبعوث کیا اور اُس کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی اُن کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کرلی، ہم نے اُسے اُن پر فرض نہیں کیا تھا، مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں انہوں نے آپ ہی یہ بدعت نکالی اور پھر اس کی پابندی کرنے کا جو حق تھا اسے ادا نہ کیا اُن میں سے جو لوگ ایمان لائے ہوئے تھے اُن کا اجر ہم نے ان کو عطا کیا، مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں**(27)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے) **(28)** تم کو یہ روش اختیار کرنی چاہیے) تاکہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے فضل پر اُن کا کوئی اجارہ نہیں ہے، اور یہ کہ اللہ کا فضل اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور وہ بڑے فضل والا ہے**(29)**

جدید اور شفّاف ترین علمی و عقلی ترجمہ

"جو کچھ بھی کائناتی کُروں [السماوات] میں اور سیارہ زمین پر موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی منشا و مقصود کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے، کیونکہ وہی دانش پر مبنی قوت و شان کا حامل ہے [1]۔ کائناتی کُروں اور سیارہ زمین کی حکمرانی اُسی کے لیے ہے۔ وہی زندگی اور موت عطا کرنے والا ہے، اور وہی ہے جو ہر شئے کے لیے کنٹرول کرنے والے قاعدے، قانون اور اقدار مقرر کرتا ہے [قدیر] [2]۔ وہی ہے جو ازل سے موجود ہے اور وہی ہے جو ابد تک قائم ہے، اور وہی ہے جو اپنے وجود کو ظاہر بھی کرتا ہے [الظاہر] اور غیر مرئی بھی رہتا ہے[الباطن]۔ اور یہ اس لیے کہ اس کا علم ہر شے پر محیط ہے [3]۔

وہی ہے جس نے کائناتی اجسام اور سیارہ زمین کو چھ ادوار/مراحل کے حساب سے تخلیق کیا اور اس کے بعد خود کو اُس کے اقتدار/کنٹرول [العرش] پر متمکن کیا [استوا]۔ وہی جانتا ہے کہ زمین میں سے کیا گذرتا ہے [یلجُ] اور اُس میں سے کیا باہر نکلتا ہے، اور یہ کہ کائنات کی طرف سے کیا اس پر نازل ہوتا ہے اور اِس میں سے کیا اُس کی جانب بلند ہوتا ہے۔ نیز تم جہاں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ اس طرح تمہارا ہر عمل اللہ کی بصارت کے دائرے میں ہی رہتا ہے۔ [4]

کائناتی اجسام اور سیارہ زمین پر حکمرانی اُسی کے لیے ہے، پس تمام معاملات اُسی عظیم اتھارٹی کی جانب رجوع ہو کر فیصل ہوتے ہیں [5]۔ وہی اندھیروں کو دن کی روشنی سے بدلتا ہے اور وہی دن کی روشنی کو رات کے اندھیرے سے بدلتا ہے۔ اسی لیے وہ تمام اندرونی/چھپی ہوئی سوچ کا بھی علم رکھتا ہے [6]۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آو اور جن جن چیزوں پر اس نے تم کو وارث بنایا ہے [مستخلفین فیہ] ان میں سے کھلے دل سے خرچ کیا کرو۔ پس تم میں سے جو بھی ایمان والے ہو گئے اور کھلے دل سے خرچ کیا، ان کے لیے بڑا اجر مقرر ہے [7]۔

اور تمہیں ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لے آتے، جب کہ یہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آو اور اس نے تمہارے ساتھ عہدو پیمان کیا ہوا ہے اس شرط پر کہ تم امن و ایمان والے بن جاو [8]۔ اللہ وہی ہے جس نے اپنے بندے پرنہایت واضح نشانیاں اور پیغامات نازل کیے ہیں تاکہ وہ تمہیں ظلم کے اندھیروں سے نکال کر آگہی کی روشنی کی طرف لے جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے [9]۔

اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں کھلے دل کے ساتھ خرچ نہیں کرتے، جبکہ اس کائنات کی جو بھی میراث ہے اس کا مالک صرف اللہ ہی ہے۔ تم میں سے وہ مساوی درجے کے حامل نہیں ہوں گے جنہوں نے بڑی فتح سے قبل کھلے دل سے خرچ بھی کیا اور جنگ میں حصہ بھی لیا اور زیادہ بڑا رُتبہ پایا، بمقابلہ اُن کے جنہوں نے بعد ازاں انفاق کیا اور جنگوں میں حصہ لیا۔ البتہ دونوں طبقات کے لیے اللہ نے حسین وعدے کیے ہیں، کیونکہ اللہ ہر اس عمل سے باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو [10]۔ جو لوگ بھی اللہ کو خوبصورت انداز میں قرض دیں گے، یعنی اس کی راہ میں خرچ کریں گے، تو نتیجتا" اللہ تعالیٰ بھی ان کے لیے اس رقم میں بہت سا اضافہ کر دے گا، نیز ان کے لیے عزت و تکریم کا حامل انعام بھی ہوگا [11]۔

وہ وقت بھی آئے گا جب تم مومن افراد [المومنین] و جماعتوں [المومِنات]کو دیکھو گے کہ ان کی آگہی کی روشنی اُن کی جدوجہد میں اعانت کے لیے اُن کے سامنے ہوگی اور وہ ان کے عہدو پیمان کی تکمیل میں بھی اُن کی مددگار ہوگی؛ تمہیں اُس مرحلے میں ایسی پُر عافیت زندگی کی بشارت دی جائیگی جس کے تحت فراوانیاں میسر ہوں گی جن میں تم ہمیشہ رہو گے۔ وہ ایک عظیم درجہ/مقام ہوگا [12]۔

یہ وہ مرحلہ ہوگا جب منافق افراد [المنافقون] اور ان کی جماعتیں [المنافقات] ایمان کے حامل لوگوں سے کہیں گی کہ ہمارے لیے تھوڑا رُک جاو تاکہ ہم تمہاری آگہی کی روشنی سے کچھ فائدہ حاصل کر لیں۔ اُن سے کہا جائے گا کہ اپنی سابقہ زندگی کی طرف رجوع کرو اور وہاں سے کُچھ روشنی پانے کی کوشش کرو۔ پھر اُن کے بیچ ایک دیوارحائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، جس کے اندر سامانِ زیست و ارتقاء [الرحمۃ] ہوگا اور اس کے باہر اس کا سامنا کرتا ہوا ایک خاص عذاب [13]۔ یہ انہیں پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم وہاں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتے؟۔ وہ جواب دیں گے، کہ ایسا ضرور ہوتا [قالو بلیٰ]، لیکن تم لوگوں نے اپنے نفوسِ شعوری کو ترغیب و تحریص کی بھٹّی میں ڈالا، اور تم ہچکچاہٹ کا شکار، انتظار میں رہے، اور تم شک و شبہے میں مبتلا رہے، اور

تمہاری خود غرضانہ سوچ نے تمہیں دھوکا دیا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم صادر ہو گیا اور تمہارے فریب نفس نے تمہیں اللہ کے بارے میں گمراہ کر دیا [14]۔ پس اب اس مرحلے میں تم سے کوئی تاوان/حرجانہ بھی نہ لیا جائے گا، اور نہ ہی ایسا کافروں کے لیے کیا جائے گا۔ تم سب کا ٹھکانہ پچھتاووں اور محرومیوں کی آگ ہے۔ یہی تمہارا آقا و مالک ہے۔ اور یہ ایک بدترین ٹھکانہ/منزل ہے [15]۔

کیا ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آ گیا کہ ان کے دل اللہ کی تعلیمات کے لیے جھُک جائیں اور اس کے لیے جو سچائی کی صورت نازل ہوا، اور وہ ان کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ما قبل میں صحیفہ عطا کیا گیا، اور اس پر ایک طویل مدت گذر گئی تو اُن کے دل سخت ہو گئے، اور ان میں سے اکثریت نافرمان ہو گئی [16]۔

تم سب یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو زمین کو اُس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندگی عطا کر دیا کرتا ہے۔ تو ہم تمہارے لیے ایسی نشانیاں واضح کر چکے ہیں کہ تم اپنی عقل و دانش استعمال کر سکو[17]۔ بیشک وہ افراد اور جماعتیں جو اپنے واجبات ادا کرکے اپنی سچائی کا ثبوت دے دیتے ہیں [المُصدّقین و المُصدّقات]، اور اس طرح اللہ تعالیٰ کو ایک خوبصورت قرض فراہم کر دیتے ہیں، وہ ان کے حق میں اُس رقم کو بڑھا دیا کرتا ہے اور ان کے لیے عزت و تکریم کا حامل انعام بھی مختص کر دیتا ہے [18]۔ اور سچے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اور اپنے پروردگار کی نظر میں [عند ربّھم] گواہوں کا درجہ [الشُّھداءُ] رکھتے ہیں۔ ان کے لیے ان کی کارکردگی کے معاوضے کا حق ہے اور اُن کی آگہی کا نور۔ اور جنہوں نے حق کا انکار کیا اور ہمارے پیغامات کو جھٹلایا، وہ آگ کی ہمراہی میں رہنے والے ہیں [19]۔ تم سب یہ جان لو کہ اس دنیا کی زندگی ایک وقت گذاری اور تماشا ہے، ایک بناوٹ اور ایک دوسرے کے ساتھ فخر و غرور کا اظہار اور اموال اور اولاد میں کثرت کا لالچ ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے گویا کہ بارش اور اس سے پیدا ہونے والی فصل کسان کو بہت اچھی لگے [اعجب الکُفار] لیکن پھر وہ خشک ہو جائے اور تم اسے پیلی زرد ہو کر مٹی بنتے ہوئے دیکھو۔ اسی طرح آخرت کی زندگی میں شدید عذاب ہے، اور اللہ کی رضا اور تحفظ ہے۔ اور یہ دنیا کی زندگی کیا ہے سوائے دھوکے کا سامان [متاع الغُرُور] [20]۔

پس اپنے پروردگار کی طرف سے سامانِ تحفظ حاصل کرنے کے لیے کام کرو اور اُس عافیت کی زندگی [و جنّۃ] کے لیے جس کی وسعت پوری کائنات و زمین تک محیط ہے، جو اُن کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یہی ہے وہ اللہ کا انعام جسے وہ انہیں دیتا ہے جو اسے حاصل کرنے کا ارادہ کرتے ہیں [من یشاء]، کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑے انعامات کا بخشنے والا ہے [21]۔ زمین پر جو بھی مصائب نازل ہوتے ہیں یا تم لوگوں کی ذات پر، وہ کاروائی کہیں اور سے نہیں بلکہ قانونِ فطرت کے مطابق ہوتی ہے [اِلّا فی کتاب]، اور یہ اس سے قبل ہی موثر ہو جاتے ہیں کہ ہم خود انہیں نازل کریں [ان نّبراھا]۔ اور ایسا طریقہ کار مقرر کردینا اللہ تعالیٰ کے لیے ایک آسان کام ہے [22]، تاکہ تم اُس پر مایوس نہ ہو جاو جو تمہارے پاس سے چلا گیا، اور اُس پر خوشی نہ مناو جو کُچھ تمہیں حاصل ہو گیا ۔ اللہ تعالیٰ کسی فریبِ نفس کے شکار اور مغرور انسان [مُختال فخُور] کو پسند نہیں کرتا [23]۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو خصیص ہوتے ہیں اور انسانوں کو بھی بخیل

ہونے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو بھی حق کے راستے سے منہ موڑتا ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد و ستائش کا سزاوار ہے [24]۔

ہم نے ماضی میں بھی اپنے رسول واضح پیغامات کے ساتھ متعین کیے ہیں اور ان کے ہمراہ صحیفہ یعنی ایک معیارِ عدل بھی پیش کیا ہے کہ وہ انسانوں کو انصاف اور برابری کی بنیاد پرکھڑا کردیں۔ اور ہم نے مخصوص حدود/رکاوٹیں/ممنوعات [الحدید]بھی نازل کی ہیں جن میں سخت سزائیں بھی ہیں اور انسانوں کے لیے منفعت بھی، اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں آ جائے کہ کون ایک غائبانہ حقیقت یا مقصد کے حصول میں [بالغیب] اس کا اور اس کے رسولوں کا مددگار بنتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوت و شان کا مالک ہے [25]. اسی طرح ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھی رسول کے طور پرمتعین کیا اور ہم نے ان کی اولاد میں لیڈرشپ یعنی راہنمائی کا درجہ [النبوۃ]اور صحیفہ بھی ودیعت کیے۔ پس اُن میں سے ہدایت یافتہ بھی پیدا ہوئے، اور ان کی اکثریت نافرمان بھی واقع ہوئی [26]۔ بعد ازاں ہم نے اُن کے نقوشِ قدم کی پیروی میں اپنے رسول بھیجے، اور ہم نے اُن کی پیروی عیسیٰ ابن مریم کے ذریعے کروائی اور انہیں انجیل نامی صحیفہ دیا اور جنہوں نے اُن کا اتباع کیا اُن کے دلوں کو مہربانی اور رحم والا بنا دیا۔ نیز وہ رہبانیت جس کی انہوں نے دعوے داری کی، ہم نے اُس کے لیے ان پر کوئی قانون لاگو نہیں کیا تھا، سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش کریں۔ پس انہوں نے اُس ہدایت کی اُس طرح نگہداشت نہ کی جیسا کہ اُس کی نگہداشت کا حق تھا۔ پھر ان میں سے جو ایمان لے آئے، ہم نے انہیں اس کا اجر دیا۔ لیکن ان کی اکثریت نا فرمان ہی رہی [27]۔

اے ایمان والو، اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرو اور اُس کے رسول پر ایمان لے آو۔ وہ تمہیں اپنی رحمتوں، یعنی اسبابِ زیست و ارتقا [رحمت] میں سے دو گنا عطا کرے گا اور تمہیں وہ آگہی کی روشنی دے گا جس کے ذریعے تم آگے بڑھوگے، اور تمہارے لیے سامانِ تحفظ فراہم کرے گا۔ اللہ تعالی تحفظ دینے اور رحم کرنے والا ہے [28]۔ اہلِ کتاب یہ ضرور جان لیں گے کہ وہ اللہ کے انعامات میں سے کسی شے پر کوئی اختیار نہیں رکھتے؛ اور یہ نعمتیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں؛ وہ انہیں عطا کرتا ہے جو اس کے لیے عملی کام کے ذریعے خواہش کرتے ہیں۔ اور اللہ تو عظیم انعامات عطا کرنے کی قوت کا مالک ہے [29]۔

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر95

سورۃ الواقعۃ [56]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

یہ اہم سورۃ انتہائی استعاراتی اور تشبیہی الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تجویز کردہ راہ کا اتباع کرنے والوں اور حق کو جھٹلانے والوں کی جماعتوں کا حیاتِ آخرت میں ایک دوسرے سے متضاد احوال پیش کرتی ہے، جو انتہائی سبق آموز ہے۔ الہامی زبان و اسلوب عربی ادب کے ایک شہ پارے [**masterpiece**] کا درجہ رکھتا ہے اور ترجمے کی مہم ایک تھکا دینے والی تدقیق کی متقاضی تھی۔

مروجہ اور موروثی چلے آرہے تراجم کا ذیل میں دیے گئے جدید ترین علمی و شعوری ترجمے سے موازنہ آپ پر انکشاف کرے گا کہ کیسے آخرت کی زندگی کے عظیم اہداف اور بلند کیفیات کوایک منظم اور مربوط انداز میں انتہائی معمولی درجے کی جسمانی زندگی کی عمومی عیاشیوں سے تبدیل کر دیا گیا تھا۔ جب کہ قرآن کی رُو سے امرِ واقعہ تو یہ تھا کہ آخرت کی جزا و سزا کا تعلق انسان کی آنیوالی روحانی یا خالص شعوری، کائناتی اور ماورائی زندگی سے تھا، جہاں سیارہِ زمین پر پائی جانے والی ادنیٰ و محدود درجے کی جسمانی اور مادی اشیاء و ضروریات کا خواب و خیال ہی باطل تھا۔

ملاحظہ فرمائیے ایک نہایت ہی چشم کُشا بیانیہ، قرآن کی سچی، آفاقی،علمی و شعوری روشنی میں۔

سورۃ الواقعۃ [56]

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (١) لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ (٢) خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ(٣) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا (٤) وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا (٥) فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا (٦) وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً (٧) فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (٨) وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ(٩) وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (١٠) أُولَـٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (١١) فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (١٢) ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ (١٣) وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ(١٤) عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ (١٥) مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ (١٦) يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ (١٧) بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ (١٨) لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ (١٩) وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ (٢٠) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ (٢١) وَحُورٌ عِينٌ(٢٢) كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ (٢٣) جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(٢٤) لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا (٢٥) إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا (٢٦) وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ (٢٧) فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ (٢٨) وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ (٢٩) وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ (٣٠)وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ (٣١) وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ (٣٢) لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (٣٣) وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ (٣٤) إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً (٣٥)فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا (٣٦) عُرُبًا أَتْرَابًا (٣٧) لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ(٣٨) ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ (٣٩) وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ (٤٠)وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ (٤١) فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ(٤٢) وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ (٤٣) لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ (٤٤) إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ (٤٥) وَكَانُوا

يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ (٤٦)وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (٤٧)أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ (٤٨) قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ (٤٩)لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (٥٠) ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ (٥١) لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ (٥٢) فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (٥٣) فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ (٥٤) فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ (٥٥) هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ(٥٦) نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ (٥٧) أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ(٥٨) أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (٥٩) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (٦٠) عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ (٦١) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ (٦٢) أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ (٦٣) أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (٦٤) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ(٦٥) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (٦٦) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ (٦٧) أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ (٦٨) أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ(٦٩) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ (٧٠) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ (٧١) أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ(٧٢) نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ (٧٣) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (٧٤) فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (٧٥) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (٧٦) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (٧٧) فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ (٧٨) لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (٧٩) تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (٨٠) أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ (٨١) وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (٨٢) فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ (٨٣) وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ (٨٤) وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ(٨٥) فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ (٨٦) تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٨٧) فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ (٨٨) فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ (٨٩) وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩٠)فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩١) وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ (٩٢) فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ (٩٣) وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ(٩٤) إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ (٩٥) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ(٩٦)

روایاتی تراجم کا ایک نمونہ

جب وہ ہونے والا واقعہ پیش آ جائے گا **(1)** تو کوئی اس کے وقوع کو جھٹلانے والا نہ ہوگا **(2)** وہ تہ و بالا کر دینے والی آفت ہوگی**(3)** زمین اس وقت یکبارگی ہلا ڈالی جائے گی **(4)** اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے **(5)** کہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے **(6)** تم لوگ اُس وقت تین گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے **(7)** دائیں بازو والے، سو دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا **(8)** اور بائیں بازو والے، تو بائیں بازو والوں (کی بد نصیبی کا) کا کیا ٹھکانا **(9)**اور آگے والے تو پھر آگے وا لے ہی ہیں **(10)** وہی تو مقرب لوگ ہیں **(11)** نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے **(12)** اگلوں میں سے بہت ہوں گے **(13)** اور پچھلوں میں سے کم **(14)** مرصع تختوں پر **(15)**تکیے لگا ئے آمنے سامنے بیٹھیں گے**(16)** اُن کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے **(17)** لبریز پیالے کنٹر اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہونگے **(18)** جسے پی کر نہ اُن کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا **(19)** اور وہ اُن کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے جسے چاہیں چن لیں **(20)**اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا چاہیں استعمال کریں **(21)** اور ان کے لیے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہونگی **(22)** ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی **(23)**یہ سب کچھ اُن اعمال کی جزا کے طور پر انہیں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے **(24)** وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے **(25)** جو بات بھی ہوگی ٹھیک ٹھیک ہوگی**(26)** اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا **(27)**وہ بے خار بیریوں **(28)** اور تہ بر تہ چڑھے ہوئے کیلوں **(29)** اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں **(30)** اور ہر دم رواں پانی **(31)** اور کبھی ختم نہ ہونے والے **(32)** اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں**(33)** اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے **(34)** ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے **(35)** اور انہیں با کرہ بنا دیں گے **(36)** اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم

سن **(37)** یہ کچھ دائیں بازو والوں کے لیے ہے **(38)** وہ اگلوں میں سے بہت ہوں گے **(39)** اور پچھلوں میں سے بھی بہت **(40)** اور بائیں بازو والے، بائیں بازو والوں کی بد نصیبی کا کیا پوچھنا **(41)** وہ لو کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی **(42)** اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے **(43)** جو نہ ٹھنڈا ہوگا نہ آرام دہ **(44)** یہ وہ لوگ ہوں گے جو اِس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوشحال تھے **(45)** اور گناہ عظیم پر اصرار کرتے تھے **(46)** کہتے تھے "کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر رہ جائیں گے تو پھر اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟ **(47)** اور کیا ہمارے وہ باپ دادا بھی اٹھائے جائیں گے جو پہلے گزر چکے ہیں؟ **(48)** "اے نبیؐ، اِن لوگوں سے کہو، یقیناً اگلے اور پچھلے سب **(49)** ایک دن ضرور جمع کیے جانے والے ہیں جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے **(50)** پھر اے گمراہو اور جھٹلانے والو **(51)** !تم شجر زقوم کی غذا کھانے والے ہو **(52)** اُسی سے تم پیٹ بھرو گے **(53)** اور اوپر سے کھولتا ہوا پانی **(54)** تونس لگے ہوئے اونٹ کی طرح پیو گے **(55)** یہ ہے بائیں والوں کی ضیافت کا سامان روز جزا میں **(56)** ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر کیوں تصدیق نہیں کرتے؟ **(57)** کبھی تم نے غور کیا، یہ نطفہ جو تم ڈالتے ہو **(58)** اس سے بچہ تم بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں؟ **(59)** ہم نے تمہارے درمیان موت کو تقسیم کیا ہے، اور ہم اِس سے عاجز نہیں ہیں **(60)** کہ تمہاری شکلیں بدل دیں اور کسی ایسی شکل میں تمہیں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے **(61)** اپنی پہلی پیدائش کو تو تم جانتے ہو، پھر کیوں سبق نہیں لیتے؟ **(62)** کبھی تم نے سوچا، یہ بیج جو تم بوتے ہو **(63)** اِن سے کھیتیاں تم اگاتے ہو یا اُن کے اگانے والے ہم ہیں؟ **(64)** ہم چاہیں تو ان کھیتیوں کو بھس بنا کر رکھ دیں اور تم طرح طرح کی باتیں بناتے رہ جاؤ **(65)** کہ ہم پر تو الٹی چٹی پڑ گئی **(66)** بلکہ ہمارے تو نصیب ہی پھوٹے ہوئے ہیں **(67)** کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا، یہ پانی جو تم پیتے ہو **(68)** اِسے تم نے بادل سے برسایا ہے یا اِس کے برسانے والے ہم ہیں؟ **(69)** ہم چاہیں تو اسے سخت کھاری بنا کر رکھ دیں، پھر کیوں تم شکر گزار نہیں ہوتے؟ **(70)** کبھی تم نے خیال کیا، یہ آگ جو تم سلگاتے ہو **(71)** اِس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے، یا اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ **(72)** ہم نے اُس کو یاد دہانی کا ذریعہ اور حاجت مندوں کے لیے سامان زیست بنایا ہے **(73)** پس اے نبیؐ، اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو **(74)** پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی **(75)** اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے **(76)** کہ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے **(77)** ایک محفوظ کتاب میں ثبت **(78)** جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا **(79)** یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے **(80)** پھر کیا اس کلام کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو **(81)** اور اِس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اِسے جھٹلاتے ہو؟ **(82)** تو جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے **(83)** اور تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے، **(84)** اُس وقت تمہاری بہ نسبت ہم اُس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں مگر تم کو نظر نہیں آتے **(85)** اب اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو اور اپنے اِس خیال میں سچے ہو، **(86)** اُس وقت اُس کی نکلتی ہوئی جان کو واپس کیوں نہیں لے آتے؟ **(87)** پھر وہ مرنے والا اگر مقربین میں سے ہو **(88)** تو اس کے لیے راحت اور عمدہ رزق اور نعمت بھری جنت ہے **(89)** اور اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہو **(90)** تو اس کا استقبال یوں ہوتا ہے کہ سلام ہے تجھے، تو اصحاب الیمین میں سے ہے **(91)** اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہو **(92)** تو اس کی تواضع کے لیے کھولتا ہوا پانی ہے **(93)** اور جہنم میں جھونکا جانا **(94)** یہ سب کچھ قطعی حق ہے **(95)** پس اے نبیؐ، اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرو **(96)** - **[مودودی]**

جدید ترین خالص علمی و شعوری ترجمہ

"جب وہ ناگزیر وقوعہ [الواقعۃ] رونما ہونے کا وقت آ گیا [1] تو پھر اس کے وقوع کے بارے میں جھوٹ بولنے کا سلسلہ قائم نہ رہے گا [2]۔ یہ واقعہ بیک وقت مایوس کُن [خافضۃ] بھی ہوگا اور

جذبوں کو بلند کرنے والا بھی [رافعۃ] [3]۔ جب عام انسان صدمے کی کیفیت [رُجّت الارضُ] میں گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے [4] اور طاقتور طبقات [الجبال] ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوں گے [بسّا] [5]، یہاں تک کہ ریزہ ریزہ ہو کر خاک کی طرح بکھر جائیں [ھباء منبثا] [6]۔ اور تم سب اس وقت تین مختلف انواع/اصناف میں تقسیم ہو چکے ہولگے [ازواجا ثلاثۃ] [7]۔ پس وہ جو یمن و سعادت سے بہرہ ور ہوں گے [اصحاب المیمنۃ] وہ سعادت مندوں اور خوش نصیبوں ہی کی مانند ہوجائیں گے [8]، اور وہ جو خود پر بد بختی لا چکے ہوں گے [اصحاب المشامۃ] وہ بد نصیبوں ہی کی مثل ہو جائیں گے [9]۔ نیز وہ جو سب کے اوپر سبقت لے جانے والے ہوں گے [السابقون]، وہ سب سے آگے ہی ہوں گے [10]۔ یہی وہ ہوں گے جو قربِ الٰہی سے فیضیاب ہوں گے [11]، یہ ایسی امن و تحفظ سے بھرپور زندگی کے حامل ہوں گے جو نعمتوں سے مالا مال ہوگی [فی جنّات نعیم] [12]۔ یہ اولین لوگوں کی ایک نفری ہوگی [13] اور کُچھ بعد ازاں آنے والوں میں سے ہوں گے [14]، جو تہ در تہ [موضونۃ] خوشیوں کے عروج پر ہوں گے [علیٰ سُرُر] [15]، اس کیفیت پر مضبوطی سے قائم ہوں گے [متّکِئین] اور ایک دوسرے کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہوں گے [متقابلین] [16]۔ تخلیقی جدّتوں اور ارتقاء کے مستقل اور لامتناہی مواقع وذرائع [وِلدان مخلدون] اُن کے گرد طواف کرتے ہوں گے [17]، گذرے ہوئے وقت پر اطمینان بھری سانسیں [اکواب]، چکا چوند کر دینے والی خوبصورتیاں [اباریق] اور علم و عرفان کے چشمے سے بھرے ہوئے پیالے [کاس من معین] [18]۔ ان حصولیابیوں پر [عنہا] نہ تو وہ ایک دوسرے کے خلاف تقسیم [یُصدّعُون] ہوں گے اور نہ ہی کبھی درماندہ محسوس کریں گے [یُنزِفُون] [19]، اور ان کے لیے ایسے خوشیوں اور لُطف انگیزی کے مواقع [فاکِھۃ] میسر ہوں گے جن میں سے وہ اپنا انتخاب کر سکیں گے [یتخیّرون] [20]۔ نیزتیزی کے ساتھ آگے بڑھ جانے والوں [طیر] کے ساتھ جُڑجانے کا قریبی تعلق [لحم] ممکن ہوگا جس قدر وہ خواہش کریں گے [21]؛ اور دیگر ایسے منتخب کردہ ساتھی میسر ہوں گے جو ہر برائی، کجی اور خامی سے مبرا ہوں گے [حُور عین] [22] جیسے کہ موتی اپنے خول میں محفوظ ہوں [اللولُو المکنون] [23]۔ یہ سب اُن کے ماضی کے اعمال کا صلہ ہوگا [24]۔ وہ نہ کوئی بیہودہ اور نہ ہی کوئی گناہ آلود بات سنیں گے [25]، سوائے امن و سلامتی کے ذکر کے [26]۔ اور وہ جو یمن و سعادت کے حامل ہوں گے [اصحابُ الیمین] اُن کی کیا کیفیت ہوگی؟[27] وہ تو حیرت و تعجب کی شدت [سِدر مخضُود] میں ہوں گے [28]، جہاں تمام پریشانیاں، تھکاوٹ و گراوٹ اور برائیوں کا سدّ باب کیا جا چکا ہوگا [طلح منضُود [29]، جہاں قدرت کے تحفظ کے سائے دراز کر دیے گئے ہوں گے [ظلّ ممدود] [30]، اور جہاں علم و ارتقاء کے ماخذات ہمیشہ کے لیے جاری ہوں گے [ماء مسکُوب] [31]، اور جہاں بلند اہداف کے مواقع کثرت سے میسر ہوں گے [فاکِھۃ کثیرۃ] [32] جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور نہ ہی ممنوع الحصول ہوں گے [لا ممنُوعۃ] [33]، بلکہ بلندیوں تک پھیلے ہوئے ہوں گے [فُرُش مرفوعۃ] [34]۔ بے شک یہ ہم ہی ہیں جس نے ان تمام مذکورہ کیفیات کو ڈیزائن کیا ہے [35] اور اسی لیے ہم نے ان سب کو قطعی جدید اور اچھوتا درجہ دیا ہے [فجعلناھُنّ ابکارا] [36] جو کہ زندہ، خوش کُن، محبت آمیز اور ذوقِ لطیف سے موازنہ رکھتی ہیں [عُرُبا اترابا] [37] صرف اُن کے لیے جو یمن و سعادت کے حامل ہوں گے [اصحاب الیمین] [38]۔ یہ متقدمین کی جماعت ہوگی [ثُلّۃ من الاوّلین] [39] اور ایک جماعت متاخرین میں سے بھی [40]۔ جہاں تک بدی کے حاملین [اصحاب الشمال] کا تعلق ہے تو ان کی کیفیت کیا ہے؟ [41] انہیں تو محرومیوں کی جھلساتی ہوائیں اورسُلگتی آگ [سموم و حمیم][42] اور سیاہ دھویں کی چھاوں کا سامنا ہوگا جو نہ ٹھنڈک دے گا نہ ہی آرام [44]۔ یہ وہ ہیں جو اصحابِ مال و دولت تھے [مترفین] [45] اور پست ترین گناہوں پر مصر تھے [46] اور کہا کرتے تھے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم مر چکے ہوں اور مٹّی اور ہڈیوں کا ڈھیر بن گئے ہوں اور پھر بھی ضرور دوبارہ زندہ ہو جائیں؟ [47]، یا کبھی ہمارے اجداد کے ساتھ ایسا ہوا ہو؟[48]۔ انہیں کہدو کہ پہلے والے ہوں یا بعد میں آنے والے، سب لازمی طور پر اُس معلوم دور میں وقتِ مقررہ پر اکٹھے

کر لیے جائیں گے [50]۔ اور پھریقینا اے گمراہ شدہ جھٹلانےوالوں، تم تلخیوں کے درخت کا ذائقہ چکھو گے[شجر من زقوم] [52] اور اسی تلخی سے اپنی اندرونی ذات کو بھرتے ہو گے [53] اوراس کے اوپرسے تمہیں پینے کو پچھتاووں کی آگ ہی ملے گی [54]۔ پس ایک بے مقصد و بے کار زندگی گذارنا [شُرب الھیم] تمہارا مشرب ہوگا [شاربون] [55]۔ یہ ہوگا جو اُن پر نظامِ الٰہی کے نفاذ کے مرحلے میں نازل ہوگا [56]۔ ہم نے ہی تمہیں تخلیق کیا ہے، پس تم اس حقیقت کی تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ [57] کیا تم نے اس مادے پر غور نہیں کیا جو تم اپنے جسم سے خارج کرتے ہو[تمنون]؟ [58] کیا یہ تم پیدا کرتے ہو یا ہم اسے پیدا کرتے ہیں؟ [59]۔ یہ ہم ہی ہیں جس نے تمہارے درمیان موت کوایک حتمی قدرمقرر کر دیا ہے اور اس کام میں کوئی ہم سے آگے نہیں بڑھ سکتا [60] کہ ہم جیسے چاہیں تمہاری شکل و صورت کوایسے تبدیل کر دیں کہ تمہیں پتہ بھی نہ لگ سکے [61]۔ اور کیونکہ تم اپنی اولین تشکیل و تخلیق کو جان چکے ہو، تو پھر تم اس حقیقت کا ادراک کیوں نہیں کرتے؟ [62] کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تم زمین میں کیا کاشت کرتے ہو [63]؟ کیا تم اسے نشو و نما دیتے ہو یا ہم اصل نشوو نما دینے والے ہیں؟ [64] اگر ہم ارادہ کرتے، تو ہم یقینا اسے مٹی میں تبدیل کر سکتے تھے اور تم حیران و پریشان رہ جاتے [فظلتُم تفکّھون] [65]۔ کہتے کہ ہم تو خواہ مخواہ مقروض ہو گئے [66]۔ ہم تو اپنی مشقت کے پھل سے محروم ہو گئے [67]۔ کیا تم اُس پانی پر غور کرتے ہو جسے تم پیتے ہو؟ [68] کیا اُسے تم بادلوں سے برساتے ہو یا ایسا ہم کرتے ہیں؟ [69] اگر ہم ارادہ کرتے تو ہم اسے تلخ کر دیتے؛ تو پھر تم ہمارے احسان مند کیوں نہیں ہوتے؟ [70] کیا تم اُس آگ پر غور کرتے ہو جسے تم جلاتے ہو؟ [71] کیا اس کا ذریعہ جو درخت ہے اسے تم تخلیق کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں؟ [72] ہم نے مذکورہ بالا سب کچھ ایک یاد دہانی کے طور پر پیش کیا ہے اورذہنی پسماندگی میں رہنے والوں [مُقوین] کے لیے ایک فائدہ مند متاع [73]۔ فلھٰذا، اپنے عظیم پروردگار کی صفات کو اُجاگر کرنے کے لیے [بِاِسمِ ربّک العظیم] سخت جدو جہد کرو [فسبّح] [74]۔ پس، میں ستاروں کی کہکشاوں [مواقع النجوم] کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں [75] جو کہ اگر تم علم رکھتے تو جان لیتے کہ اس بات کی ایک عظیم شہادت ہے [76] کہ یہ ایک نہایت لائقِ تکریم مطالعہ [القُرآن کریم] ہے [77] جو ایک کتاب میں محفوظ کر دیا گیا ہے [78]۔ اس سے فیض وہی حاصل کر سکتے ہیں [یمسّہ] جن کے اذہان پراگندگی سے پاک [المطہّرون] ہوں [79]۔ یہ تمام عالموں کے پروردگار کا نازل کردہ ہے [80]۔ تب پھر کیا اس درجے کے کلام کو تم نیچا دکھانے [مدھنون]کی کوشش کروگے؟ [81] اور اس کوشش میں اپنے جھوٹ کو اپنا رزق بناوگے؟ [82] پس ایسا کیوں نہ ہو کہ جب حلقوم کو قطع کرنے کا وقت آن پہنچے [83] اور تم اُس لمحے کا نظارہ کر رہے ہو [84] اور ہم تم سے زیادہ اُس کے قریب ہوں لیکن تم دیکھ نہ پاو [85]؛ پس اگر تم اس انجام کے سامنے جھکنے کو تیار نہ ہو [غیر مدینین] [86]، تو اگر تم سچے ہو تو اُس وقت کو پلٹ کر دکھا دو[87]۔ پس اگر ایسے لوگ اللہ کےمقربین میں سے ہوتے [88] تو ان کے لیے خوشیاں ہوتیں، جذبوں کی تسکین ہوتی اور ایک پرتحفظ، امن اور انعامات والی زندگی ہوتی [89]۔ اور اگر یہ یمن و سعادت کے حاملین میں سے ہوتے [90]، تو ان کے لیے اصحابِ یمن و سعادت کی مانند امن اور تحفظ میسر ہوتا [90]۔ اوراگر یہ لوگ گمراہ شدہ جھٹلانے والوں میں سے ہوتے]92[، انہیں مایوسیوں کے کھولتے ہوئے پانیوں سے خوش آمدید کہا جاتا [93] اورمایوسیوں اور محرومیوں کی جہنم میں ڈال دیا جاتا [94]۔ یہ باتیں یقینی سچائی کے سوا اور کُچھ نہیں [95]۔ پس اپنے عظیم پروردگار کی صفاتِ عالیہ کو بارز کرنے کے لیے سخت جدو جہد کرو [سبّح بِاسمِ ربّک] [96]۔"

<u>اہم الفاظ کے مستند معانی:</u>

Waw-Qaf-Ayn و ق ع؛ واقعة؛ مواقع؛= to fall down, befall, come to pass, be conformed, happen, take place, ascertain.

Waqa'a (prf. 3rd. p. m. sing.): He fell, prevailed, vindicated; fulfilled.
Waqa'at (prf. 3rd. p. f. sing.): She has befallen, come to pass.
Taqa'u (imp. 3rd. p. f sing.): Befalls.
Qa'uu (prt. m. plu.): Ye fall down.
Waagi'un (act. pic. m. sing.): That going to fall on, that is befalling, descending.
Waqa'tun (n. of unity): Happening; Coming to pass.
Waagi'atu : Inevitable event; Sure realty.
Yuugi'a (imp. 3rd. p. m. sing. IV.): He brings about, precipitates, casts.
Muwaagi'uu (ap-der. m. plu. IV. f. d.): Those who are going to fall.
Mawaagi'u (n. place and time, plu.): Places and Times of the revelation, places and times of the setting.

Kh-Fa-Dad خ ف ض: خافِضة = To lower or depress, to abase, to overcome, to be easy/tranquil/gentle, to have a tranquil/easy and plentiful life, to be soft or gentle in voice.

Ra-Jiim-Jiim ر ج ج : رُجّت = to shake/move/quake, be in commotion, confused. rajjan - rumbling, stock. rijriyatun - numerous parties in a war.

= **Ba-Siin-Siin** بسّا= breaking, breaking in pieces, mixed it, broke/crumble/bruise/bray it, become dust, leveled, stirred about, moistened.

Nun-Ba-Dhal/Thal ن ب ث: مُنبثّا= to throw, fling, give up, cast off, reject, throw a thing because of its worthlessness or not taking into account.

Ya-Miim-Nun ى م ن ؛ ميمنة= right side, right, right hand, oath, bless, lead to the right, be a cause of blessing, prosperous/fortunate/lucky.

Shiin-Alif-Miim ش ا م : مشامة = to draw ill or misfortune upon oneself, cause dismay or ill luck, to be unlucky, be struck with wretchedness and contempt, regarding as an evil omen, unprosperous, left of something (in space/direction), desiring the left, journey to Syria, occupants of low ignoble place, a mole. shu'mun - wretchedness, contempt, calamity, unrighteousness. ashab al mash'amah - the wretched ones, those who have lost themselves in evil and are prone to unrighteousness. Those who shall have their records given to them in their left hand.

Siin-Ra-Ra س ر ر؛ سُرُر= glad/delight/happiness/joy/rejoice. sarra - to speak secretly, divulge a secret, manifest a secret. secret, heart, conscience, marriage, origin, choice part, mystery, in private, to conceal/reveal/manifest. sarir - couch/throne.

Waw-Dad-Nun و ض ن : موضونة= to plate or fold a thing with one part over another, interwove, encrust, inlay (with gold and precious jewels).

Muttaki'ina – W K A **متّكئين** = recline, support, lean against, sitting in a firm and settled manner, staying upon something;

: ولدان Waw-L-D: generate, engender, produce, innovate, originate, beget; child, son; servant.

Mutaqabilin – Q B L = ق ب ل = **Qaf-Ba-Lam** = to accept/admit/receive/agree, meet anyone, to face/encounter someone/something, advance/approach, correspond, counteract/compare/requite/compensate, the front part (12:26), accept with approval, show favour.

Kaf-Waw-Ba (Kaf-Alif-Ba) **اكواب**= To drink out of a goblet. A mug or drinking cup without a handle, slenderness of neck with bigness of head, a sighing or grief or regret for something that has past or escaped one. A small drum slender in the middle or small stone such as fills the hand.

ب ر ق = **Ba-Ra-Qaf** =Shining, gleaming or glistening (e.g. the dawn, a sword); Lightning. Threatening or menacing; A female beautifying and adorning herself or showing and presenting herself and/or exhibiting her beauty; A star rising or a constellation (e.g. Pleiades); Eyes/sight glistening, fixedly open (e.g. by reason of fright), sights confused, astonished, stupefied or dazzled, sight becoming weak, opening eyes and looking hard, intently or sharply; Decorating or adorning (e.g. a place)
Journeying far;Rugged ground in which stones, sand and earth are mixed together (the stones being of mixed/varied colors on whitish earth)
A mountain mixed with sand; Locusts with variegated colors
A certain type of beast the apostle rode on the ascension to heaven called so because of the hue, brightness and quickness of motion it had akin to lightning
A certain kind of plant camels feed on in times of necessity
Anything having blackness and whiteness together; A bow with different colors
Silk brocade closely woven with gold or closely woven cloth of thick silk; Thickness

Kaf-Alif-Siin كاس= drinking-cup when there is in it something to drink. Sometimes it can refer to the drink itself, e.g. wine. Sometimes used to signify every kind of disagreeable/hateful/evil thing.
If there is no beverage in it, the drinking cup is called *Qadehun* (root: Qaf-Dal-Ha).

Ayn-Ya-Nun ع ى ن ؛ **معين**= to hurt in the eye, smite anyone with the evil eye, flow tears, become a spy. Aayan - to view, face. 'Ainun - eye, look, hole, but of a tree, spy, middle letter of a trilateral word, spring of water, chief, personage of a place. A'yan (pl. 'Inun): lovely, wide-eyed, lovely black eyed. Ma'iinun - water, spring.

Sad-Dal-Ayn **ص د ع يُصدّعون**= to split, expound, cleave, profess openly, divide, cross, proclaim, promulgate aloud, declare openly, be affected with headache, manifest, make clear. sad'un - fissure. suddi'a - to oppress with or suffer from headache. issada'a (vb. 5) - to be split up or divided. mutasaddiun - that which is cloven or splits in two.

Nun-Zay-Fa **ن ز ف ؛ ينزفون**= to exhaust, deprive of intellectual facilities.

Fa-Kaf-ha **فاكہۃ**= became cheerful/happy, free from straitness/burden, enjoy, to jest/laugh/joke, be amused/pleased, entertain, fruit, wonderment, indulge in pleasantry, rejoice, admiration.

Kh-Ya-Ra **خير؛ يتخيرون**= Be possessed of good, to do good, give one a choice or option (and also be given a choice or option), prefer one thing or person over another thing or person, preferred/pronounced/chosen, strive to surpass one in goodness, excellent in beauty and disposition, to be ideal (show actual or potential usefulness or benefit), be desired in all circumstances and by every person, exalted in rank or quality or reputation, to be better than another person or thing, be the best of things or people, to be generous (possess and show generosity), possess nobility or eminence, be elevated in state or condition.

= **Lam-Ha-Miim** **لحم** = flesh/meat, to feed with flesh, skin/hide/cloth.To mend, patch, weld, solder. To join in, engage in, tgo cling together, stick together, cohere, to be joined, united, cleave, stick, to be in immediate contact.

ط ي ر = **Tay-Ya-Ra** = flew, hasten to it, outstripped, become foremost, fled, love, become attached, famous, conceive, scatter/disperse, fortune.

Ha-Waw-Ra (Ha-Alif-Ra) **حور**= return/recoil, change/convert from one state/condition to another, wash/whiten, make round, surround, compete/contend for glory/superiority, the white around the eye, intense whiteness of the white of the eye and intense blackness of the black (with fairness around)* not found in humans but attributed to them by way of comparison.*likened to the eyes of gazelles/cows/bulls.
One who whitens clothes/garments by washing them, hence applied to the **disciples/apostles/companions** of Jesus (see "hawariyyun" in 3:52, 5:111, 5:112, 61:14) because their trade was apparently to do this. Or it is applied to one bearing the following significations: one who is freed and cleared of every vice, fault or defect, one who has been tried and proved time after time and found to be free of vices, faults or defects**. A thing pure. One who advises/counsels or acts sincerely/honestly/faithfully, friend/assistant, fair woman/man.**

Ayn-Ya-Nun **عين:** = to hurt in the eye, smite anyone with the evil eye, flow tears, become a spy. Aayan - to view, face. 'Ainun - eye, look, hole, but of a tree, spy, middle letter of a trilateral word, spring of water, chief, personage of a place. A'yan (pl. 'Inun): lovely, wide-eyed, lovely black eyed. Ma'iinun - water, spring.

= **Lam-Alif-Lam-Alif** اللُّؤْلُؤِ : = To shine, glitter, blaze, be bright, pearl, a perfect/complete rejoicing.

Siin-Dal-Ra **س د ر** : = to rend (a garment), hang or let down a garment, lose (one's hair), be dazzled/confounded/perplexed, be dazzled by a thing at which one looked.
sidratun - Lote-tree. when the shade of lote-tree becomes dense and crowded it is very pleasant and in the hot and dry climate of Arabia the tired and fatigued travelers take shelter and find rest under it and thus it is made to serve as a parable for the shade of paradise and its blessings on account of the ampleness of its shadow. The qualification of *sidrah* by the word *al-muntaha* shows that it is a place beyond which human knowledge does not go.

Kh-Dad-Dal **خ ض د: مخضود**= To break without separating the parts, to cut/pull off or remove, thornless, to shrink and shrivel (fruit), to incline the body or bend from side to side, to be feeble and weak, fatigue or weariness, lacking power to rise, to eat vehemently.

Tay-Lam-Ha ط ل ح = acacias, plantains, banana trees-. To be or become bad, evil, wicked, vicious, depraved.

Nun-Dad-Dal ن ض د: منضود= to pile up one over the other, set in order.

Za-Lam-Lam ظ ل ل: ظِلّ= to remain, last, continue doing a thing, be, become, grow into, remain, persevere, went on doing. zallala and azalla - to shade, give shade over. zillun - shade, shadow, shelter. zullatun - awning, shelter, booth, covering, cloud giving shade, protection, state of ease and happiness.

Siin-Kaf-Ba س ک ب: مسکوبۃ= to pour out/forth. *maskub* - ever flowing, falling from heights.

Fa-Ra-Shiin ف ر ش: فُرُشُ= to spread out, extend, stretch forth, furnish, to cover, stretch, sprawl on, to sleep, to give one's tongue free rein, foundation, appointments. furshan - to low (carry burden), be thrown down (for slaughter) of small animals of which flesh is used for food. farashun (gen. n.) moths. firashun (plu. furushun) - carpet, thing that is spread out to lie upon, bed. Wife/spouse (metaphorically).

ب ك ر **Ba-Kaf-Ra** = Beginning of the day, first part of the day, early morning, between daybreak and sunrise. Possessing the quality of applying oneself early, or in hastening. Performing something at the commencement of it, or doing something early. Before it's time, preceding or took precedence. Youthful male camel, young one of a camel. A virgin male or female, or anything untouched, new, fresh. Virginity or maidenhead.

= **Ayn-Ra-Ba** ع ر ب ؛ عُرُبا = Arab, Arabic, become Arabic/Arabian, corrupted/disordered/bad, swollen/abundant (said of a camel's hump or water), recrudescent, brisk/lively/sprightly, reply against/to, lopping/pruning a palm-tree, drinking much/clear water. Clear/plain/distinct speech free from error/incorrectness. Dwelt/abode in the desert, amorous/loving/passionate, a river that flows with strong/vehement current, obscene/foul speech. Friday (an ancient name of that day in the Time of Ignorance, or an Arabicized Nabathaen word according to some), the magnified/manifest, seventh heaven.

= **Ta-Ra-Ba** ت ر ب ؛ تُرُبا ؛ اترابا= To have much earth, have dust in the hands, dusty, be destitute, poverty, neediness, misery, suffering loss. Poor man intimately acquainted with his mother earth. He sank from the wealth. Soil/earth/dust. Cemetery, burial-place, grave. Contemporary friend, companion, match/fellow/equal, suiting the age and matching in all other aspects, peer, one having similar tastes/habits/views. Breast, breast bones, chest, ribs.

Ha-Nun-Thaa ح ن ث : حِنث = To violate or break or fail to perform an oath, untrue to one's oath, commit a sin or crime in one's oath, retract or revoke an oath, sin, commit an offence, say what is not true, incline from what was false to what was true or from what was true to what was false, pronounce someone a violater or non-performer of an oath, put away or cast away a sin or crime from oneself, do a work whereby to escape from sin or crime, apply oneself to acts or exercises of devotion, seek to bring oneself near unto God or to advance in God's favour by works, relinquish the worship of idols.

Zay-Qaf-Miim زقوم : ز ق م= gobbling, eating it quickly, to swallow, plague/pestilence, any deadly food, food of people of the fire (of Hell), a certain tree in Hell, a certain tree having small leaves stinking and bitter, dust-coloured tree having a pungent odour.

ha-Ya-Miim الهيم= to wander about without any purpose, love passionately, rage with thirst from disease, thirsty camel because of disease.

Qaf-Waw-Ya = to be, become strong, prevail, be able to do, be powerful, be vigorous, be forceful. quwwatun (pl. quwan) - power, strength, vigour, resolution, firmness, determination. qawun - desert. aqwa - to stay in desert. muqwin - dwellers of desert/wilderness (it is derived from the verb qawiya which means: it became desolate or deserted). To be located, situated.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر96

سورۃ الرحمٰن [55]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر جدید ترجمہ

پیش لفظ

پہلے انسان کی تخلیق، اسے عطا کی گئی صلاحیتوں کا ذکر، کائنات کی تخلیق، آسمانی کُرّوں اور نباتاتی مرحلے کے وظائف اور پھلوں اور اناج کے دانوں جیسی نعمتوں کا ذکر، اورپھر عالمی اقدار و پیمانوں اور انصاف کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین۔ پھر انسانی معاشرے کے دونوں تسلسل سے موجود رہنے والے طبقات [عوام اور طاقتور اشرافیہ] کی ہیئتِ ترکیبی کا علامتی انداز میں ذکر،اور پروردگار کی قوت اور استعداد کی وسعتوں کا ذکر۔ پھر اس حقیقت کا واشگاف اظہار کہ ماسوا اُس ذات کبریا کے باقی سب کچھ ایک دن فنا کے گھاٹ اُتر جانا ہے۔ اور اِس کے بعد اس سورۃ کا بیانیہ خدا کی قدرت کے مظاہر اورآخرت کے مرحلے کے ناقابلِ یقین و ناقابلِ تصور حقائق کی کچھ تفصیلات کو استعاراتی اور تجریدی انداز میں منکشف کرتا ہے جس میں اُن رفعتوں اور مراتب کو ظاہر کیا گیا ہے جو صالح روحوں کوزندگی کے شعوری ارتقاء کے جاری سفر میں بالآخرحاصل ہو کر رہیں گے، جہاں پوری کائنات اُن کے لیے ایک دریافتوں اور انکشافات کا کُھلا میدان ہوگا۔ اور جہاں انہیں خوشیوں اور علم و آگاہی کی لا محدود بلندیاں چھونے میں کوئی امر رکاوٹ پیدا نہیں کرے گا۔

لیکن اس کے برعکس روایتی تراجم میں آپ دیکھیں گے کہ دیو مالائی انداز میں جن نامی کسی خیالی مخلوق کا انسان کے ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ سمندروں میں پہاڑوں کی طرح اونچے اُٹھے ہوئے جہازوں کا ذکر ہے، حالانکہ بڑے سے بڑا جہاز بھی سمندروں کی عظیم وسعتوں میں ایک تنکے سے بڑا نظر نہیں آتا۔ پھر آسمان کے پھٹنے کی کہانی، جب کہ سائنس کے مطابق کائنات کی خلاوں میں کسی آسمان کا وجود نہیں۔ اور پھر آخرت کے ضمن میں ، جو موجودہ کمتر جسمانی زندگی سے نہایت بلند مرحلہ ہے، جہاں خالص شعوری یا روحانی زندگی کا ہی وجود و جواز پایا جاتا ہے، سورۃ کے اواخر تک تمام تر جسمانی زندگی سے متعلق نعمتوں اور لذّتوں کا ذکر ہی پیش کیا گیا ہے جو سراسر گمراہ کُن اور من گھڑت ہے۔ اس قسم کے معانی پیدا کرنے کے لیے قرآن کی بلندو بالا عربی نثر کوجان بُوجھ کر انتہائی عامیانہ اور گھٹیا اسلوب میں ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ اس کی سچی فلاسفی کو مسخ کر دیا جائے اور ناقابلِ یقین طوالت کی حامل عظیم تخلیقی کاروائی اور اس کے پیچھے موجود عظیم مقصد کو غلط ترجمانی کے ذریعے نظروں سے اوجھل کر دیا جائے۔

براہِ کرم دونوں پیش کردہ تراجم کو باہم موازنے کے ساتھ مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ایک خالص علمی اور ادبی معیار پر کیا گیا ترجمہ اللہ تعالیٰ کے کلامِ عالی کو کس طرح اُس کے حقیقی، شاندار اور چونکا دینے والے تناظر میں پیش کرتا ہے۔

سورۃ الرحمٰن [55]

الرَّحْمَٰنُ (١) عَلَّمَ الْقُرْآنَ (٢) خَلَقَ الْإِنسَانَ (٣) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ(٤) الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ (٥) وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ(٦) وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (٧) أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ(٨) وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (٩) وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ (١٠) فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ (١١)وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ (١٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ(١٣) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (١٤) وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ (١٥) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (١٦) رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ (١٧) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (١٨) مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ (١٩) بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ (٢٠) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٢١) يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ (٢٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٢٣) وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ (٢٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٢٥) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (٢٦) وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (٢٧) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٢٨)يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (٢٩) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٣٠) سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ (٣١)فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٣٢) يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ (٣٣) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٣٤)يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ (٣٥) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٣٦) فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ (٣٧) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٣٨) فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ إِنسٌ وَلَا جَانٌّ (٣٩) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٤٠) يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ (٤١)فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٤٢) هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ (٤٣) يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ (٤٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٤٥) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ(٤٦) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٤٧) ذَوَاتَا أَفْنَانٍ (٤٨)فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٤٩) فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ (٥٠)فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥١) فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ(٥٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥٣) مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ (٥٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥٥) فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (٥٦) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٥٧)كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ (٥٨) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ(٥٩) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (٦٠) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦١) وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ (٦٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٣) مُدْهَامَّتَانِ (٦٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٥) فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ (٦٦) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٦٧) فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ (٦٨) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ(٦٩) فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ (٧٠) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ(٧١) حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ (٧٢) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧٣) لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ (٧٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧٥) مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ (٧٦) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (٧٧)تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (٧٨)

مروجہ روایاتی تراجم کا ایک نمونہ

رحمٰن نے **(1)** اِس قرآن کی تعلیم دی ہے **(2)** اُسی نے انسان کو پیدا کیا **(3)** اور اسے بولنا سکھایا **(4)** سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں **(5)** اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں **(6)** آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی **(7)** اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو **(8)** انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو **(9)** زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا **(10)**اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں **(11)** طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی **(12)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ **(13)** انسان کو اُس نے ٹھیکری جیسے سوکھے سڑے ہوئے گارے سے بنایا **(14)** اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا **(15)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کے کن کن عجائب قدرت کو جھٹلاؤ گے؟**(16)** دونوں مشرق اور دونوں مغرب، سب کا مالک و پروردگار وہی ہے **(17)**پس اے جن و انس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ **(18)** دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں**(19)** پھر بھی اُن کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے **(20)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے؟ **(21)** اِن سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں **(22)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟ **(23)** اور یہ جہاز اُسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں **(24)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ **(25)** ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے **(26)** اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے **(27)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے؟ **(28)** زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں سب اپنی حاجتیں اُسی سے مانگ رہے ہیں ہر آن وہ نئی شان میں ہے **(29)** پس اے جن و انس، تم اپنے رب کی کن کن صفات حمیدہ کو جھٹلاؤ گے؟ **(30)** اے زمین کے بوجھو، عنقریب ہم تم سے باز پرس کرنے کے لیے فارغ ہوئے جاتے ہیں) **(31)** پھر دیکھ لیں گے کہ) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاتے ہو **(32)** اے گروہ جن و انس، گر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ دیکھو نہیں بھاگ سکتے اِس کے لیے بڑا زور چاہیے **(33)** اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟) **(34)** بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو گے **(35)**اے جن و انس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کا انکار کرو گے؟ **(36)** پھر (کیا بنے گی اُس وقت) جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہو جائے گا؟ **(37)** اے جن و انس (اُس وقت) تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ **(38)** اُس روز کسی انسان اور کسی جن سے اُس کا گناہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی **(39)**پھر (دیکھ لیا جائے گا کہ) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو**(40)** مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے اور انہیں پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا **(41)** اُس وقت تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟) **(42)** اُس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے **(43)** اُسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے**(44)** پھر اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو تم جھٹلاؤ گے؟ **(45)** اور ہر اُس شخص کے لیے جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دو باغ ہیں **(46)** اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟**(47)** ہری بھری ڈالیوں سے بھرپور **(48)** اپنے رب کے کن کن

انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (49) دونوں باغوں میں دو چشمے رواں (50) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (51) دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں (52) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (53)جنتی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی (54) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (55)اِن نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں اِن جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہ ہوگا (56) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (57) ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی (58) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (59)نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے (60) پھر اے جن و انس، اپنے رب کے کن کن اوصاف حمیدہ کا تم انکار کرو گے؟ (61)اور اُن دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے (62) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (63) گھنے سرسبز و شاداب باغ (64)اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (65) دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابلتے ہوئے (66) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟(67) اُن میں بکثرت پھل اور کھجوریں اور انار (68) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (69) اِن نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں (70) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (71) خیموں میں ٹھیرائی ہوئی حوریں (72) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (73) اِن جنتیوں سے پہلے کبھی انسان یا جن نے اُن کو نہ چھوا ہوگا (74) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (75) وہ جنتی سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے (76) اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ (77) بڑی برکت والا ہے تیرے رب جلیل و کریم کا نام(78)-
[مودودی]

شفّاف ترین علمی و شعوری ترجمہ

"اسبابِ نشو و نما و ارتقاء عطا کرنے والی وہی ذات ہے [1] جس نے مطالعے اور تحقیق و تفتیش [القرآن] کی صلاحیت ودیعت کی [2]، انسان کو تخلیق کرنے کے بعد [3]، اُسے بولنے یعنی اظہارِ ذات کی صلاحیت [البیان] عطا کی[4]، سورج اور چاند کے لیے ایک حساب، ایک طریقِ کار متعین کر دیا [حسبان] [5] اور نباتات [النجمُ] اور درختوں کو اپنی منشاء و ارادے کا تابع [یسجُدان] کیا [6]۔ نیز کائنات کو بھی وہی وجود بخش کر سامنے لایا [رفعہا] اور پھر اُس نے انصاف کے لیے مخصوص اقدار اور پیمانے [المیزان] وضع کر دیے [7] تاکہ تم سب کبھی معاشرے کے توازن کی خلاف ورزی نہ کرو[الّا تطغوا] [8] اورہمیشہ انصاف کے ساتھ جانچ [الوزن بالقسط] کرنے پر مضبوطی سے قائم ہو جاو [اقیموا]، اور کبھی مقرر کردہ معیار میں کمی یا اُس سےانحراف [تُخسِرُوا] نہ کرو [9]۔

جہاں تک سیارہ زمین کا تعلق ہے، یہ سیارہِ زمین اللہ نے تمام جانداروں کے فائدے کے لیے تشکیل دیا ہے [10]۔ اس میں مختلف انواع کے پھل، اورگُچھوں کی شکل میں کھجوریں [11] اور اناج کے دانے [و الحبّ]مہیا کیے ہیں جو اونچے، طویل پودوں میں خوش کُن خوشبو کے ساتھ [ذو العصفِ و الرّیحان] نشوونما پاتے ہیں۔[12] پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟ [13]

آس نے انسان کو پانی اور مٹی کے خشک کیے ہوئے مرکب [صلصال] سے ایک متفخّر عنصر کی شکل میں [کالفخّار] تخلیق کیا [14] اور اُس کا پسِ پردہ رہ کر کام دکھانے والا طاقتور اور مجرم طبقہ غیض و نفرت کی آگ کی جبلت کو ساتھ ملا کر[مارج من نار] تشکیل دیا [15]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟ [16] وہ تو مشرقوں و مغربوں یعنی تمام دنیا و کائنات کا پروردگار ہے [17]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[18] اُس نے دو سمندروں کو اس طرح آپس میں ملا دیا ہے [19] کہ اُن کے درمیان ایک غیر مرئی رُوک ہے [برزخ] جسے وہ پار نہیں کر سکتے [لا یبغیان] [20]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[21] اور اُن دونوں میں سے موتی اور قیمتی پتھر برآمد ہوتے ہیں [22]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[23] اور وہی مالک ہے ان تمام بلندیوں پر موجود [المُنشآتُ] حرکت کرتے ہوئے اجسام کا [الجوار] جو خلا کی وسعتوں میں [فی البحر] ایک شان و اختیار رکھتی ہیں[کالاعلام] [24]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[25] یہاں جو کچھ بھی پایا جاتا ہے سب فنا کے گھاٹ اُتر جانے والا ہے [26] اور صرف تہمارے صاحبِ جلال و اکرام پروردگار کی ذات باقی رہ جانے والی ہے [27]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[28] جو کچھ بھی کائنات اور زمین پر وجود رکھتا ہے وہ اپنی نشوونما کے لیے اُسی کا محتاج ہے[یسالہُ]؛ اور وہ ہمہ وقت اپنی شان و شوکت برقرار رکھتا ہے [29]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[30]

اے دونوں بھاری جمعیت رکھنے والی جماعتوں، ہم جلد ہی تمہارے معاملات فارغ کر دیں گے، یعنی اختتام تک پہنچا دیں گے [31]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[32]۔ اے جمعیتِ عوام و خواص، اگر تم میں استعداد ہو کہ تم خلائی اجسام اور زمین کی حدود کو پار کر سکو تو ایسا کر دکھاو۔ تم ایسا ایک خاص قوت واختیار کے بغیر نہ کر سکو گے [33]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟ [34] ایسا کرنے میں تم کو آگ کے شعلوں اور ریڈی ایشن کا سامنا کرنا ہوگا اور تم بے بس ہو جاوگے [35]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[36] اورپھر جب ایک ایسا وقت آ جائے گا کہ کائنات میں راستے کھول دیے جائیں گے [انشقّت السماء] تو وہ ایک خوشگوار مقام/منزل بن جائے گی جو طویل اور ہموار راستے کی مانند ہوگی [کالدھان] [37]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[38] اور پھر اُس خاص مرحلے میں نہ تو ایک عام انسان اور نہ ہی کوئی مجرم و بدکار اپنی کوتاہیوں پر زیرِ تفتیشس لایا جائے گا [39]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[40] کیونکہ اُس وقت مجرمین اپنے خدوخال [سیماھُم] سے ہی پہچان لیے جائیں گے اور مکمل گرفت میں لیے جانے [بالنواصی] کے بعد سخت اقدامات کا سامنا کریں گے[الاقدام] [41]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[42] یہی وہ جہنم ہوگی جس کو یہ مجرمین ایک جھوٹ قرار دیتے رہے ہیں [43]، جہاں مایوسی اور محرومی کی آگ [حمیم آن] اُن کا پیچھا کرتی رہے گی [44]۔ پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[45]

اور ان کے لیے جنہوں نے اپنے پروردگار کے بلند مقام و منصب کو پہچان لیا ہوگا امن و عافیت کی زندگی کے دوانداز یا ماڈل ہوں گے [46]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[47] وہ دونوں ماڈل مختلف الجہات اور تسکینِ ذوق کے وسیع مواقع کے حامل ہوں گے [ذواتا افنان] [48]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[49] اُن دونوں میں علم کے رواں بہتے ہوئے ذرائع اور ماخذات ہوں گے [50]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے؟[51] وہاں مختلف اقسام کی خوشیاں اور خوشگواریاں ہوں گی [فاکھۃ زوجان]-[52] پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے [53]- وہ ایسی لا محدود وسعتوں کے اختیار پر [علیٰ فُرُش] مضبوطی سے متمکن [متّکئین] ہوں گے جن کے داخلی ماحول/فضائیں [بطائنُھا] چمکتے دمکتے انداز میں سجی ہوں گی[من استبرق] اور امن و عافیت کے اُس ہمہ جہت ماحول [الجنّتین] میں موجود بلند قابلِ حصول اہداف [جنی] اُن کی آسان رسائی میں ہوں گے [54]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے-[55] اُن فضاوں میں متخصّص جگہوں/خلاوں [قاصرات] کے ایسے انتہائی کنارے [fringes طرف] ہوں گے جہاں کسی عام و خاص انسان کے خیال تک نے کبھی رسائی نہ پائی ہوگی [لم یطمِثھُنّ]-[56] پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے-[57] وہ مقامات خوبصورتی میں یاقوت اور موتیوں کی مثل ہوں گے- [58] پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے [59]- کیا حسین اعمال اور مہربانیوں کا صلہ مہربانیوں کے علاوہ کُچھ اور بھی ہوا کرتا ہے [60]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے[61]- اور پھر ان دونوں کے علاوہ وہاں دو اور بھی امن و عافیت کے مقامات ہوں گے-[62] پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے[63]- یہ مقامات انہیں اچانک حیرت میں ڈال دینے والے [مدھامّتان] ہوں گے [64]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے[65]- ان مقامات میں علم و انکشافات کے دو اور سرچشمے پھوٹتے [نضّاختان] ہوں گے [66]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے[67]- ان دونوں میں خوشگواریاں [فاکھۃ]، بہترین انتخاب کے مواقع [نخل] اور انعامات کی بہتات ہوگی [رُمّان] [68]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے [69]- وہاں بہترین اور خوبصورت چیزیں میسر ہوں گی [خیرات حسان] [70]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے [71]- وہاں وہ لوگ شان و شوکت اور برتری کے لیے مسابقت کے مواقع پائیں گے [حُور] اور یہ سب اُن کے اندر موجود ذہنی/روحانی کیفیات [فی الخیام] کی حدود کے اندر[مقصورات] وقوع پذیر ہوگا [72]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے [73]- اُن سے قبل یہ مواقع کسی عام آدمی [اِنس] یا کسی مخصوص ذہنی قوت کے حاملین [جانّ] کے تصور سے بھی نہ گذرے ہوں گے [لم یطمثھن] [74]- پھر تم دونوں جماعتیں اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے [75]- وہ نہایت مضبوطی سے ایک چمکتی دمکتی [رفرف]، ایک نشوونما پاتی حالت میں [خُضر] اور ایک عظیم، باعزّت، اور بلند ارتقائی کیفیت یا مقام [عبقرِی حسان] پر متمکن ہوں گے [متّکئین] [76]- پھر تم دونوں جماعتیں

اپنے پروردگار کی قدرتوں میں سے کس کا انکار کروگے[77]۔ دراصل تیرے پروردگار کی صفاتِ عالیہ [اسمُ] برکت و فیض پر مبنی ہیں [تبارک] کیونکہ وہ بڑی شان و عظمت کا مالک ہے [78]۔ "

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Aalaae : Hamza-laam-Waw: ال و : آلاءِ: Possessor of Power and ability; also falling short in something: = ہمہ گیر یا ہمہ وقتی استعداد/قدرت/قوت/عطیہ/نعمت۔ [کوتاہی کرنا بھی]

Sad-Lam-Lam / Sad-Lam-Sad-Lam: صلصال = to resound, clash, be dried up, emit a sound. sallatun - sound, clank, dry earth. salsaal - dry ringing clay, sounding/dried clay.Salsala: He threatened, or meaced; and frightened, or terrified; show of skillfulness; Tasalsala = said of a pool of water left by a torrent, as meaning its black mud became dry because such dry mud makes a crackling sound when trodden upon. Sallu; Sallatun: Flesh-meat. Sillu = a serpent, which kills at once when it bites. Salsaal: Water that falls upon the ground, which then cracks or which then dries, causing a sound to be heard; A certain bird

Fa-Kha-Ra : فخّار ف خ ر: = self-glorification/magnification, boast, to disdain/scorn, proud/haughty, long/tall/great, excellent quality, baked pottery/clay, earthen vessel.

ن ش ا= **Nuun-Shiin-Alif** = lived, arose, become elevated/high, grow up, create/produce/originate, it happened/occurred, raise, to found/build, began, specifically discussing 73:6 = rising in the night, first part/hours of the night, every hour of the night in which one rises, every hour of the night.

Ayn-Lam-Miim: علم؛ اعلام = to mark/sign/distinguish, creations/beings, world, science/learning/knowledge/information, aware/know. By means of which one knows a thing, hence it signifies world or creation, because by it the Creator is known. alim (pl. ulama) - one who is learned/wise or knows. علم؛ اعلام: sign, token, mark, badge**, distinguishing mark**, characteristic; harelip, road sign, signpost, guidepost, flag, banner, a distinguished, outstanding man, **an authority**, a star, a luminary,

ب ح ر **Ba-Ha-Ra** = Slit, cut, divide lengthwise, split, **enlarge or make wide, or spacious**. A vast expanse of water (Ocean, sea, huge river); A fleet swift horse called because of its speed like the rolling of the waves in the sea; A generous man who is ample in his generosity; Wide tract of land, land belonging to or inhabited by people.

ج ن ن J-N-N = Jinn; al-Jinn: Highly potent men often with concealed identity; powerful/influential people working behind the scene.

Jaan: جان؛ جناۃ [جمع]؛ جانیۃ [مونث] : criminal, offender, injurer ; brisk, sharp, vigorous;

و ر د W-R-D; Wadatan – وردۃ: to come, arrive, to appear, show up, to be found; place of arrival; destination, watering place, sring, well, resort; source of supply or reserves, revenues; reddish color;

Dal-ha-Nun: دهان = To anoint, strike (with a stick), moisten, blandish, pleasantly smooth, agreeable and suave, dissemble with, coax, be pliant, grease, dis-simulate. 1st Form: to anoint with oil;
4th Form: to endeavour to conciliate, to make peace; to manifest what is contrary to that which one conceals in one's mind; to act with dishonesty, or dissimulation; to strive to outwit, deceive, beguile, or circumvent; to show mercy, to pardon;
dihaan – that with which one anoints; a red hide; a slippery place; a long and smooth road.
duhn – oil.

ف ك ه Fa-Kaf-ha = became cheerful/happy, free from straitness/burden, enjoy, to jest/laugh/joke, be amused/pleased, entertain, fruit, wonderment, indulge in pleasantry, rejoice, admiration.

Qaf-Sad-Ra : ق ص ر: قاصرات= become short, have little or no power, become niggardly, fall short, i.e. not to reach something, left/relinquish/abstain/desist/cease, took from its length, clip/shove, **restricted/confined/limited, kept within certain bounds or limits, restrain/withheld, hinder/prevent,** contract or draw oneself together, obedient, last part of day. qasr (pl. qusur) - ample and spacious house, castle, palace. QAASIR: unable, limited, restricted, confined, reserved. QAASIRAT-UT-TARF: chaste-eyed, chaste, demure, modest**. MAQSOOR: confined, restricted, limited, chaste**. MAQSOORAH: palace, cabinet, closet, compartment, box, loge, detached portion of a mosque, shortened or contracted, woman kept behind, or within, the curtain.

ط ر ف = **Tay-Ra-Fa** = attack the extremity of the enemy's lines, chose a thing, extremity, edge, lateral/adjacent/outward part, side, border, end, newly acquired, proximity, fringes. leaders/thinkers/scholars, best of the fruits.
Look from outer angle of eye, twinkle in eye, putting eyelids in motion, looking, glance, blinking, raise/open eyes, hurt the eye and make it water.
descend from an ancient family, noble man in respect of ancestry.

Nun-Kha-Lam: نخل = to sift, send down, snow, drizzle, cloud, select, **pick out the best of**.
nakhal lahuu alnasiihaten - to give earnest advice.

Ha-Waw-Ra (Ha-Alif-Ra): حور = return/recoil, change/convert from one state/condition to another, wash/whiten, make round, surround, **compete/contend for glory/superiority**, the white around the eye, intense whiteness of the white of the eye and intense blackness of the black (with fairness around)* not found in humans but attributed to them by way of comparison.

Kh-Ya-Miim: خيام ؛ خ ی م s = Hold back or refrain from someone through cowardice and fear, raise one's leg or foot, pitch one's tent, remain/stay/dwell in a place, unable to place one's leg or foot firmly on the ground. **Natural, or innate, dispositions or tempers or the like; the original, or primary, state, or condition of the soul, or mind.**

………

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر97

سورۃ القمر [54]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت کے مروجہ تراجم میں نمایاں نکات کی ذیل میں "چاند کا پھٹ جانا" اور اللہ کی جانب سے بھیجی گئی "ایک خاص اونٹنی – الناقۃ " کا ذکر ہے، جن کو ایک مخصوص دیومالائی اندازکی حکایت میں تبدیل کر دیا گیا ہے، اور مسلمانوں کی اکثریت میں عقیدت آمیز استعجاب کے جذبات کے ساتھ پسند اور قبول کیا جاتا ہے۔ نیز پانی کے برسنے اور سیلاب کے برپا ہونے کے لیے "آسمان کے دروازوں" کے کھُل جانے اور "زمین" کے پھٹ پڑنے کی تعجب خیز یا معجزاتی کاروائی کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ان دیومالائی حکایتوں کی اصلیت کو قرآن کی سچی روشنی میں ایک علمی و ادبی معیار پرپرکھنے کے لیے جدید شعوری ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

بار بار تکرار کے ساتھ قرآن کے "آسان کر دینے" کا ذکر بھی اس سورت کا موضوع ہے۔ کیا واقعی یہاں قرآن آسان کرنے کا تکرار کے ساتھ اعلان کیا گیا ہے، یا اس آخری الہامی وثیقے کی فراوانی و بہتات کے ساتھ دستیابی کا ذکر کیا گیا ہے؟ سیاق و سباق کے مطابق کیا گیا نیا ترجمہ آپ کے سامنے حقیقتِ حال کو واضح کر دے گا۔ اگر قرآن واقعی آسان کر دیا گیا ہوتا، تو چودہ سو سال گذر جانے کے بعد آج تک اس آسان کتاب کا کوئی بھی ایک قرار واقعی، قرینِ عقل اور حتمی طور پر قابلِ قبول نچوڑ کیوں نہ نکالا جا سکا، اس سوال کا جواب بھی جدید ترجمہ میں موجود ہے۔

سورۃ القمر [54]

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۖ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ

مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ [از مودودی]

قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا **(1)** مگر اِن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے **(2)** اِنہوں نے (اس کو بھی) جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات نفس ہی کی پیروی کی ہر معاملہ کو آخر کار ایک انجام پر پہنچ کر رہنا ہے **(3)** اِن لوگوں کے سامنے (پچھلی قوموں کے) وہ حالات آ چکے ہیں جن میں سرکشی سے باز رکھنے کے لیے کافی سامان عبرت ہے **(4)** اور ایسی حکمت جو نصیحت کے مقصد کو بدرجہ اتم پورا کرتی ہے مگر تنبیہات اِن پر کارگر نہیں ہوتیں**(5)** پس اے نبیؐ، اِن سے رخ پھیر لو جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف پکارے گا**(6)** لوگ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ اپنی قبروں سے اِس طرح نکلیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں **(7)** پکارنے والے کی طرف دوڑے جا رہے ہوں گے اور وہی منکرین (جو دنیا میں اس کا انکار کرتے تھے) اُس وقت کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا کٹھن ہے **(8)** اِن سے پہلے نوحؑ کی قوم جھٹلا چکی ہے اُنہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا قرار دیا اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے، اور وہ بری طرح جھڑکا گیا **(9)** آخر کار اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ "میں مغلوب ہو چکا، اب تو اِن سے انتقام لے **(10)** "تب ہم نے موسلا دھار بارش سے آسمان کے دروازے کھول دیے اور زمین کو پھاڑ کر چشموں میں تبدیل کر دیا **(11)** اور یہ سارا پانی اُس کام کو پورا کرنے لیے مل

گیا جو مقدر ہو چکا تھا **(12)** اور نوحؑ کو ہم نے ایک تختوں اور کیلوں والی پر سوار کر دیا **(13)** جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی یہ تھا بدلہ اُس شخص کی خاطر جس کی نا قدری کی گئی تھی **(14)** اُس کشتی کو ہم نے ایک نشانی بنا کر چھوڑ دیا، پھر کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا؟ **(15)** دیکھ لو، کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات **(16)** ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ **(17)** عاد نے جھٹلایا، تو دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات **(18)** ہم نے ایک پیہم نحوست کے دن سخت طوفانی ہوا اُن پر بھیج دی جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اس طرح پھینک رہی تھی **(19)** جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں **(20)** پس دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات **(21)** ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ **(22)** ثمود نے تنبیہات کو جھٹلایا **(23)** اور کہنے لگے "ایک اکیلا آدمی جو ہم ہی میں سے ہے کیا اب ہم اُس کے پیچھے چلیں؟ اِس کا اتباع ہم قبول کر لیں تو اِس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم بہک گئے ہیں اور ہماری عقل ماری گئی ہے **(24)** کیا ہمارے درمیان بس یہی ایک شخص تھا جس پر خدا کا ذکر نازل کیا گیا؟ نہیں، بلکہ یہ پرلے درجے کا جھوٹا اور بر خود غلط ہے) **(25)** "ہم نے اپنے پیغمبر سے کہا) "کل ہی اِنہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ کون پرلے درجے کا جھوٹا اور بر خود غلط ہے **(26)** ہم اونٹنی کو اِن کے لیے فتنہ بنا کر بھیج رہے ہیں اب ذرا صبر کے ساتھ دیکھ کہ اِن کا کیا انجام ہوتا ہے **(27)** اِن کو جتا دے کہ پانی اِن کے اور اونٹنی کے درمیان تقسیم ہوگا اور ہر ایک اپنی باری کے دن پانی پر آئے گا **(28)** "آخر کار اُن لوگوں نے اپنے آدمی کو پکارا اور اُس نے اِس کام کا بیڑا اٹھایا اور اونٹنی کو مار ڈالا **(29)** پھر دیکھ لو کہ کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھیں میری تنبیہات **(30)** ہم نے اُن پر بس ایک ہی دھماکا چھوڑا اور وہ باڑے والے کی روندی ہوئی باڑھ کی طرح بھس ہو کر رہ گئے **(31)** ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، اب ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ **(32)** لوطؑ کی قوم نے تنبیہات کو جھٹلایا **(33)** اور ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا اس پر بھیج دی صرف لوطؑ کے گھر والے اُس سے محفوظ رہے **(34)** اُن کو ہم نے اپنے فضل سے رات کے پچھلے پہر بچا کر نکال دیا یہ جزا دیتے ہیں ہم ہر اُس شخص کو جو شکر گزار ہوتا ہے **(35)** لوطؑ نے اپنی قوم کے لوگوں کو ہماری پکڑ سے خبردار کیا مگر وہ ساری تنبیہات کو مشکوک سمجھ کر باتوں میں اڑاتے رہے **(36)** پھر انہوں نے اُسے اپنے مہمانوں کی حفاظت سے باز رکھنے کی کوشش کی آخر کار ہم نے اُن کی آنکھیں موند دیں کہ چکھو اب میرے عذاب اور میری تنبیہات کا مزا **(37)** صبح سویرے ہی ایک اٹل عذاب نے ان کو آ لیا **(38)** چکھو مزا اب میرے عذاب کا اور میری تنبیہات کا **(39)** ہم نے اِس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنا دیا ہے، پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ **(40)** اور آل فرعون کے پاس بھی تنبیہات آئی تھیں **(41)** مگر انہوں نے ہماری ساری نشانیوں کو جھٹلا دیا آخر کو ہم نے انہیں پکڑا جس طرح کوئی زبردست قدرت والا پکڑتا ہے **(42)** کیا تمہارے کفار کچھ اُن لوگوں سے بہتر ہیں؟ یا آسمانی کتابوں میں تمہارے لیے کوئی معافی لکھی ہوئی ہے؟ **(43)** یا اِن لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہم ایک مضبوط جتھا ہیں، اپنا بچاؤ کر لیں گے؟ **(44)** عنقریب یہ جتھا شکست کھا جائے گا اور یہ سب پیٹھ پھیر کر بھاگتے نظر آئیں گے **(45)** بلکہ اِن سے نمٹنے کے لیے اصل وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور وہ بڑی آفت اور زیادہ تلخ ساعت ہے **(46)** یہ مجرم لوگ در حقیقت غلط فہمی میں میں مبتلا ہیں اور اِن کی عقل ماری گئی

ہے(47) جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے اُس روز اِن سے کہا جائے گا کہ اب چکھو جہنم کی لپٹ کا مزا (48) ہم نے ہر چیز ایک تقدیر کے ساتھ پیدا کی ہے(49) اور ہمارا حکم بس ایک ہی حکم ہوتا ہے اور پلک جھپکاتے وہ عمل میں آ جاتا ہے (50) تم جیسے بہت سوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں، پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ (51) جو کچھ اِنہوں نے کیا ہے وہ سب دفتروں میں درج ہے (52) اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی موجود ہے (53) نافرمانی سے پرہیز کرنے والے یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے (54) سچی عزت کی جگہ، بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب-(55)

جدید اور شفاف علمی و شعوری ترجمہ

"فیصلے کی گھڑی [السّاعۃُ] قریب آ گئی ہے اور دھوکے اور ظن و تخمین کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے[انشقّ القمر] [1]- اب اگر وہ اس کی نشانیاں اپنے سامنے دیکھتے ہیں، تو اُس طرف پیٹھ موڑ لیتے ہیں، اور کہ دیتے ہیں کہ یہ تو ایک پھیل جانے والا ڈرامہ ہے [سِحر مستمرّ]-[2] اور انہی لوگوں نے اسے پہلے بھی جھٹلایا تھا اور اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتے رہے تھے، تاہم جو کچھ بھی حکم کر دیا گیا تھا اُس نے وقوع پذیر ہو کر رہنا تھا [امر مُستقِرّ]- [3] دراصل اُن کے پاس پہلے ہی بہت سی خبریں آ چکی تھیں جن میں خبردار بھی کر دیا گیا تھا اور دور تک لے جانے والی دانائی بھی بھیجی گئی تھی، لیکن ان پیش آگاہیوں نے کُچھ کام نہ کیا [5]- پس تم ان بھی ان لوگوں سے منہ موڑ لینا اُس وقت جب ایک پکارنے والا انہیں ایسی چیز کی طرف طلب کرے گا جو انتہائی کراہت آمیز ہوگی [نُکُر] [6]- وہ اپنی آرامگاہوں سے سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ ایسے باہر نکلیں گے گویا ٹڈیوں کا پھیلا ہوا لشکر [جراد مُنتشر]،[7] پریشانی کے عالم میں پکارنے والے کی جانب بھاگ رہے ہوں گے- اُس وقت یہ حق کا انکار کرنے والے کہ رہے ہوں گے کہ یہ تو بڑی مشکل گھڑی ہے [8]-

ان سے قبل نوح کی قوم نے بھی جھٹلانے کی روش اختیار کی، فلھٰذا ہمارے تابع فرمان بندے کو جھٹلایا اور اُسے مخبوط الحواس کہ کر مسسترد کر دیا گیا [ازدجِر] [9]- آخر اُس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ میں مغلوب ہوں پس میری مدد فرما [10]- فلھٰذا ہم نے مقتدر طبقے [السماء] کے ماتحت علاقے [ابواب]کو لگاتار راہنمائی کے نزول کے ذریعے [بماء مُنھمِر] فتح کرلینے کے اسباب پیدا کر دیے- اور اس کے لیے ہم نے عوام کے پِسے ہوئے طبقے [الارض] کی جمعیت کو پھوٹتے ہوئے چشموں کی مانند باہر نکالا [فجّرنا] ، جس سے بالآخر ہماری راہنمائی [الماء] اپنے ہدف تک پہنچی [فالتقی]، بالکل اُس مقصد یا حکم کے مطابق [علیٰ امر] جوکہ متعین کردیا گیا تھا [قد قُدِر][12] - اور ہم نے اُسے ذمہ دار مقرر کر دیا [حملناہ] ایک ایسے نظام پر جو اصول و قواعد کا حامل تھا [ذاتِ الواح] اور ایک ایسے معاشرے پر مبنی تھا جو مضبوطی کے ساتھ باہم مربوط تھا [دُسُر][13] اور جو ہماری نظروں کے سامنے ہمواری کے ساتھ گامزن تھا اور اُن لوگوں کے لیے انعام تھا جنہیں مسترد کر دیا گیا تھا [لِمن کان کُفِر] [14]- اور ہم نے یہ واقعی ایک نشانی کے طور پر پیچھے چھوڑ دیا ہے؛ پھر ہے کوئی جو اس سے سبق لینے کی کوشش کرے؟[15] پس دیکھو کہ ہماری سزا کیسی سخت تھی اور ہماری پیش آگاہی کا نتیجہ کیا تھا [16]- اسی لیے ہم نے یہ قرآن مطالعے اور یاد دہانی

کے لیے با افراط میسر کر دیا ہے [یسّرنا]؛ تو پھر ہے کوئی جو اسے سمجھنے کی کوشش کرے؟[17]

قومِ عاد نے بھی سچائی کو جھٹلایا؛ پس دیکھو کہ ہماری سزا کیسی سخت تھی اور ہماری پیش آگاہی کا نتیجہ کیا تھا۔ {18] بیشک ہم نے اُن پر ایک لمبے نحوست بھرے دور کی شکل میں [فی یوم نحس مُستمِرّ] سخت طوفانی نوعیت [صرصرا] کی سزا [ریحا] بھیجی [19] جو لوگوں کی حالت کو اس طرح کمزور بنا گئی گویا کہ وہ کھجور کے اُکھڑ کر گرے ہوئے تنے ہوں [20]۔ پس دیکھو کہ ہماری سزا کیسی سخت تھی اور ہماری پیش آگاہی کا نتیجہ کیا تھا [21]۔ اسی لیے ہم نے یہ قرآن مطالعے اور یاد دہانی کے لیے با افراط میسر کر دیا ہے [یسّرنا]؛ تو پھر ہے کوئی جو اسے سمجھنے کی کوشش کرے؟[22]

اہلِ ثمود نے بھی ان پیش آگاہیوں کو جھٹلایا [23] اور کہنے لگے "کیا ہم اپنے ہی عام لوگوں میں سے ایک کی پیروی کرنے لگیں؛ اگر ہم ایسا کریں تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی کا شکار ہوں گے [24]۔ کیا ہدایت/نصیحت ہم میں سے اِسی ایک پر ظاہر ہونی تھی؟ جب کہ وہ تو ایک بے ادب جھوٹا ہے" [25]۔ آنے والے دنوں میں انہیں یہ آگاہی ملنے والی تھی کہ اصل بے ادب جھوٹا کون ہے [26]۔ بیشک ہم ایک ایسا بے عیب اور شاندار ضابطہ [النّاقۃ] بھیجنے والے ہیں جو اُن کے لیے ایک امتحان ہوگا، پس اُن پر نظر/نِگرانی رکھو اور استقامت اختیار کرو [27]۔ اور انہیں مطلع کر دو کہ الہامی ہدایت [الماء] اُن کے درمیان تقسیم [قِسمۃ بینھُم] کا باعث بنے گی اور اُس کا ہر حصہ ایک اختلاف اور بحث کا موضوع ہوگا [مُحتضر]۔ پھر انہوں نے اپنی دوست قوم کو پُکارا، اور مل کر ایک شیطانی کام کا بیڑا اُٹھایا، اور اس ہدایت کو مٹا دیا/نیست و نابود کر دیا [فعقر] [[29]۔ پس دیکھو کہ میری سزا کتنی سخت تھی اور پیش آگاہی کا نتیجہ کیا تھا [30]۔ ہم نے ان پر سزا کا ایک ہی جھٹکا بھیجا جس سے وہ روندی ہوئی باڑھ کی بھُس کی مانند ہوگئے[31]۔ اسی لیے ہم نے یہ قرآن مطالعے اور یاد دہانی کے لیے با افراط میسر کر دیا ہے [یسّرنا]؛ تو پھر ہے کوئی جو اسے سمجھنے کی کوشش کرے؟[32]۔

قومِ لوط نے بھی ہماری پیش آگاہیوں کو جھُٹلایا [33]۔ تو ہم نے اُن پر مصائب کا طوفان [حاصبا] بھیج دیا، لوط کے ساتھیوں سے استثناء کرتے ہوئے، جنہیں ہم نے اُن کی قوم کی روش سے موڑ کر [بسحر] اُس انجام سے بچا لیا [نجّینا] [34]۔ یہ ہماری جانب سے ایک رحمت، ایک انعام تھا کیونکہ ہم شکر گذار لوگوں کواسی طرح نوازتے ہیں۔ [35]۔ اور اگرچہ لوط نے انہیں ہماری سزا کی پیش آگاہی کر دی تھی، لیکن وہ اس پر ردّ و قدح کرتے رہے[فتماروا] [36]۔ انہوں نے اُسے درپیش مصائب کی بنا پر [عن ضیفِہِ] اسے اُس کے راست بازی کے راستے سے ہٹانے کی ترغیب دی [راوَدُوہُ]؛ فلھٰذا ہم نے اُن کی بصیرت کو زائل کر دیا [فطمسنا اعیُنھُم] پھر انہوں نے ہماری سزا کا اور ہماری پیش آگاہیوں کے نتائج کا مزا چکھّا [37]۔ پھر انہیں جلد ہی آ جانے والے ایک مستقل عذاب کو بھگتنا پڑا [38]۔ پس انہوں نے بھی میری سزاوں اور پیش آگاہیوں کے نتائج کا مزہ چکھا [38]۔ اسی لیے ہم نے یہ قرآن مطالعے اور یاد دہانی کے لیے با افراط میسر کر دیا ہے [یسّرنا]؛ تو پھر ہے کوئی جو اسے سمجھنے کی کوشش کرے؟[40]

اور ہماری پیش آگاہیاں فرعون کی قوم کے پاس بھی آئیں [41]۔ انہوں نے بھی ہماری تمام نشانیوں کو جھُٹلایا؛ پس ہم نے انہیں ایسی گرفت میں لے لیا جو ایک نہایت غلبے والے طاقتور کی گرفت تھی [42]۔ تو پھر کیا تمہارے انکار کرنے والے اُن پہلوں سے بڑھ کر ہیں، یا پھر کیا ان کے لیے صحیفوں میں کوئی رعایت دی گئی ہے؟[43] کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ اتحاد میں ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار؟[44] جلد ہی اُن کا یہ اتحاد ہزیمت اُٹھانے والا ہے اور وہ اپنی پشت کی جانب پلٹنے والے ہیں [45]۔ بلکہ ان کے بُرے وقت کا تعین ہو چکا ہے اور اُن کا بُرا وقت زیادہ تباہ کُن اور تلخ ہوگا [46]۔ بیشک یہ خطاکار سخت بھٹکے ہوئے اور دیوانے ہیں [47]۔ جس دن یہ اپنے نظریات کی بنا پر[علیٰ وُجُوھِھِم] پچھتاووں کی آگ میں [فی النّار]گھسیٹے جائیں گے یہ جلنے کا مزا چکھیں گے [48]۔ بے شک ہم نے ہر شے کے لیے قوانین و اقدار مقرر کر رکھے ہیں [49]۔

اور ہمارا حکم ایک انوکھی کیفیت رکھتا ہے؛ یہ پلک کے جھپکنے کی مانند بروئے کار آتا ہے [50]۔ اور ہم تمہاری قماش کے لوگوں کو پہلے بھی بربادیوں کی نذر کر چکے ہیں؛ پس کوئی ہے جو اس امر کا ادراک کرے [51]۔ پھر یہ کہ جو کُچھ بھی افعال و اعمال انہوں نے سر انجام دیے ہیں، اُس کے نتائج الہامی صحیفوں میں مندرج ہیں[فی الزُّبُر] [53]۔ نیز ہر چھوٹا یا بڑا عمل لکھ کر ریکارڈ کر لیا جاتا ہے [53]۔ بیشک اللہ کے قوانین کی پرہیز گاری کرنے والے امن و عافیت اور فراوانیوں کی زندگی حاصل کریں گے [54] جو سچائی اور عزتِ نفس کی بنیاد پر[فی مقعدِ صِدق] ایک طاقتور کی بادشاہی میں عطا ہوگی [55]۔"

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Lam-Waw-Ha: ل و ح: الواح = blackboard; slate; tablet; slab; plate, sheet, pane, panel; plaque; lane; surface; screen; placard, poster; picture, ainting; statute;standing rules, bylaws, decree, ordinance, regulations, etc. To change colour, become visible, gleam/shine, light up, scorching one, broad table or plate, tablet. **Lawwaahatan: standing bye-laws. لوّاحہ**

Dal-Siin-Ra: د س ر: دُسُر = He, or it pushed, thrust, drove, impelled, propelled, or repelled, he thrust, pierced, or stabbed, vehemently, with a spear. To repair with nails, spear, caulk and make a ship water-tight, nail a thing, ram in. push, shove, push off.

Fa-Ta-Ha: ف ت ح؛ فتحنا: = to open, explain, grant, disclose, let out, give victory, conquer, judge, decide, ask for assistance/judgement/decision, seek succour/victory. mafatih (pl. of miftah) - keys/treasures.

ب و ب = **Ba-Waw-Ba** : باب = **door/gate, place of entrance, mode/manner**. Chapter, section, column, rubric; grop, class, category, field, domain

ha-Miim-Ra: ہ م ر: منہمر = to pour forth (rain), pour down in torrent. Shower of rain; growing, snarling, flow (tears)

Ha-Dad-Ra: ح ض ر : مُحتضر = To be present, present at, stand in presence of, hurt, be at hand. To come or arrive, to be ready or prepared, to attend someone or come into someones presence,

to present oneself to or before a thing or person, to visit a person, to be in the vicinity of a place, to live or dwell in or become an inhabitant of a place, witness or see a thing, behold a thing with one's eye, **to answer or reply, dispute or debate, contend with and overcome someone, to intrude.**

Ayn-Ta-Waw: ع ط و؛ تعاطیٰ= to drag, push violently, draw along, pull, carry anyone away forcibly. atiya - to be quick to do evil. utuyyun - prone/quick to do evil, wicked, rough, glutton, rude, hard-hearted ruffian, cruel, greedy, violent, ignoble, ill-mannered. 'aatiyatin - blowing with extraordinary force.

Nun-Waw-Qaf : **نوق؛ ناقہ؛ الناقۃ=** to clean the flesh from fat, train a camel, set in order, do carefully. niiqatun - zeal, skill, daintiness, refined, best, top of a mountain, a big and long mountain. naaqatun - she camel, as it is the best thing according to Arabs. **Something signifying daintiness, nicety, exquisiteness, refinement, or scrupulous nicety and exactness; and the exceeding of what is usual in a thing; choosing what is excellent, or best to be done, and doing admirably;or doing firmly, solidly, soundly, or thoroughly and skillfully; the exceeding what is usual in a thing, and making it good, or beautiful, and firm, solid, sound, or free from defect or imperfection.**

Ayn-Qaf-Ra : ع ق ر ؛ عقر = to cut/wound/slay, hamstrung, produce no result, be barren (e.g. womb).

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر98

سورۃ النّجم [53]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ مبارکہ کا خالص، شفاف اور راست علمی و شعوری ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔ تمام مروجہ تراجم میں "والنجم" سے ستارہ مراد لی گئی ہے جو بالکل مبہم اور عبارت کے سیاق و سباق سے سے لا تعلق ترجمہ ہے۔ یعنی کسی بے نام ستارے کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ اپنےنبی کے سچا ہونے پر زور دے رہے ہیں۔ جب کہ ستارہ بے نام نہیں، بلکہ "ال" کے معرفہ کے ساتھ ایک مخصوص "نجم" کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ یہ بالکل واضح ہے کہ آگے وحی کا ذکر ہو رہا ہے اور النجم کا ایک بنیادی معنی "وحی کا اقساط میں نازل ہونا" ایک باوثوق لغوی سند رکھتا ہے۔ اسی طرح مخصوص الفاظ و اصطلاحات جیسے افق الاعلیٰ، قاب قوسین، سدرۃ المنتھیٰ وغیرہ، وغیرہ کا جان بوجھ کر کیا گیا فوق الفطرت یا دیومالائی ترجمہ کالعدم کرتے ہوئے، انہیں لسانی تحقیق کی بنیاد پر عقل ودانش کے احاطے میں اس طرح درست کرتے ہوئے لے آیا گیا ہے کہ بآسانی ہر پڑھنےوالے کے ذہن میں فِٹ بیٹھ جائے۔

ایک اور بڑی تصحیح اس طرح کر دی گئی ہے کہ اللات، العزی اور مناۃ کے معانی کو ان الفاظ کے مادے کے معانی سے از سرِ نو مشتق کر کے ان کا قرینِ عقل ادبی اور شعوری معانی سیاق و سباق میں فِٹ کر دیا گیا ہے۔ اور یہ امر واضح کر دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں بُت پرستوں کے دیوی دیوتاوں کا نام لے کراُنکو خواہ مخواہ اہمیت نہیں دی ہے، جیسا کہ من گھڑت سابقہ تراجم میں باور کیا گیا ہے۔

سورۃ کا باقی حصہ گمراہ لوگوں اور قوموں کے ذکر اور اُن کے انجام کی خبروں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قوت و اختیار کی وسعتوں کا ذکر ہے۔ اُس کے انصاف کا اور اعمال کا اجر عطا کرنے کا ذکر ہے۔ اور آخر میں یہ تلقین کہ اب بھی وقت ہے کہ اس کی تابع فرمانی کے حلقے میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوار لی جائے۔

سورۃ النجم [53]

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ (١) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ (٢) وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ (٣) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (٤) عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ (٥) ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ (٦) وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ (٧) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ (٨) فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ (٩) فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ (١٠) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ (١١) أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ (١٢) وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ (١٣) عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ(١٤) عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ (١٥) إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ(١٦) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ (١٧) لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ (١٨) أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ

وَالْعُزَّىٰ (١٩) وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ (٢٠) أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ (٢١) تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ (٢٢) إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّـهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ (٢٣) أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ (٢٤) فَلِلَّـهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ (٢٥) وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّـهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ (٢٦) إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ(٢٧) وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (٢٨) فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا (٢٩) ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ (٣٠) وَلِلَّـهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى (٣١) الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ (٣٢) أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ (٣٣)وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ (٣٤) أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ (٣٥)أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ (٣٦) وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ (٣٧)أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (٣٨) وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ(٣٩) وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ (٤٠) ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ(٤١) وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ (٤٢) وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ(٤٣) وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا (٤٤) وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ (٤٥) مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ(٤٦) وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ (٤٧) وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ(٤٨) وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ (٤٩) وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ(٥٠) وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ (٥١) وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ (٥٢) وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ (٥٣) فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ(٥٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ (٥٥) هَـٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ (٥٦) أَزِفَتِ الْآزِفَةُ (٥٧) لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّـهِ كَاشِفَةٌ(٥٨) أَفَمِنْ هَـٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ (٥٩) وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ (٦٠) وَأَنتُمْ سَامِدُونَ (٦١) فَاسْجُدُوا لِلَّـهِ وَاعْبُدُوا ۩(٦٢)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا **(1)** تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہے نہ بہکا ہے **(2)** وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا **(3)** یہ تو ایک وحی ہے جو اُس پر نازل کی جاتی ہے **(4)** اُسے زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے **(5)** جو بڑا صاحب حکمت ہے **(6)** وہ سامنے آ کھڑا ہوا جبکہ وہ بالائی افق پر تھا **(7)** پھر قریب آیا اور اوپر معلق ہو گیا **(8)** یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا **(9)** تب اُس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو وحی بھی اُسے پہنچانی تھی **(10)** نظر نے جو کچھ دیکھا، دل نے اُس میں جھوٹ نہ ملایا **(11)**اب کیا تم اُس چیز پر اُس سے جھگڑتے ہو جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے؟ **(12)** اور ایک مرتبہ پھر اُس نے **(13)** سدرۃالمنتہیٰ کے پاس اُس کو دیکھا **(14)** جہاں پاس ہی جنت الماویٰ ہے **(15)** اُس وقت سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا **(16)** نگاہ نہ چوندھیائی نہ حد سے متجاوز ہوئی **(17)** اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں **(18)** اب ذرا بتاؤ، تم نے کبھی اِس لات، اور اِس عزیٰ **(19)** اور تیسری ایک اور دیوی منات کی حقیقت پر کچھ غور بھی کیا؟ **(20)** کیا بیٹے تمہارے لیے ہیں اور بیٹیاں خدا کے لیے؟ **(21)**یہ تو بڑی دھاندلی کی تقسیم ہوئی **(22)** !دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے اِن کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم و

گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں حالانکہ اُن کے رب کی طرف سے اُن کے پاس ہدایت آ چکی ہے **(23)** کیا انسان جو کچھ چاہے اس کے لیے وحی حق ہے **(24)** دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ ہی ہے **(25)** آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں، اُن کی شفاعت کچھ بھی کام نہیں آ سکتی جب تک کہ اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اُس کی اجازت نہ دے جس کے لیے وہ کوئی عرضداشت سننا چاہے اور اس کو پسند کرے**(26)** مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ فرشتوں کو دیویوں کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں **(27)** حالانکہ اس معاملہ کا کوئی علم انہیں حاصل نہیں ہے، وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں، اور گمان حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دے سکتا **(28)** پس اے نبیؐ، جو شخص ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے، اور دنیا کی زندگی کے سوا جسے کچھ مطلوب نہیں ہے، اُسے اس کے حال پر چھوڑ دو **(29)** اِن لوگوں کا مبلغ علم بس یہی کچھ ہے، یہ بات تیرا رب ہی زیادہ جانتا ہے کہ اُس کے راستے سے کون بھٹک گیا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے **(30)** اور زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کا مالک اللہ ہی ہے تاکہ اللہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور اُن لوگوں کو اچھی جزا سے نوازے جنہوں نے نیک رویہ اختیار کیا ہے **(31)** جو بڑے بڑے گناہوں اور کھلے کھلے قبیح افعال سے پرہیز کرتے ہیں، الا یہ کہ کچھ قصور اُن سے سرزد ہو جائے بلاشبہ تیرے رب کا دامن مغفرت بہت وسیع ہے وہ تمھیں اُس وقت سے خوب جانتا ہے جب اُس نے زمین سے تمہیں پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ابھی جنین ہی تھے پس اپنے نفس کی پاکی کے دعوے نہ کرو، وہی بہتر جانتا ہے کہ واقعی متقی کون ہے **(32)** پھر اے نبیؐ، تم نے اُس شخص کو بھی دیکھا جو راہ خدا سے پھر گیا **(33)** اور تھوڑا سا دے کر رک گیا **(34)** کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ حقیقت کو دیکھ رہا ہے؟ **(35)** کیا اُسے اُن باتوں کی کوئی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰؑ کے صحیفوں **(36)** اور اُس ابراہیمؑ کے صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں جس نے وفا کا حق ادا کر دیا؟" **(37)** یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا **(38)** اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں ہے مگر وہ جس کی اُس نے سعی کی ہے **(39)** اور یہ کہ اس کی سعی عنقریب دیکھی جائے گی **(40)** اور اس کی پوری جزا اسے دی جائے گی **(41)** اور یہ کہ آخر کار پہنچنا تیرے رب ہی کے پاس ہے **(42)**اور یہ کہ اُسی نے ہنسایا اور اُسی نے رلایا **(43)** اور یہ کہ اُسی نے موت دی اور اُسی نے زندگی بخشی**(44)** اور یہ کہ اُسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا **(45)** ایک بوند سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے **(46)** اور یہ کہ دوسری زندگی بخشنا بھی اُسی کے ذمہ ہے **(47)** اور یہ کہ اُسی نے غنی کیا اور جائداد بخشی **(48)** اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے **(49)** اور یہ کہ اُسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا **(50)** اور ثمود کو ایسا مٹایا کہ ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا **(51)**اور اُن سے پہلے قوم نوحؑ کو تباہ کیا کیونکہ وہ تھے ہی سخت ظالم و سرکش لوگ **(52)** اور اوندھی گرنے والی بستیوں کو اٹھا پھینکا **(53)** پھر چھا دیا اُن پر وہ کچھ جو (تم جانتے ہی ہو کہ) کیا چھا دیا **(54)** پس اے مخاطب، اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں تو شک کرے گا؟ **(55)** "یہ ایک تنبیہ ہے پہلے آئی ہوئی تنبیہات میں سے **(56)** آنے والی گھڑی قریب آ لگی ہے **(57)** اللہ کے سوا کوئی اُس کو ہٹا نے والا نہیں **(58)** اب کیا یہی وہ باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو؟ **(59)** ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟ **(60)** اور گا بجا کر انہیں ٹالتے ہو؟ **(61)** جھک جاؤ اللہ کے آگے اور بندگی بجا لاؤ- [مودودی]

جدید ترین، شفاف، علمی و شعوری ترجمہ

میں وحیِ الٰہی کے اقساط میں نزول کو [النّجم اذا هویٰ] شہادت میں پیش کرتا ہوں [1] کہ تمہارا ساتھی نہ تو گمراہ ہوا ہے اور نہ ہی کسی غلط کاری کا مرتکب [2]، کیونکہ وہ توجو کچھ پیش کرتا ہے اپنی خواہش کی بنا پر نہیں کرتا [3]؛ یہ اِس وحی کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اس کی جانب ارسال کی جاتی ہے [4]، اور ایک ایسی ہستی کی طرف سے جو عظیم قوتوں کا مالک ہے اُس کے علم میں لائی جاتی ہے [5]؛ اورجو ہمیشہ موجود و قائم رہنے کی صفات کا مالک ہے [ذو مِرّۃ فاستویٰ] - [6] اور وہ وسیع اور بلند ترین بصیرت رکھنے والا ہے [بالافق الاعلیٰ] [7]۔ چنانچہ اُس نے اپنی توجہ نیچے کی جانب مبذول کی [دنا] اور رابطہ قائم کیا [فتدلّیٰ] اور اس تعلق میں اس قدر قریب آیا گویا کہ دو قوسین [یا بریکٹس] کا قریبی درمیانی فاصلہ ہو یا اُس سے بھی نزدیک تر[قاب قوسین او ادنیٰ] [9]، اور پھر اپنے تابع فرمان بندے پر وہ انکشاف کیا جو اُس نے کرنا تھا [10]۔ اُس کے تابع فرمان بندے نے جو کچھ دیکھا، اُس کے شعور نے اُسکی قطعا تردید نہ کی [11]۔ کیا پھر جو کچھ اُس نے مشاہدہ کیا تم اسے متنازعہ بناوگے [تُمارونہٗ]؟[12] جب کہ وہ اس کے نزول کا دیگر مواقع پر بھی مشاہدہ کر چکا ہے [نزلۃ اُخریٰ] [13]، ایک ایسی کیفیت میں جو انتہائی خیرہ کُن استعجاب اور جوش [سدرۃ المُنتھیٰ] کی کیفیت تھی [14]؟ اس میں ایک ایسی منزلِ مقصود کا نظارہ تھا جو ایک امن و عافیت کی زندگی پیش کرتی تھی [15]۔ جب اُس خیرہ کُن حیرت و جوش [السدرۃ] نے غلبہ پا کر اُس سب کا احاطہ کر لیا جو اُس نے کرنا تھا [16]، تب بھی اُس کی بصیرت نہ اپنی جگہ سے ڈگمگائی اور نہ ہی گمراہ ہوئی [17]۔ اُس نے حقیقتا اپنے پروردگار کی عظیم نشانیاں دیکھ لیں [18]۔

پس کیا تم نے کبھی عزتِ نفس کی تذلیل [اللّات] اورصبر و برداشت [العُزّیٰ] کی کیفیات کا تجربہ کیا ہے [19] اور مصائب کے امتحانات سے گذرنے کی [مناۃ] اُس تیسری اور آخری کیفیت کا بھی ؟ [20] کیا تم سمجھتے ہو کہ تمام مردانگی کی صفات تمہارے لیے مخصوص ہیں [الذّکر] اوراُس کے لیے صرف صنفِ نازک کی نرمی اور تحمل [الانثیٰ]؟[21] اگر تم نے صفات کی یہ تقسیم کی ہے تو یہ ایک نہایت ناقص اور نا انصافی پر مبنی تقسیم ہے [ضیزیٰ]۔ [22] یہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ چند نام کی صفات ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنے لیے گھڑ لی ہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو ظن و قیاس کی اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، جب کہ ان کے پاس اُن کے پروردگار کی جانب سے راہنمائی آ چکی ہے [23]۔

کیا انسان اُس چیز کا حقدار ہو جاتا ہے جس کی وہ بس خواہش کر لے [24]، حالانکہ جو بھی موجود ہے اور آنے والا ہے، سب پر اللہ ہی کا اختیار ہے [25] ؟ اور کتنے ہی بہت طاقتوربا اختیار عناصر[الملائکۃ] اونچے طبقات اور گھرانوں میں [فی السماوات] گذرے ہیں جن کی سفارش اللہ کے ہاں کسی کام کی بھی نہیں سوائے اُس کے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی خواہش اور خوشی سے اجازت عطا کردی ہو؟ [26] درحقیقت وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ اللہ کے قوت و اختیار کے حامل اٹل قوانین [ملائکہ] کو نرمی اور ملائمت کے اوصاف سے موسوم کرتے ہیں [27]۔ یہ علم سے نا بلد ہیں۔ یہ صرف اپنے قیاسات کا اتباع کرتے ہیں؛ اور حقیقت یہ ہے کہ قیاسات صدقِ بسیط کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے [28]۔ فلھٰذا، نظر انداز کر دو انہیں جوہماری نصیحتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں اور موجودہ زندگی کے سوا کسی اور چیز کی پرواہ نہیں کرتے [29]۔ یہی علم تک ان کی تمام پہنچ یا رسائی ہے۔ بیشک تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اُس کے راستے سے گمراہ

ہو چکا ہے، اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کون ہدایت پا چکا ہے [30]۔ اور جو کچھ بھی کائنات کے طول و عرض میں اور زمین پر ہے وہ اللہ ہی کے مقصد کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو بھی بدلہ دے جنہوں نے تخریبی عمل کیے اور اُن کو بھی خوبصورت جزا دے جنہوں نے توازن بدوش عمل کیے [31]۔ یہی وہ ہیں جو بڑے گناہوں سے اور حدود فراموشیوں سے اجتناب کرتے ہیں، سوائے غیر ارادی خطاوں کے ؛ بیشک ایسے انسانوں کے لیے تمہارا پروردگار بڑی وسعت القلبی کے ساتھ تحفظ دینے والا ہے۔ وہ تو تمہیں تب سے جانتا ہے جب اس نے تمہیں بہت ادنیٰ درجے سے ارتقا عطا کیا جب تم اپنی ماوں کے بطون میں نگاہوں سے اوجھل تھے [اجِنّۃ]؛ پس خود کو بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا کرو، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے کون پرہیزگار ہے [32]۔

کیا تم نے اُس قماش کے انسانوں پر غور کیا ہے جنہوں نے سیدھے راستے سے منہ موڑ لیا [33]، اورضرورت مندوں کوبہت ہی کم عطا کرتے رہے اور وہ بھی ہاتھ کو روکتے ہوئے[34]۔ کیا ایسوں کے پاس آنے والے وقت کا علم تھا کہ وہ مستقبل کو دیکھ سکتے؟ [35] کیا انہیں اُس کی خبر نہیں تھی جو کچھ کہ حضرت موسیٰ کے صحیفوں میں درج تھا [36]؟ اور حضرت ابراہیم کے صحیفے میں، جو کہ ایمان میں کامل تھے [37]۔ تاکہ انہیں علم ہو جاتا کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا [38]، اور یہ کہ انسان کا اُس شے پر کوئی استحقاق نہیں جس کے لیے اُس نے کوئی کام یا کاوش ہی نہ کی ہو [39]، اور یہ کہ ہر ایک اپنے کاموں اور کاوشوں کا نتیجہ دیکھ لے گا [40]، اور پھر اسے اُس کی جزا بھرپور طریقے سے دی جائے گی [41]، اوریہ کہ انسان کی آخری منزل تیرے پروردگار ہی کے پروگرام کے مطابق ہے [42]، اور یہ کہ وہ ہی ہے جو ہنساتا اور رُلاتا ہے [43] اور وہی ہے جو موت دیتا اور زندگی عطا کرتا ہے[44]۔

اور یہ کہ وہی ہےجس نے نر اور مادہ کی دو اصناف پیدا کیں [45]، وہ بھی سپرم کے ایک قطرے سے جب وہ ٹپکا دیا جاتا ہے [46] اور یہ کہ حیاتِ ثانیہ پر بھی اُسی کا اختیار ہے [47]، اور یہ کہ وہی ہے جوخود تو کسی بھی حاجت سے بے نیاز ہے مگر انسان کو ملکیت حاصل کرنے کے اسباب عطا کرتا ہے [48]، اور وہی ہے جو تمام علما/دانشوروں کا بھی پروردگار ہے [49]، اور وہی ہے جس نے قوم عاد الاوّل کو تباہ کیا [50] اور پھر قومِ ثمود کو، جن کی کوئی نشانی باقی نہ رہی [51]۔ اور اس سے بھی قبل، قومِ نوح کو، جو درحقیقت زیادہ ظالم اور سرکش تھے [52] اور اُن سب بستیوں کو جو اُلٹ پلٹ کر دی گئیں [53]، پھر ان کی نشانیاں بھی زمین کے نیچے چھُپا دی گئیں، جس قدر کہ چھُپائی جانی تھیں [54]۔ فلھٰذا تم اپنے پروردگار کی کس کس قدرت پر شک کروگے؟[55] یہ بھی پہلی تنبیہوں کے سلسلے کی ایک تنبیہ ہے[56]۔ قریب آنے والا وقت قریب پہنچ چکا ہے [57]۔ اللہ کے سوا کوئی اور اس کے تعین کا انکشاف نہیں کر سکتا [58]۔ تب پھرکیا تم اس گفتگو کو عجیب خیال کرتے ہو؟[59] اور تم اس پرہنستے ہو، اور روتے نہیں ہو؟ [60] اور کیا تم نخوت کے ساتھ اس سے بے پروائی کرتے ہو[سامدون]؟ [61]۔ تب پھراب وہ وقت آ گیا ہےکہ تم سب اللہ کے احکامات پر نہایت عاجزی کے ساتھ سر جھکا دو اور اُن پر عمل شروع کر دو۔[62]

<u>**اہم الفاظ کے مستند معانی:**</u>

ha-Waw-Ya: ھ و ی : ھویٰ = to fall steep as a bird to its prey, rev, perish, pull down, destroy, disappear, yearn, fancy, beguile, infatuate, be blown, inspire with low passion, desires/fancies.

Nun-Jiim-Miim: ن ج م: نجم= to appear/rise/begin, accomplish, ensue, proceed. Commence, come in sight, to result, follow, originate, appointed time, herbs and vegetation, installments, etc. An-Najm: Instalments of God's Word/Revelations as they descend (Raghib)

Alif-Waw-Ya: ا و ی؛ ماویٰ = a verb with the addition of hamza and doubled in perfect. To betake oneself for shelter, refuge or rest, have recourse to retire, alight at, give hospitality to.

Dal-Lam-Waw (Dal-Lam-Alif): د ل و: تدلّیٰ = To let down (e.g. a bucket into a well), to lower, a bucket, offer a bribe, convey. Convey; gain access, descended, came down, drew near.

Qaf-Waw-Ba: ق و ب : قاب = to dig a hole like an egg, draw near, fly away. qab - space between the middle and the end of a bow, portion of a bow that is between the part which is grasped by the hand and the curved extremity, space of one extremity of the bow to the other, short measure of space/length/distance (often used to imply closeness of relationship).

Qaf-Waw-Siin : قوس= to compare by measurement, precede anyone, measure a thing, imitate anyone. qausun - bow. Qawsain: قوسین: two brackets: parenthesis.

Siin-Dal-Ra : س د ر: سدرة= to rend (a garment), hang or let down a garment, lose (one's hair), be dazzled/confounded/perplexed, be dazzled by a thing at which one looked. *sidratun* - Lote-tree. when the shade of lote-tree becomes dense and crowded it is very pleasant and in the hot and dry climate of Arabia the tired and fatigued travelers take shelter and find rest under it and thus it is made to serve as a parable for the shade of paradise and its blessings on account of the ampleness of its shadow. The qualification of *sidrah* by the word *al-muntaha* shows that it is a place beyond which human knowledge does not go.

Al-laat: اللّٰات: Lowering of dignity: Name of an ancient Arabian God.

Al-Uzza: العزّیٰ: Patience or endurance; To endure with patience; to exert your patience or energy; Name of an ancient Arabian God.

Manaat: mnw: منو: منا: مناة: to put to test, try, tempt, afflict, suffer, sustain, undergo, experience, hit smitten, stricken: to awaken the desire, wish, to make hope, give reason to hope, to emit, ejaculate, fate, destiny, lot, fate of death, name of an ancient Arabian goddess.

ذ ك ر = Thaal-Kaf-Ra = to remember/commemorate/recollect, study in order to remember, remind, bear in mind, mindful, mention/tell/relate, magnify/praise, admonish/warn (e.g. *dhikra* is the 2nd declenation and it is stronger than *dhikr*), preach, extol, give status. nobility/eminence/honour, fame, good report, cause of good reputation, means of exaltation. Male/man/masculine (*dhakar*, dual - *dhakarain*, plural - *dhukur*). Applied to a man, it also signifies Strong; courageous; acute and ardent; vigorous and effective in affairs; (and also) stubborn; and disdainful or (masculine, meaning) perfect; like as أنثیٰ applied to a woman.

ا ن ث; Alif-Nun-Thal = It was or became female, feminine, or of the feminine gender; It was or became soft. Gentle, Soft; plan and even. Inaath ; اناث: Inanimate things, like trees, stones and wood.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 99

سورۃ الطّور [52]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ میں بھی، سب سے پہلے لفظ "الطّور" سے ابتدا کرتے ہوئے، جسے اس سورۃ کے عنوان کے لیے بھی چنا گیا ہے، بہت سے کلیدی الفاظ کو علمی اورلغوی تحقیق کی چھلنی سے گذارا گیا اور بیانیے کے سیاق و سباق کے تقاضوں کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے، ان کے مروجہ، جواز سے عاری اور غیر منطقی معانی کو یکسر تبدیل یا اُن میں اصلاح کر دی گئی ہے تاکہ قرآن کی عبارت یا متن کو اس کی اصل شکل میں پھر ایک بار نئے سرے سے متعارف کروا دیا جائے۔

آپ دیکھیں گے کہ تمام دستیاب تراجم میں لفظ الطّور کو ہر بار "کسی پہاڑ، طور کا پہاڑ، سینائی کا پہاڑ"، وغیرہ کے ناموں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ ایک مبہم مُدعا ہے جو کسی غیر متعین مقام کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کی قرآن میں دی گئی کوئی جائے وقوع یا کوئی ممکنہ اہمیت کسی واضح انداز میں معلوم و معروف نہیں ہے۔ تاہم، آیت نمبر 7 کے سیاق و سباق میں اسے پڑھنے پر یہ لفظ واضح طور پر "وقت کے ایک مخصوص مرحلے کی آمد" کا پتہ دیتا ہے جب الٰہامی عذاب کا وقوع پذیر ہونا ٹھہرا دیا گیا ہے۔ یہاں اس پر زور دینے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ یہ "طور" کا ایک حقیقی لغوی معنی ہے جو تمام مستند لغات میں مندرج ہے۔

یہ اور اس سورۃ کے ذخیرہِ الفاظ کے اوربہت سے دیگر ترقی یافتہ اور خالص شعوری تراجم جاننے کے لیے درج ذیل علمی و شعوری ترجمے کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اسے مروجہ روایتی ترجمے سے موازنہ کے ساتھ مطالعہ فرمائیں جو اس کے ساتھ ہی نیچے دے دیا گیا ہے۔

سورۃ الطّور [52]

وَالطُّورِ (١) وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ (٢) فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ (٣) وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ (٤) وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ (٥) وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ (٦) إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (٧) مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ (٨) يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا (٩) وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا (١٠) فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ (١١) الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ (١٢) يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا (١٣) هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ (١٤) أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ (١٥) اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (١٦) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ (١٧) فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (١٨) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (١٩) مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ (٢٠) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (٢١) وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ (٢٢) يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ (٢٣) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ (٢٤) وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (٢٥) قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ (٢٦) فَمَنَّ اللَّـهُ

عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ (٢٧) إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ (٢٨) فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ (٢٩) أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ (٣٠) قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ (٣١) أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَـٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (٣٢) أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ (٣٣) فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ (٣٤) أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ (٣٥) أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ (٣٦) أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ (٣٧) أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (٣٨) أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ (٣٩) أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ (٤٠) أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ (٤١) أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ (٤٢) أَمْ لَهُمْ إِلَـٰهٌ غَيْرُ اللَّـهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّـهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ (٤٣) وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ (٤٤) فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ (٤٥) يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (٤٦) وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (٤٧) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ (٤٨) وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ (٤٩)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

قسم ہے طور کی (1) اور ایک ایسی کھلی کتاب کی (2) جو رقیق جلد میں لکھی ہوئی ہے (3) اور آباد گھر کی (4) اور اونچی چھت کی (5) اور موجزن سمندر کی (6) کہ تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے (7) جسے کوئی دفع کرنے والا نہیں (8) وہ اُس روز واقع ہوگا جب آسمان بری طرح ڈگمگائے گا (9) اور پہاڑ اڑے اڑے پھریں گے (10) تباہی ہے اُس روز اُن جھٹلانے والوں کے لیے (11) جو آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں (12) جس دن انہیں دھکے مار مار کر نار جہنم کی طرف لے چلا جائے گا (13) اُس وقت اُن سے کہا جائے گا کہ "یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے(14) اب بتاؤ یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھ نہیں رہا ہے؟ (15) جاؤ اب جھلسو اِس کے اندر، تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لیے یکساں ہے، تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسے تم عمل کر رہے تھے (16) متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے (17) لطف لے رہے ہوں گے اُن چیزوں سے جو اُن کا رب انہیں دے گا، اور اُن کا رب اُنہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا) (18) ان سے کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے اُن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو (19) وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں اُن سے بیاہ دیں گے (20) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُن کی اولاد بھی کسی درجہ ایمان میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اُس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) اُن کے ساتھ ملا دیں گے اور اُن کے عمل میں کوئی گھاٹا ان کو نہ دیں گے ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے (21) ہم اُن کو ہر طرح کے پھل اور گوشت، جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا، خوب دیے چلے جائیں گے (22) وہاں وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ یاوہ گوئی ہوگی نہ بد کرداری (23) اور اُن کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی کے لیے مخصوص ہوں گے ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (24) یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے (25) یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے (26) آخر کار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا (27) ہم پچھلی زندگی میں اُسی سے دعائیں مانگتے

تھے، وہ واقعی بڑا ہی محسن اور رحیم ہے **(28)** پس اے نبیؐ، تم نصیحت کیے جاؤ، اپنے رب کے فضل سے نہ تم کاہن ہو اور نہ مجنون **(29)** کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے جس کے حق میں ہم گردش ایام کا انتظار کر رہے ہیں؟ **(30)** اِن سے کہو اچھا انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں**(31)** کیا اِن کی عقلیں اِنہیں ایسی ہی باتیں کرنے کے لیے کہتی ہیں؟ یا در حقیقت یہ عناد میں حد سے گزرے ہوئے لوگ ہیں؟ **(32)** کیا یہ کہتے ہیں کہ اِس شخص نے یہ قرآن خود گھڑ لیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے **(33)** اگر یہ اپنے اِس قول میں سچے ہیں تو اِسی شان کا ایک کلام بنا لائیں **(34)** کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود پیدا ہو گئے ہیں؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ **(35)** یا زمین اور آسمانوں کو اِنہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں رکھتے **(36)** کیا تیرے رب کے خزانے اِن کے قبضے میں ہیں؟ یا اُن پر اِنہی کا حکم چلتا ہے؟ **(37)** کیا اِن کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ عالم بالا کی سن گن لیتے ہیں؟ اِن میں سے جس نے سن گن لی ہو وہ لائے کوئی کھلی دلیل **(38)** کیا اللہ کے لیے تو ہیں بیٹیاں اور تم لوگوں کے لیے ہیں بیٹے؟ **(39)** کیا تم اِن سے کوئی اجر مانگتے ہو کہ یہ زبردستی پڑی ہوئی چٹی کے بوجھ تلے دبے جاتے ہیں؟ **(40)** کیا اِن کے پاس غیب کے حقائق کا علم ہے کہ اُس کی بنا پر یہ لکھ رہے ہوں؟ **(41)** کیا یہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ (اگر یہ بات ہے) تو کفر کرنے والوں پر ان کی چال الٹی ہی پڑے گی **(42)** کیا اللہ کے سوا یہ کوئی اور معبود رکھتے ہیں؟ اللہ پاک ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں **(43)** یہ لوگ آسمان کے ٹکڑے بھی گرتے ہوئے دیکھ لیں تو کہیں گے یہ بادل ہیں جو امڈے چلے آ رہے ہیں **(44)** پس اے نبیؐ، اِنہیں اِن کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے اُس دن کو پہنچ جائیں جس میں یہ مار گرائے جائیں گے **(45)** جس دن نہ اِن کی اپنی کوئی چال اِن کے کسی کام آئے گی نہ کوئی اِن کی مدد کو آئے گا **(46)** اور اُس وقت کے آنے سے پہلے بھی ظالموں کے لیے ایک عذاب ہے، مگر اِن میں سے اکثر جانتے نہیں ہیں **(47)** اے نبیؐ، اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کرو، تم ہماری نگاہ میں ہو تم جب اٹھو تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو **(48)** رات کو بھی اس کی تسبیح کیا کرو اور ستارے جب پلٹتے ہیں اُس وقت بھی**(49)** ۔

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ

"شہادت ہے وقت کے آنے والے مرحلے کی [والطّور] [1] اوراُس قانون کی [وکِتاب] جومکمل اختیار کا حامل ہے [مسطُور] [2] اور جو ایک وسیع پیمانے پر بھیلی ہوئی دستاویز میں [فی رقّ منشور] مندرج ہے [3]، اور شہادت ہے انسانوں سے بھرے ہوئے [المعمور] مرکزِ ہدایت و قیادت [البیت] کی [4] جس کے مقاصد بہت بلند لیکن عاجزی کے حامل ہیں [السقف المرفوع] [5] اور اس قطعہِ زمین کی جو آبادی سے پُر ہے [البحرِالمسجُور] [6] کہ تمہارے پروردگار کا مقرر کردہ عذاب واقع ہو کر رہے گا [7]۔ اس کو روکنے والا کوئی نہ ہوگا [8]۔ وہ مرحلہ جب شاہی طبقات کو [السماءُ] شدت سے جھنجوڑ دیا جائے گا [9] اور مضبوطی سے قائم سرداروں [الجبالُ] کو بنیادوں سے ہلا دیا جائے گا [تسیر] [10] پس وہ وقت حق کو جھٹلانے والوں کے لیے ایک نحوست کا وقت ہوگا [11]۔ یہ وہ ہیں جو جھوٹے دعووں کا کھیل کھیل رہے ہیں [12]۔ یہ وہ وقت ہوگا جب یہ سب دھکے دے کر جہنم کی آگ میں دھکیل دیے جائیں گے [13] کہ دیکھو یہ ہے وہ آگ جس کے بارے میں تم جھوٹ بولا کرتے تھے [14]۔

اب بتاو کہ یہ صرف ایک دھوکا تھا [سحر] یا یہ تم تھے جو اسے سمجھنے کی بصیرت نہ رکھتے تھے؟[15] پس اب اس کی جلن برداشت کرو، کیونکہ تم استقامت سے کام لو یا بے صبری سے، تمہاری اس کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی؛ کیونکہ فی الاصل تمہیں اُس کا ہی صلہ ملے گا جو کچھ کہ تم کرتے رہے ہو [16]۔

یقینا پرہیزگار لوگ [المتقین] امن و عافیت میں [فی جنّات] اور انعامات سے بہرہ ور [نعیم] ہوں گے [17]۔ مسرور اور لُطف اندوز ہوں گے [فاکھین] اُس پر جو اُن کے پروردگار نے انہیں عطا کیا ہو گا، اور اُن کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی محفوظ کر دیا ہوگا [18]۔ کہا جائے گا کہ تحصیلِ علم و دانش کرو[کُلُوا] اور اس کے مطابق رویے/مشرب/مسلک اختیار کرو[واشربوا] اور وہ تمام فائدے اُٹھاو اپنے گزشتہ اعمال کے صلے میں [19]، جوایک صف در صف انبساط کی حالت میں متمکن رہتے ہوئے تمہیں حاصل ہیں، جب کہ تمہیں ہم نے ایسے منتخب شدہ ساتھیوں [حور عین] کی معیت بھی میسر کر دی ہے [زوجّناھم] جو تمام برائیوں سے پاک ہوں گے۔ [20] جہاں تک اُن لوگوں کا معاملہ ہے جو ایمان والے ہو گئے اور اُن کی اولاد نے بھی ایمان کے معاملے میں انہی کا اتباع کیا، ہم نے انہیں ان کی اولاد سے ملا دینے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور ان کا کوئی بھی عمل ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ دراصل ہر انسان اپنے اپنے کسب کے رہینِ منت ہوگا [21]۔ اور ہم انہیں لُطف انگیز خوشیاں [فاکھین] فراہم کریں گے اور ایسے قریبی تعلقات [لحم] بھی جیسے کہ وہ چاہیں گے۔ [22]۔ وہاں وہ علم و آگاہی کے ایسے لبریز پیالے [کاسا"] ہاتھوں میں اُٹھائیں گے [یتنازعون] جن میں فضولیات اور بدعات کی کوئی آمیزش نہ ہوگی [23]۔

نیز اُن کے اپنے جوش و جذبے [غلمان] اُن کے اوپر نگران ہوں گے [یطوفُ علیھم] اس انداز میں گویا کہ وہ سیپیوں میں محفوظ موتی ہوں [24]۔ اور جب وہ آپس میں ایک دوسرے کا سامنا کریں گے تو استعجاب کیا کریں گے کہ ہم تو اس سے قبل اپنے لوگوں کی معیت میں خوفزدہ رہتے تھے [26]۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خوف و مایوسی کے عذاب سے بچا لیا [27]۔ ہم سب ما قبل میں اُسے پکارا کرتے تھے، اب ہمیں علم ہوا کہ وہ تو بڑا ہی فراخ دل اور رحم کرنے والا ہے [28]۔ فلھٰذا، یہ بات ذہن میں رکھو کہ تمہارے رب کی رحمت کے باعث تم نہ تو کہانت کرنے والے ہو اور نہ ہی کسی جنون میں مبتلا ہو [29]۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ تو ایک جھوٹا دانشور ہے [شاعر]؛ آو اسے شک کا فائدہ دے کر دیکھتے ہیں [30]۔ انہیں کہو کہ تم بے شک انتظار کر دیکھو، میں بھی تمہاری مانند، انتظار کرنے والوں میں سے ہی ہوں [31]۔ کیا ان کے خواب انہیں ایسی باتوں پر اُکساتے ہیں؟ یا کیا یہ ایک سرکشوں کی قوم ہیں؟ [32] کیا یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام تم نے خود گھڑ لیا ہے؟ دراصل یہ ایمان نہیں لانا چاہتے [33]۔ تو پھر یہ ایسا کریں کہ اگر اپنی بات میں سچے ہیں تو اس کی مثال کوئی اور کلام لے آئیں [34] ۔ کیا یہ کسی اور ہستی کے تخلیق کردہ ہیں، یا کیا یہ خود ہی خالق کا درجہ رکھتے ہیں؟[35] کیا یہی ہیں جنہوں نے زمین و کائنات کو تخلیق کیا ہے؟ لیکن یہ ایسی بات یقین کے ساتھ نہیں کہ سکتے [36]۔ کیا تمہارے پروردگار کے خزانے ان کے قبضے میں ہیں؟ کیا یہی اُن پراختیار کے ساتھ متصرف ہیں؟[37] کیا ان کے پاس کوئی ایسا ذریعہ [سُلّم]ہے جہاں سے یہ ایسی باتیں سُن کرمعلوم کرلیتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اُن کے سننے والے اس امر کی کوئی معتبر گواہی لےآئیں [38]۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اُس کے پاس صرف بیٹیاں یعنی کمزور صنف ہے

اور اِن کے پاس سب مردانِ میدان [بنون] ہیں؟[39] کیا تم ان لوگوں سے کسی معاوضے کی طلب کرتے ہو جس کی وجہ سے یہ خود کو بھاری قرض کے بوجھ میں مبتلا سمجھتے ہیں؟[40] کیا یہ آنے والے وقت کا خاص علم رکھتے ہیں جسے یہ تحریر کر کے رکھ لیتے ہیں؟ [41] کیا یہ چالیں چلنا چاہتے ہیں؟ لیکن دراصل جو لوگ حق کو جھٹلانے کے مجرم ہیں وہی چالوں کی زد میں آنے والے ہیں [42]۔ کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی حاکم ہے؟ تو پھر اللہ تعالیٰ اس سےبہت بلند ہے جو کچھ کہ یہ اس کی اتھارٹی کے ساتھ شریک کرتے ہیں [43]۔ اور ان کا حال یہ ہے کہ اگر انہیں بلندیوں میں گرہن ہوتا نظر آئے تو یہ مبہوت ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو کوئی بادلوں کا جھُنڈ ہے [44]۔ پس حاصلِ کلام یہ ہے کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو تاکہ یہ اُس وقت کا سامنا کریں جب یہ دہشت زدہ پڑے ہوں گے[45]۔ وہ وقت کہ جب اُن کی چالیں اُن کے کسی کام نہ آئیں گی اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کو آئے گا [46]۔ اور وہ جنہوں نے عدل و انصاف کا خون کیا، اُن کے لیے اس کے علاوہ بھی عذاب ہوگا، لیکن ان میں سے اکثریت ابھی اس کا ادراک نہیں رکھتی [47]۔ پس تُم اپنے پروردگار کا حکم صادر ہونے کا [لِحُکمِ ربّک] مستقل مزاجی کے ساتھ انتظار کرو کیونکہ تُم ہمہ وقت ہماری نظروں کے سامنے ہو؛ اور اپنے پروردگار کی صفاتِ حمیدہ کے قیام کے لیے جدو جہد جاری رکھو [سبّح بحمدِ ربِک] جب کہ تُم اسی مقصد کے لیے مضبوطی سے کھڑے ہوچکے ہو[حین تقوم] [48]۔ اور ظلم و استحصال کے اندھیروں میں [من الّلیل] اُسی کی حاکمیت کے قیام کے لیے سرگرم رہو[سبّحہُ] اور قرآن کے اقساط میں نزول [النُّجُوم] کی پیروی کرتے رہو[اِدبار] [49]۔ "

<u>اہم الفاظ کے مستند معانی:</u>

Tay-Waw-Ra : طور؛ الطور:= went or hovered round about it, approach, time or one time, repeated times, quantity/measure/extent/limit, aspect/form/disposition, way of action, manner, kind/class, stage/state, Mount Sinai, Mount of Olives, applied to several other mountains, mountain which produces trees, mountain, wild or to estrange oneself from mankind, stranger, utmost point, encounter two extremes.

Siin-Tay-Ra : س ط ر؛ مسطور :- To write, inscribe, draw, throw down, cut, cleanse, manage the affairs, ward, exercise authority, oversee, prostrate, set in. To embelllish stories with lies, falsehoods; stories having no foundation. To read, recite. To exercise absolute authority, to pay frequent attention to.

Ya'muru ; یعمر؛ معمور: (imp. 3rd. m. sing.): He mends, keeps in a good and flourishing state. Ma'muur (pct. Pic.): Much frequented.

Siin-Ya-Ra : **س ی ر : سُیِرت**= to go, travel, be current, move, journey. sairun - the act of giving, journey. siratun - state/condition, make/form. sayyaratun - company of travellers, caravan. To set out, strike out, get going, to behave well, to follow, pursue, went, passed, passed away, or departed.

Siin-Jiim-Ra : سُجّرت= to fill (oven) with fuel, heat, burn, fill (with water), stock, groan, pour forth, overflow, drain away, swell, unite. *masjur* **- dry, empty, swollen. *sajjara* - to become dry/empty.**

Kh-Waw-Dad: خوض: = To wade/walk/pass through/enter, to bring one thing to another, to penetrate or force one's way to or through a thing, plunge into a thing, follow erring, enter into false/vain discourse or speech, mix and stir about (beverage or wine), act wrongly or in an improper manner concerning an affair.

Nun-Zay-Ayn = to draw forth, take away, pluck out, bring out, snatch away, remove, strip off, tear off, extract, withdraw, draw out sharply, perform ones duty, yearn, depose high officials, resemble, draw with vigour, invite others to truth, rise, ascend, draw from the abode or bottom, carry off forcibly, deprive.

ب ن ی: banat: بنات: Daughter or any female descendent. Ibn: When Ibn is applied to that which is not a human being, to an irrational being, it has for its plural بنات : thus the plural of اِبنُ مخاض(A young male camel in his second year) is بناتُ مخاض: بنات also signifies: Dolls with which young girls play: sing. بِنت.

Kaf-Alif-Siin = drinking-cup when there is in it something to drink. Sometimes it can refer to the drink itself, e.g. wine. Sometimes used to signify every kind of disagreeable/hateful/evil thing.
If there is no beverage in it, the drinking cup is called *Qadehun* (root: Qaf-Dal-Ha).

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 100
سورۃ الذّاریات [51]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ کے خاص نکات جو توجہ کے لائق ہیں اُن میں اولین لائنوں میں دیے گئے استعاراتی اظہاریے شامل ہیں جن کی ماضی میں خواہش پرستانہ تفسیرکی گئی اور گمراہی پھیلانے کے لیے مجہول انداز کے تجریدی تراجم کے ذریعے حقیقتِ حال کو چھپانے کی کوشش کی گئی۔ یہ مجہول معانی اب تصحیح کے عمل سے گذار کر ان کے تازہ ترجمے کے ذریعے حقیقی معانی کو سامنے لایا گیا ہے جو درحقیقت سوسائٹی میں فعال طاقتور استحصالی طبقات کی اصل کرتُوت کو روشنی میں لاتے ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت ابراہیم کی خاص مہمانوں سے ملاقات کا واقعہ ہے جس میں انہیں مخصوص معلومات فراہم کی گئیں۔ یہ بھی ایک مکمل منطقی واقعہ ہے جسے مخصوص مفادات رکھنے والے گروہوں نے ایک غیر حقیقی کہانی کے رنگ میں رنگ دیا تھا۔ یہاں خاص طور پر نوٹ کرنے کے لائق لفظ "امراتہُ" ہے جو درحقیقت لفظ "مرت" سے مشتق ہے، جس کی جمع "امرات" ہے، اور جس کا معنی ایسی چیز یا شخص ہے جس کی حالت بنجر زمین کی مانند غیر پیداواری ہو۔ لیکن اس لفظ کو جان بوجھ کر تخریب کے ماہرین نے لفظ "اِمراۃ" سے تبدیل کر دیا، جس کے معانی "عورت، بیوی" وغیرہ ہوتے ہیں۔ اور اس طرح بلا استثناء سب ہی کو آج تک دھوکے میں مبتلا رکھا۔

یہ اورمروجہ روایتی ترجمے میں دیگر بہت سے مقامات پر جان بوجھ کر کی گئی غیر منطقی تخریب کو درست کر کے اغلاط اور مجہول معانی کو باہر نکال پھینکا گیا ہے۔ ہر ممکنہ طور پر قرآن کی سچی روشنی کو بحال کرنے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔

سورۃ الذّاریات [51]

وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا (١) فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا (٢) فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا (٣) فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا (٤) إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ (٥) وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ (٦) وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (٧) إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ (٨) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ (٩) قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ (١٠) الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ (١١) يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ (١٢) يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ (١٣) ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ (١٤) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (١٥) آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ (١٦) كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (١٧) وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (١٨) وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (١٩) وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ (٢٠) وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ (٢١) وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ (٢٢) فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ (٢٣) هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ (٢٤) إِذْ

دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ (٢٥) فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ (٢٦) فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (٢٧) فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ (٢٨) فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ (٢٩) قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ (٣٠) قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ (٣١) قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ (٣٢) لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ (٣٣) مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ (٣٤) فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (٣٥) فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ (٣٦) وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (٣٧) وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (٣٨) فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ (٣٩) فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ (٤٠) وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ (٤١) مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ (٤٢) وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ (٤٣) فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ (٤٤) فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ (٤٥) وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ (٤٦) وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ (٤٧) وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ (٤٨) وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (٤٩) فَفِرُّوا إِلَى اللَّـهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٥٠) وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّـهِ إِلَـٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٥١) كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ (٥٢) أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ (٥٣) فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ (٥٤) وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (٥٥) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (٥٦) مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ (٥٧) إِنَّ اللَّـهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (٥٨) فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ (٥٩) فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ (٦٠)

موروثی روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو گرد اڑانے والی ہیں (1) پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھانے والی ہیں (2) پھر سبک رفتاری کے ساتھ چلنے والی ہیں (3) پھر ایک بڑے کام (بارش) کی تقسیم کرنے والی ہیں (4) حق یہ ہے کہ جس چیز کا تمہیں خوف دلایا جا رہا ہے وہ سچی ہے (5) اور جزائے اعمال ضرور پیش آنی ہے(6) قسم ہے متفرق شکلوں والے آسمان کی) (7) آخرت کے بارے میں) تمہاری بات ایک دوسرے سے مختلف ہے (8) اُس سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہے (9) مارے گئے قیاس و گمان سے حکم لگانے والے (10) جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں (11) پوچھتے ہیں آخر وہ روز جزاء کب آئے گا؟ (12) وہ اُس روز آئے گا جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے) (13) اِن سے کہا جائے گا) اب چکھو مزا اپنے فتنے کا یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے (14) البتہ متقی لوگ اُس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے (15) جو کچھ اُن کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے وہ اُس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے (16) راتوں کو کم ہی سوتے تھے (17) پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے (18) اور اُن کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم کے لیے (19) زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لیے (20) اور خود تمہارے اپنے وجود میں ہیں کیا تم کو سوجھتا نہیں؟ (21) آسمان ہی میں ہے تمہارا رزق بھی اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے (22) پس قسم ہے آسمان اور زمین کے مالک کی، یہ بات حق ہے، ایسی ہی یقینی جیسے تم بول رہے ہو (23) اے نبیؐ، ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی حکایت بھی تمہیں پہنچی ہے؟ (24) جب وہ اُس

کے ہاں آئے تو کہا آپ کو سلام ہے اُس نے کہا "آپ لوگوں کو بھی سلام ہے کچھ نا آشنا سے لوگ ہیں **(25)** "پھر وہ چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا، اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر **(26)** مہمانوں کے آگے پیش کیا اُس نے کہا آپ حضرات کھاتے نہیں؟ **(27)** پھر وہ اپنے دل میں ان سے ڈرا انہوں نے کہا ڈریے نہیں، اور اُسے ایک ذی علم لڑکے کی پیدائش کا مژدہ سنایا **(28)** یہ سن کر اُس کی بیوی چیختی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے اپنا منہ پیٹ لیا اور کہنے لگی، "بوڑھی، بانجھ **(29)** "!انہوں نے کہا "یہی کچھ فرمایا ہے تیرے رب نے، وہ حکیم ہے اور سب کچھ جانتا ہے **(30)** " ابراہیمؑ نے کہا "اے فرستادگان الٰہی، کیا مہم آپ کو در پیش ہے؟ **(31)** انہوں نے کہا "ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں **(32)** تاکہ اُس پر پکی ہوئی مٹی کے پتھر برسا دیں **(33)** جو آپ کے رب کے ہاں حد سے گزر جانے والوں کے لیے نشان زدہ ہیں **(34)** "پھر ہم نے اُن سب لوگوں کو نکال لیا جو اُس بستی میں مومن تھے **(35)** اور وہاں ہم نے ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا **(36)** اس کے بعد ہم نے وہاں بس ایک نشانی اُن لوگوں کے لیے چھوڑ دی جو درد ناک عذاب سے ڈرتے ہوں **(37)** اور (تمہارے لیے نشانی ہے) موسیٰؑ کے قصے میں جب ہم نے اُسے صریح سند کے ساتھ فرعون کے پاس بھیجا **(38)** تو وہ اپنے بل بوتے پر اکڑ گیا اور بولا یہ جادوگر ہے یا مجنوں ہے **(39)** آخر کار ہم نے اُسے اور اس کے لشکروں کو پکڑا اور سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ ملامت زدہ ہو کر رہ گیا **(40)** اور (تمہارے لیے نشانی ہے) عاد میں، جبکہ ہم نے ان پر ایک ایسی بے خیر ہوا بھیج دی **(41)** کہ جس چیز پر بھی وہ گزر گئی اسے بوسیدہ کر کے رکھ دیا **(42)** اور (تمہارے لیے نشانی ہے) ثمود میں، جب اُن سے کہا گیا تھا کہ ایک خاص وقت تک مزے کر لو **(43)** مگر اس تنبیہ پر بھی انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی آخر کار ان کے دیکھتے دیکھتے ایک اچانک ٹوٹ پڑنے والے عذاب نے اُن کو آ لیا **(44)** پھر نہ اُن میں اٹھنے کی سکت تھی اور نہ وہ اپنا بچاؤ کر سکتے تھے **(45)** اور ان سب سے پہلے ہم نے نوحؑ کی قوم کو ہلاک کیا کیونکہ وہ فاسق لوگ تھے **(46)** آسمان کو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے اور ہم اِس کی قدرت رکھتے ہیں **(47)** زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور ہم بڑے اچھے ہموار کرنے والے ہیں **(48)** اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے بنائے ہیں، شاید کہ تم اس سے سبق لو **(49)** تو دوڑو اللہ کی طرف، میں تمہارے لیے اس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں **(50)** اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود، میں تمہارے لیے اُس کی طرف سے صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں **(51)** یونہی ہوتا رہا ہے، اِن سے پہلے کی قوموں کے پاس بھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا جسے انہوں نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ ساحر ہے یا مجنون **(52)** کیا اِن سب نے آپس میں اِس پر کوئی سمجھوتہ کر لیا ہے؟ نہیں، بکہ یہ سب سرکش لوگ ہیں **(53)** پس اے نبیؐ، ان سے رخ پھیر لو، تم پر کچھ ملامت نہیں **(54)** البتہ نصیحت کرتے رہو، کیونکہ نصیحت ایمان لانے والوں کے لیے نافع ہے **(55)** میں نے جن اور انسانوں کو اِس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں **(56)** میں اُن سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں **(57)** اللہ تو خود ہی رزاق ہے، بڑی قوت والا اور زبردست **(58)** پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے حصے کا بھی ویسا ہی عذاب تیار ہے جیسا اِنہی جیسے لوگوں کو اُن کے حصے کا مل چکا ہے، اس کے لیے یہ لوگ جلدی نہ مچائیں **(59)** آخر کو تباہی ہے کفر کرنے والوں کے لیے اُس روز جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے **(60)** ۔

"میں اس حقیقت کی شہادت میں پیش کرتا ہوں اُن معاشروں /قوموں کو جو میری مخلوق کو جڑوں سے اُکھاڑ کر منتشر کردیتے ہیں [الذّاریات ذروا] [1]، جو پھراس جرم کے ارتکاب کے ذمہ دار قرار دیے جاتے ہیں [الحاملاتِ وقرا] [2]، لیکن جوپھر بھی اپنی اس مذموم روِش پر بآسانی گامزن رہتے ہیں [الجارِیات] [3]، اور جو انجام کار انسانوں میں اپنے اختیار کی طاقت سے کام لیتے ہوئے [امرا] تقسیم کا باعث بن جاتے ہیں [المُقسّمات] [4]، کہ تم سے جو کچھ وعدے کیے گئے ہیں وہ لازمی طور پر سچ ثابت ہوں گے [5]، اور یہ امرِ واقعہ ہے کہ فیصلے اور مکافات کا وقت [الدّین] آ کر رہے گا [6]۔

اور شہادت ہے اس کائنات کی [والسّماءِ] جو بڑی مضبوطی کے ساتھ باہم مربوط ہے [ذاتِ الحُبُکِ] [7]، کہ تم سب درحقیقت اپنے قول و قرار میں باہم اختلاف رکھتے ہو [8]۔ تاہم تم میں سے جو بھی اس وقوعے پر اپنے نظریات میں گمراہی پر ہے [یُوفکُ] وہ خود کو دھوکا دے رہا ہے [9]۔ پس وہ جو قیاس آرائی یا جوڑ توڑ [الخراصُون] میں لگے ہوئے ہیں، ذلیل و خوار کر دیے جائیں گے [قُتِلَ] [10]؛ یہ وہ ہیں جواپنی جہالت کے زور میں غافل ہو چکے ہیں [11]؛ پوچھتے رہتے ہیں کہ فیصلے/مکافات کا وہ خاص دن کب آئے گا [12]۔ حالانکہ یہ وہ دن ہوگا جب وہ آگ کی بھٹی میں ڈالے جائیں گے [13] اور کہا جائے گا کہ اپنی اس بھٹی کا مزا چکھو؛ یہ وہی ہے جس سے ملنےکے لیے تم بے تاب [تستعجِلُون] ہوا کرتے تھے [14]۔

بے شک پرہیز گاری کی راہ پر چلنے والے امن و عافیت کی زندگی میں [فی جنّات] ہوں گے اور ایک بڑی نمایاں اور ناموری کی کیفیت میں [عُیّون] [15]؛ جو کچھ بھی اُن کے پروردگار نے انہیں دیا ہے اُس سے فائدہ اُٹھا رہے ہوں گے؛ بے شک یہ وہ ہیں جو ما قبل میں حُسن کارانہ روش رکھتے تھے [16]۔ ظلم و جبر کے اندھیروں میں وہ بہت کم چین کی نیند لے سکتے تھے [17]۔ اور دھوکے اور جھوٹ کے ماحول میں [و با لاسحارِ] وہ اللہ سے تحفظ کی استدعا [یستغفِرُون] کیا کرتے تھے [18]۔ اور ان کے اموال میں سوالی اور محروم کا حق ہوتا تھا [19]؛ اور یقینِ محکم رکھنے والوں کے لیے [لِلموقنین] اس زمین پر کافی نشانیاں موجود ہیں [20] اور اُن کی اندرونی ذات میں بھی [فی انفُسِکُم]۔ کیا تم خود اس امر کا مشاہدہ نہیں کرتے [21]۔ نیز اس کائنات کی وسعتوں میں تمہارے لیے سامانِ زیست ہے [رِزقُکُم] اور وہ سب جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے [22]۔ فلھٰذا اس کائنات اور اس زمین کے پروردگار کی قسم، وہ آنے والا وقت ایسی ہی حقیقت ہے جیسا کہ تم اس وقت کلام کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو [23]۔

کیا ابراھیم کے معززمہمانوں کی کہانی تم تک پہنچی ہے؟ [24] جب کہ وہ اُس کے ہاں داخل ہوئے اور کہا "سلامتی ہو"۔ اُس نے جواب دیا "سلامتی ہو تم پر اے اجنبی جماعت [قوم منکرون]" [25]۔ پھر وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس گیا اور پھر ایک فربہ بچھڑا تیار کروا کر واپس آیا [26]، اسے ان کو پیش کیا اور کہا کہ آپ حضرات کھاتے کیوں نہیں [27]۔ بعد ازاں اُس نے ان سے کُچھ خوف محسوس کیا جس پر انہوں نے کہا کہ مت ڈر۔ اور انہوں نے ایک ذی علم نوجوان [غلام علیم] اُس کے راست تعلق

اور سپردگی میں دے دیا [بشّروہُ] [28]۔ اس پر اُس کی بنجر قوم [امراتُہُ] اس کے پاس چیخ و پکار کرتی ہوئی آئی [فی صرّۃ] اور خود اپنی ہی بُری حالت پر سخت حملہ کرتے ہوئے [فصکّت وجھھا] تسلیم کیا کہ وہ پسماندگی کی حالت میں پیچھے رہ گئے ہیں [عجوز] اور اُن کی کیفیت بنجر زمین کی مانند غیر پیداواری ہو چکی ہے [عقیم] [29]۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بالکل ایسی ہی صورتِ حال ہے؛ تمہارے پروردگار نے یہی بتایا تھا؛ بیشک وہ دانائی رکھنے والا اور صاحبِ علم ہے [30]۔ ابراہیم نے پوچھا "اے اللہ کے پیغمبرو، تمہارا مشن کیا ہے، تمہارا کدھر کا ارادہ ہے؟"[31] انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایک مجرموں کی قوم کی جانب بھیجے گئے ہیں [32] تاکہ انہیں ایک مہر شدہ تحریری حکم نامے میں سے [من طین] منطقی دلائل [حجارۃ] پہنچا دیے جائیں [33] جو کہ تمہارے پروردگار نے حدود فراموش لوگوں کے لیے الگ سے نشان زد کیے ہوئے ہیں [مُسوّمۃ] [34]۔ اسی لیے ہم نے مومنین کو وہاں سے باہر نکال لیا ہے [35]۔ پس اب ہم نے وہاں ایک گھر کے علاوہ کوئی اور مسلم نہیں پائے ہیں [36]۔ اور وہاں ہم نے ان لوگوں کے لیے نشانیاں/پیغام بھی چھوڑ دیے ہیں جو ایک دردناک عذاب کی آمد سے خوفزدہ ہیں [37]۔ اور موسیٰ کے معاملے میں بھی جب ہم نے اُسے کھلے اختیار کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا تھا [38] تو اُس پر اُس نے اپنی قوت کی بنا پر رُو گردانی اختیار کی تھی اور کہا تھا کہ یہ تو دھوکے باز ہے یا پھر کوئی جنونی ہے [39]۔ فلہٰذہ ہم نے اُسے اور اس کے لشکروں کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور انہیں ذلتوں کے سمندر میں [فی الیم] پھینک دیا تھا [نبذناھُم]، اوروہ نہایت ہی خود ملامتی کی حالت میں [ملیم] آ گیا تھا [40]۔ اسی طرح قوم عاد کے معاملے میں ہوا۔ جب ہم نے اُن پر بربادیوں کا طوفان بھیجا [ریح العقیم] [41]۔ جس نے کچھ بھی باقی نہ چھوڑا سوائے اس کے کہ انہیں راکھ کا ڈھیر بنا دیا [42]۔ اور قومِ ثمود کے معاملے میں بھی، جب انہیں کہا گیا کہ بس اب کچھ ہی دیر اور فائدے اُٹھا لو [42]، تب بھی انہوں نے اپنے پروردگار کی منشاء سے نفرت سے منہ موڑ لیا۔ پس پھر انہیں تباہی کی ایک خیرہ کردینے والی بجلی کی کڑک [الصّاعقہ] نے آ لیا اور وہ دیکھتے ہی رہ گئے [44]۔ پس پھر اُن میں کھڑے ہونے کی استطاعت بھی نہ رہی اور وہ مدد کے قابل بھی نہ رہ گئے [45]۔ اور اس سے قبل قومِ نوح کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ دراصل وہ بھی استحصال کرنے والوں کی قوم تھی [46]۔

جب کہ یہ کائنات ہم نے خود اپنی طاقت اور وسائل کے ساتھ تعمیر کی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم اسے مسلسل پھیلاتے یا وسیع تر کرتے جا رہے ہیں [47]۔ اور اس زمین کو بھی ہم نے ہی پھیلایا ہے، پس ہم ہی بہترین ہمواری اور آسانی دینے والے ہیں [نعم الماھدُون] [48]۔ نیز ہم نے ہر چیز میں سے جوڑے بنا دیے ہیں، تاکہ تم یہ بات ذہن نشین کر لو [49]۔ پس پھر اللہ ہی کی جانب دوڑو ؛ بیشک میں اُس کی جانب سے تمہارے لیے ایک فصیح پیش آگاہی دینے والا ہوں [50]۔ اور اللہ کے ساتھ دیگر اختیار والے مت بنایا کرو؛ بیشک میں ہی اُس کی جانب سے تمہرے لیے ایک فصیح پیش آگاہی دینے والا ہوں [51]۔

اس ہی کی مانند ان لوگوں سے قبل کے لوگوں میں بھی جب کبھی کوئی رسول آیا تو انہوں نے یہی کہا کہ یہ یا تو دھوکے باز [ساحِر] ہے یا پھر کوئی جنونی ہے [52]۔ کیا انہوں نے اِنہیں بھی ایسا ہی کرنے کی نصیحت کر دی ہے؟ بلکہ یہ تو خود ایک سرکشوں کی قوم ہے [53]۔ پس ان کی طرف سے منہ موڑ لو اور اس ضمن میں تم قصور وار نہیں ہوگے [54]۔ اور یاد دہانی جاری رکھو، کیونکہ یاد

دہانی کرتے رہنا ایمان والوں کو فائدہ پہنچاتا ہے [55]۔ کیونکہ ہم نے پسِ پردہ رہنے والے طاقتور لوگ [الجِنّ] اور عام پبلک کو اسی لیے تخلیق کیا ہے کہ یہ سب ہمارے تابع فرمانی کریں [56]۔ مجھے اس سے کوئی سامانِ زیست نہیں چاہیئے، نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ یہ مجھے کچھ عطا/فراہم کریں [57]۔ بیشک یہ تو اللہ ہی ہے جو سامان زیست پہنچانے والا ہے، جو نہایت قوت کا مالک ہے [58]۔ پس ایسے لوگ جنہوں نے گناہوں کی شکل میں زیادتیاں کی ہیں، اپنے ساتھیوں کے گناہوں کی مانند، وہ بے تابی سے کام نہ لیں [59]، کیونکہ جنہوں نے حق سے انکار کیا ہے،ُان کے لیے اُس دن کے آ جانے پر بہت بڑا وبال ہے جس دن کے آنے کا ان کے لیے وعدہ کیا گیا ہے [60]۔"

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Thal-Ra-Waw: ذ ر و: ذاریات = to scatter (seeds), disperse, uproot, fall, snatch/carry awasy, raise it or make it fly, raise (dust) wind, eliminate or select by sifting, blow the chaff (from grain), sift, sort out, to hasten. To break into small particles and dried up and blown way by the wind; what has fallen off: **Zariaat: the causes of the scattering of created beings; Prolific women, for they scatter children.** Praise (one down, ascend on the top of), apex, top.

Waw-Qaf-Ra: و ق ر: وقرا = to be heavy (in ear), deaf, heaviness in the ear, be gentle, gracious, respected. Wagaaran (v. n. acc.): Majesty; Honour; Greatness; Kindness; Forbearing; Dignity; Respect. **Wiqran (v. n. acc.): Burden.**

Jiim-Ra-Ya = To flow, run quickly, pursue a course, to happen or occur, to betake or aim for a thing, to be continuous or permanent, to send a deputy or commissioned agent.

Qaf-Siin-Miim = to divide, dispose, separate, apportion, distribute. qasamun - oath. qismatun - partition, division, dividing, apportionment. maqsumun - divided/distinct. muqassimun (vb. 2) - one who takes oath, who apportions. qasama (vb. 3) - to swear. aqsama (vb. 4) - to swear. taqasama (vb. 6) - to swear one to another. muqtasimun (vb. 8) - who divides. istaqsama (vb. 10) - to draw lots. tastaqsimu - you seek division.

د ی ن : = Dal-Ya-Nun = obedience/submissiveness, servility, religion, high/elevated/noble/glorious rank/condition/state, took/receive a loan or borrowed upon credit, become indebted, in debt, under the obligation of a debt, contract a debt, repay/reimburse a loan, rule/govern/manage it, possess/own it, become habituated/accustomed to something, confirmation, death (because it is a debt everyone must pay**), a particular law/statute, system**, custom/habit/business, a way/course/manner of conduct/acting, repayment/compensation. Daynun (n.): Debt; lending. Tadaayantum (prf. 2nd. p. m. plu. VI.): You transact. La Yadiinuuna (imp. 3rd. p. m. plu.): They do not subscribe, do not observe (religious laws**). Diin: Requital; judgement; faith; law; obedience**.
Madyiinuun/ Madyiiniin: Requitted.

Miim-Ra-Ta: م ر ت: امرات: امراتۃ: = plural of Marat = Amrat – امرات and مروت: A waterless desert in which is no herbage: or a land in which no herbage grows: or in which is no herbage even if it be rained upon. A man having no hair upon his eyebrows or upon his body.

Render a thing smooth, remove a thing from its place, to break a thing, to be without water and herbage (land or tract of land).

Sad-Ra-Ra: ص ر ر: صرّة = to resolve, persist, persevere in. asarra (vb. 4) - to be obstinate, **persist obstinately**. asarruu - they persisted. sirrun - intense cold. sarratin **- moaning, vociferating.**

Sad-Kaf-Kaf: ص ک ک: صکّت = to strike upon, smite, slap, close (e.g. door), collide/knock together, a written statement of a commercial transaction/purchase/sale/transfer/debt/property

و ج ه = Waw-Jiim-ha = to face/encounter/confront, face, will, course/purpose/object one is pursuing, place/direction one is going/looking, way of a thing, consideration/regard.

Ayn-Jiim-Zay: ع ج ز: عجوز = to become behind, lack, become in the rear, lag behind (strength), become incapable, powerless, be weak. ujuzun - old women. a'jaza (vb. 4) to weaken, frustrate, find one to be weak. mu'ajiz - one who baffles. ajzun (pl. a'jazun) - portion of the trunk that is below its upper part.

Ayn-Qaf-Miim: ع ق م : عقيم= to be barren (womb), become dry, be unproductive, be gloomy, distressing, grievous (day), be childless, destructive.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 101
سورۃ ق [50]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

اس سورت کا جو جدید علمی، ادبی اور شعوری ترجمہ پیش کیا گیا ہے اُس میں کئی چونکا دینے والے نکات موجود ہیں جن کا مروجہ تراجم میں آپ کو کہیں بھی ذکر ہی نہیں ملے گا۔ سب سے قبل تو سورۃ کا عنوان ہے جو صرف ایک حرف پر مبنی ہے۔ اور اس کے لیے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں کہ اسے قرآنی مقطّعات کی ذیل میں ڈال کر اس کے معنی سے مکمل صرفِ نظر کر لیا گیا تھا۔ حالانکہ اس قرآنی مقطّع میں وہ خاص معنی پوشیدہ ہیں جن کا ذکر بعد ازاں بھی کئی بار سورۃ کے متن میں دہرایا گیا ہے۔ عنوان ہمیشہ سورۃ کے متن میں موجود اہم نکات کی عکاسی کیا کرتا ہے۔ اور اسے نظر انداز کرنے کے سبب مروجہ تراجم میں متن کے حقیقی معانی بھی کئی جگہوں پربگاڑ کا شکار ہوکر اپنی سچی روشنی آشکار نہیں کر سکے۔

قارئین کی توجہ کے لیے عرض ہے کہ یہ ایک حرف بھی عربی لسانیات کی رُو اپنے کئی باہم متماثل معانی رکھتا ہے۔ ۔ ایک واحد حرف کا معنی اس سے شروع ہونے والے کئی الفاظ کے مجموعی معانی کے خلاصے سے اخذ کیا جاتا ہے۔ **قاف** کے ضمن میں، مثال کے طور پر، ایسے کچھ الفاظ یہ ہیں : "قوم، قلب، قدر، قیام، قوت" وغیرہ وغیرہ۔ اس علمی طریقِ کار کا اطلاق کرتے ہوئے ہم اس ماحصل پر پہنچتے ہیں کہ لفظ قاف، ماخذات اور لسانیات کے علم کے مطابق، "ضمیر، شعور، وجود، موقف، قانون و قاعدہ، طاقت، قوتِ فیصلہ اور دیگر قریب ترین مرادفات" وغیرہ کے معنی دیتا ہے۔ ایک نہایت قریبی عقلی ترجمے سے ہم حرف قاف کی، ایک مقرر کردہ سچوایشن میں، سچی اور بھرپور نمائندگی کرنے والے معانی تلاش کر سکتے ہیں۔ اورقرآنی سکالرز اور سینیئر طالبِ علم جانتے ہیں کہ ہرخاص مقام پر خاص معنی کے اطلاق کا فیصلہ قطعی طور پر متن کے سیاق و سباق کے ماتحت ہی ہوا کرتا ہے اور اِسی کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ ویسے بھی صرف مقطعات کے بارے میں نہیں بلکہ قرآنی ترجمے کا ایک بنیادی عمومی اصول ہے جو ہر جگہ اور ہر حالت میں لازمی طور پر قابلِ اطلاق ہے۔

حرف ق کے بارے میں تفصیلی طور پر جاننے کے لیے قارئین کو درجِ ذیل لنک کا مطالعہ کرنا ہوگا جس میں ق کے علاوہ بھی کئی اور قرآنی مقطعات کہلانے والے الفاظ کا تفاسیر و تراجم کی اسلامی تاریخ میں پہلی بارعلمی اور لغوی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ آج تک یا تو انہیں یہ کہ کر نظر انداز کیا گیا کہ ان کا معنی صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، یا کئی اساتذہ نے اپنے اپنے ذاتی تخیل و فہم کی بنیاد پر جوڑ توڑ کے تحت ان کے کُچھ مبہم نوعیت کے معانی متعارف کروانے کی کوشش کی۔ یہ چشم کُشا تحقیقی مقالہ وقت ملنے پرضرور زیرِ مطالعہ لائیں اور اپنے بیش قیمت علمی تبصروں سے مطلع فرمائیں۔ لنک پیشِ خدمت ہے:-

http://ebooks.rahnuma.org/1553342967-Aurangzaib.Yousufzai_ThematicTranslation-84_Abbreviations_Muqarttaaat-Part_2.pdf.html

سورۃ ق [50]

ق ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ (١) بَلْ عَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكَافِرُونَ هَـٰذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ (٢) أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ (٣) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَعِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ (٤) بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ (٥) أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ (٦) وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (٧) تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ (٨) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ (٩) وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ (١٠) رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ (١١) كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ وَثَمُودُ (١٢) وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوطٍ (١٣) وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ (١٤) أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ (١٥) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (١٦) إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ (١٧) مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (١٨) وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ (١٩) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ (٢٠) وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ (٢١) لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَـٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (٢٢) وَقَالَ قَرِينُهُ هَـٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ (٢٣) أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (٢٤) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ (٢٥) الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّـهِ إِلَـٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ (٢٦) قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَـٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ (٢٧) قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ (٢٨) مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ (٢٩) يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ (٣٠) وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ (٣١) هَـٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ (٣٢) مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَـٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ (٣٣) ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ (٣٤) لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ (٣٥) وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ (٣٦) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ (٣٧) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ (٣٨) فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (٣٩) وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ (٤٠) وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ (٤١) يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ (٤٢) إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ (٤٣) يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ (٤٤) نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (٤٥)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

ق، قسم ہے قرآن مجید کی (1) بلکہ اِن لوگوں کو تعجب اس بات پر ہوا کہ ایک خبردار کرنے والا خود اِنہی میں سے اِن کے پاس آگیا پھر منکرین کہنے لگے "یہ تو عجیب بات ہے (2) کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟ یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے (3) "زمین

ان کے جسم میں سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے **(4)** بلکہ اِن لوگوں نے تو جس وقت حق اِن کے پاس آیا اُسی وقت اُسے صاف جھٹلا دیا اِسی وجہ سے اب یہ الجھن میں پڑے ہوئے ہیں **(5)** اچھا، تو کیا اِنہوں نے کبھی اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا؟ کس طرح ہم نے اسے بنایا اور آراستہ کیا، اور اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے **(6)** اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں پہاڑ جمائے اور اُس کے اندر ہر طرح کی خوش منظر نباتات اگا دیں **(7)** یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے والی اور سبق دینے والی ہیں ہر اُس بندے کے لیے جو (حق کی طرف) رجوع کرنے والا ہو **(8)** اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا، پھر اس سے باغ اور فصل کے غلے **(9)** اور بلند و بالا کھجور کے درخت پیدا کر دیے جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہ بر تہ لگتے ہیں **(10)** یہ انتظام ہے بندوں کو رزق دینے کا اِس پانی سے ہم ایک مُردہ زمین کو زندگی بخش دیتے ہیں (مرے ہوئے انسانوں کا زمین سے) نکلنا بھی اِسی طرح ہو گا **(11)** اِن سے پہلے نوحؑ کی قوم، اور اصحاب الرس، اور ثمود **(12)** اور عاد، اور فرعون، اور لوطؑ کے بھائی **(13)** اور ایکہ والے، اور تبع کی قوم کے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا، اور آخر کار میری وعید اُن پر چسپاں ہو گئی **(14)** کیا پہلی بار کی تخلیق سے ہم عاجز تھے؟ مگر ایک نئی تخلیق کی طرف سے یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں**(15)** ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں ہم اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں) **(16)** اور ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں **(17)** کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو **(18)** پھر دیکھو، وہ موت کی جاں کنی حق لے کر آ پہنچی، یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا **(19)** اور پھر صور پھونکا گیا، یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا **(20)** ہر شخص اِس حال میں آ گیا کہ اُس کے ساتھ ایک ہانک کر لانے والا ہے اور ایک گواہی دینے والا **(21)** اِس چیز کی طرف سے تو غفلت میں تھا، ہم نے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تیری نگاہ خوب تیز ہے **(22)** اُس کے ساتھی نے عرض کیا یہ جو میری سپردگی میں تھا حاضر ہے **(23)** حکم دیا گیا "پھینک دو جہنم میں ہر کٹے کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا **(24)** خیر کو روکنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا تھا، شک میں پڑا ہوا تھا **(25)** اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا تھا ڈال دو اُسے سخت عذاب میں **(26)** "اُس کے ساتھی نے عرض کیا "خداوندا، میں نے اِس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا **(27)** "جواب میں ارشاد ہوا "میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجام بد سے خبردار کر چکا تھا **(28)** میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں **(29)** "وہ دن جبکہ ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کیا اور کچھ ہے؟ **(30)** اور جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی، کچھ بھی دور نہ ہوگی **(31)** ارشاد ہوگا "یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اُس شخص کے لیے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا **(32)** جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا تھا، اور جو دل گرویدہ لیے ہوئے آیا ہے **(33)** داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ" وہ دن حیات ابدی کا دن ہوگا **(34)** وہاں ان کے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لیے ہے**(35)**
ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے

ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ پا سکے؟ **(36)** اِس تاریخ میں عبرت کا سبق ہے ہر اس شخص کے لیے جو دل رکھتا ہو، یا جو توجہ سے بات کو سنے **(37)** ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور اُن کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا اور ہمیں کوئی تکان لاحق نہ ہوئی **(38)** پس اے نبیؐ، جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان پر صبر کرو، اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہو، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے **(39)** اور رات کے وقت پھر اُس کی تسبیح کرو اور سجدہ ریزیوں سے فارغ ہونے کے بعد بھی **(40)** اور سنو، جس دن منادی کرنے والا (ہر شخص کے) قریب ہی سے پکارے گا **(41)** جس دن سب لوگ آوازۂ حشر کو ٹھیک ٹھیک سن رہے ہوں گے، وہ زمین سے مُردوں کے نکلنے کا دن ہو گا **(42)** ہم ہی زندگی بخشتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں، اور ہماری طرف ہی اُس دن سب کو پلٹنا ہے **(43)** جب زمین پھٹے گی اور لوگ اس کے اندر سے نکل کر تیز تیز بھاگے جا رہے ہوں گے یہ حشر ہمارے لیے بہت آسان ہے **(44)** اے نبیؐ، جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں انہیں ہم خوب جانتے ہیں، اور تمہارا کام ان سے جبراً بات منوانا نہیں ہے بس تم اِس قرآن کے ذریعہ سے ہر اُس شخص کو نصیحت کر دو جو میری تنبیہ سے ڈرے **(45)** -

انتہائی شفّاف علمی و شعوری ترجمہ

"انسانی شعور/ضمیر [ق] اور شرف و مجد کا حامل قرآن اس بات پر شاہد ہیں کہ سچائی کو جھٹلانے والے بہت حیران ہوئے کہ ان کی طرف انہی میں سے ایک پیش آگاہ کرنے والا آ گیا؛ پس انہوں نے اسےایک عجیب واقعہ قرار دے دیا [۲] - انہوں نے کہا: "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی بن چکے ہوں گے تو زندگی کی طرف واپسی ایک بعید از حقیقت امر ہے"[۳}- تاہم، ہم تو ما قبل سے ہی جانتے ہیں کہ ان کے وجود میں سے زمین نے کس حد تک کھا جانا ہے، اور اس بارے میں ہمارے پاس ایک حفاظت کرنے والا قانون و قاعدہ موجود ہے [کتاب حفیظ] [4]- دراصل انہوں نےسچائی کو، جیسے ہی وہ ان کے پاس پہنچی، مسترد کر دیا تھا اور انجام کار وہ ایک شش وپنج کی کیفیت میں پڑ گئے تھے [5]-"

کیا وہ اپنے اوپر موجود کائنات پر غور نہیں کرتے کہ ہم نے کس کمال کے ساتھ اسے تعمیر کیا اور آراستہ کیا ہے اس طرح کہ اس کی کارکردگی میں کوئی رُخنہ نہیں پڑ سکتا [6]- اور اسی طرح یہ سیارہ زمین ہے جسے ہم نے پھیلا کر وسعت دے دی ہے اور اس میں ہم نے مضبوطی اور استحکام کے سامان [رواسی] ڈال دیے ہیں [القینا] اور اس میں ہم نے تمام انواع کی [کُلّ زوج] خوبصورتیوں [بھیج] کے اسباب پیدا کر دیے ہیں [انبتنا] [7]- یہ سب کچھ ہر سوچنے والے بندے کے لیے بصیرت افروز [تبصِرۃ] اور سبق آموز [ذکریٰ] ہے- [8] اور کائنات کی بلندیوں سے ہم نے فیض رساں پانی برسایا اور اُس کے ذریعے گھنے باغات [جنّات] اور فصلوں کے دانے [حبّ الحصید] پیدا کیے [9] اور ایسے بلند کھجور کے درخت جن پر پھلوں کے گُچھّے نکلتے ہیں [10]- یہ سب ہمارے بندوں کے لیے رزق فراہم کرتے ہیں؛ اور اسی کے ذریعے ہم نے مُردہ زمینوں اور انسانی آبادیوں کو زندگی عطا کی ہے؛ موت کی کیفیت سے باہر نکل آنا بھی اِسی کی مانند ہے [ذٰلِک الخروج] [11]-

ان سے قبل بھی قومِ نوح نے حق کو جھٹلایا، اور الرس کے رہنے والوں نے اور ثمود و عاد نے اور فرعون نے اور لوط کی برادری نے [13] اور الایکۃ والوں نے اور قومِ تُبّع نے- ان تمام نے رسولوں

کو جھٹلایا اور آخرکار پیش آگاہی حق ثابت ہوئی [16]۔ تو پھر کیا ہم تخلیق کے اول مرحلے سے تھک گئے تھے؟ بلکہ یہ تو وہ تھے جو ایک نئی تخلیق کے بارے میں اُلجھ کر رہ گئے تھے [15] ۔ کیونکہ انسان کو ہم نے تخلیق کیا ہے اس لیے ہم خوب جانتے ہیں کہ اُس کی اندرونی ذات اسے کس طرح وسوسوں میں مبتلا کر دیتی ہے، ہم تو اس کی شہ رگ سے زیادہ اُس کے قریب ہیں [16]۔ جب وہ اپنی ذات میں موجود [قعید] دو اقسام کی خواہشات [المتلقیان] کا سامنا کرتا ہے [یتلقّی] جن میں سے ایک اچھائی پر [عن الیمین] اور ایک برائی پر مبنی [عن الشّمال] ہوتی ہے [17] تو اُس کے منہ سے ایک لفظ بھی ایسا نہیں نکلتا جو اُس کے اندر بیٹھا [لد یہِ] ایک نگران [رقیب] مستقبل کے لیے ریکارڈ [عتید] نہیں کر لیتا [18]۔ پھر سکراتِ موت اپنی حقیقت کے ساتھ آ پہنچتی ہے اور یہ وہ ہے جسے تو ہمیشہ ٹالنے کی کوشش کرتا رہا ہے [تحید] [19]۔ اور جب اعلان کا بگل بجا دیا جائے گا تو وہ ہی وارننگ کا، پیش آگاہیوں کے پورا ہونے کا، دین ہوگا [20]۔ اور ہر نفس خواہشات پر چلانے والی جبلت [سائق] اور اپنے ضمیرکی گواہی [شہید] کے ساتھ حاضر ہو جائے گا۔ [21] اُس سے کہا جائے گا کہ تُو اِس وقت سے غافل رہا، آخر کار ہم نے تُجھ پر پڑے پردے اُٹھا دیے اور آج تیری بصیرت بات کو سمجھنے کے لیے تیز کر دی گئی ہے [22]۔ پھر اُس کی اندرونی شعوری ذات [قرینہُ] یہ اقرار کرے گی کہ یہی تھا جو میرے مستقبل کے لیے تیار پڑا تھا [عتید] [23]۔ حکم دیا جائے گا کہ ہر بغض وعناد رکھنے والے کافر کو جہنم کے حوالے کر دیا جائے [24] جو ہر اچھے کام سے منع کرتا رہا اور شکوک و شبہات کو بڑھاتا رہا [مُعتد مُریب] [25] جو اللہ کے ساتھ دیگر حاکم ٹھہراتا رہا؛ پس انہیں سخت سزا کے حوالے کر دو [26]۔ اس پر اُس کی اندرونی شعوری ذات/ضمیر نے کہا [قال قرینہُ] کہ اے ہمارے پروردگار، میں نے اسے سرکشی پر نہیں اُکسایا تھا، بلکہ یہ گمراہی میں بہت دور جا چکا تھا [27]۔ جواب میں کہا کہ میرے سامنے بحث میں مت پڑو کیونکہ میں نے تو تمہاری جانب وارننگ بھیجنے کے اقدامات کر دیے تھے [28]۔ میرے ہاں تو قول و قرار تبدیل نہیں ہوا کرتے کیونکہ میں بندوں کے حق میں ظلم کرنے والا نہیں ہوں [29]۔ جس وقت ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تُو بھر گئی ہے، تو وہ کہے گی کہ اور انسان آنے دو [30]۔ دوسری جانب، پرہیز گاروں کے لیے امن و عافیت کی زندگی دور کی نسبت قریب آجائے گی [31]۔ یہ وہ ہے جو تمام اللہ سے رجوع کرنے والوں اور اُسے یاد رکھنے والوں سے وعدہ کیا گیا ہے [32]، وہ جو نظروں سے بعید رہنے والے [بالغیب] سامانِ پرورش عطا کرنے والے [الرحمٰن] کا خوف رکھتے تھے اور جو ایسے دل کے ساتھ آئے جو اُس کی جانب رجوع کرتا تھا [33]۔ کہا جائے گا: "داخل ہو جاو اس امن و عافیت کی زندگی میں؛ یہی ہے ہمیشگی کی زندگی کا مرحلہ" [34]۔ اس میں وہ سب کچھ ہو جائے گا جو وہ خواہش کریں گے، اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے [35]۔

اور ہم نے [ہمارے قانون نے] ان سے قبل کے زمانوں میں کتنوں ہی کو برباد کر دیا جو قوت میں ان سے بڑھ کر تھے ۔ پس انہوں نے بستیوں کو چھان مارا تھا کہ کیا کہیں پناہ ملے گی [36]۔ پس اس بیان میں اُن کے لیے جو شعور رکھتے ہیں یا جو بغور سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں لازمی سبق ہے [37]۔ اور ہم نے تمام خلائی اجسم اور سیارہ زمین کو اور جو کچھ بھی ان کے درمیان موجود ہے چھ مختلف مراحل میں تخلیق کیا ہے اور ہمیں کوئی تھکاوٹ لاحق نہیں ہوئی [38]۔ فلھٰذا جو کچھ بھی یہ لوگ کہتے رہیں، اُس پر حوصلے سے کام لو اور اپنے پروردگار کی کبریائی قائم کرنے کے لیے جدو جہد جاری رکھو، اپنے عروج کا سورج طلوع ہونے سے قبل بھی [قبل طلوع الشمس] اور اس سے قبل بھی کہ زوال کا اندیشہ پیدا ہو جائے [قبل الغُروب][39]۔ اور جب تک ظلم کا اندھیرا طاری ہے [من اللّیل]، تو اُس مقصد کے لیے جدو جہد جاری رکھو [فسبّحہُ] اور اُس کے احکام کی تابع فرمانی [السُجُود] کے ہدف کا پیچھا کرتے رہو [ادبار] [40]۔ اور جس دن منادی ایک قریب کی جگہ سے اعلان کرے گا، تم اُس کے سننے کا خاص اہتمام کرو [استمع] [41]۔ وہ مرحلہ جب وہ سب حق کی

اُس بلند پکار [الصّیحۃ] کو سنیں گے، وہی موت کی حالت سے اُٹھ کر باہر نکل آنے کا دن ہوگا [یوم الخُروج] [42]۔ بے شک یہ ہم ہی ہیں جو زندگی عطا کرتے ہیں اور ہم ہی ہیں جو موت دیتے ہیں، اور ہمارے پاس ہی اس سفر کی منزلِ مقصود ہے [43]۔ وقت کا وہ مرحلہ جب زمین یکدم اُن پر راستے کھول دے گی، تو اس سے ہمارے سامنے ان سب کا اِکٹھا ہونا [حشر]آسان ہو جائے گا۔ [44] ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ یہ سب کیا خرافات بکتے رہے ہیں، لیکن تم ان پرجبر کرنے کے لیے تعینات نہیں کیے گئے تھے۔ فلہٰذا قرآن کے ذریعے اُن لوگوں کو نصیحت جاری رکھو جو تنبیہ/وارننگ کا خوف رکھتے ہیں [45]۔

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 102
سورۃ الحجرات [49]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

لفظ "الحُجُرات" جو اس سورۃ کا عنوان مقرر کیا گیا ہے، تقریبا ہر ترجمے یا تفسیر میں "کمرے یا حُجرے" یعنی رہائشی کوارٹرز کے معنی سے ہی تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ہےکہ عمومی عقلیت بھی اس تعریف کی تائید نہیں کرتی کیونکہ یہ ظاہرا طور پر بھی سورۃ کے غالب مرکزی مضمون سے بالکل ہی غیر متعلق ہے۔ حقیقت میں یہ سورۃ ایک ضابطہِ کردار کی بات کرتی ہے جو ایسی اقدار پر مشتمل ہے جن کے اندر پابندیاں، ممنوعات، روک ٹوک اور بندش وغیرہ پائی جاتی ہے۔ یہاں ایمان والوں کو یہ ہدایت دی جا رہی ہے کہ نبی پاک کی موجودگی میں کیسے رویے اختیار کرنے کا حکم ہے۔ فلھٰذا درجِ بالا جان بوجھ کر بگاڑ کا نشانہ بنایا ہوا معنی اس سورۃ کے موضوع اور متن میں فِٹ ہی نہیں بیٹھتا۔ کیونکہ لفظ الحُجُرات مستند لغات میں بہت مناسب انداز میں "منع کرنا، روک دینا، بندش لگا دینا، تدارک کر نا" وغیرہ کے معنوں میں بھی استعمال کیا گیا ہے، اس لیے ہم یہی معنی لے کر نہایت خوبصورت اسلوب میں سیاق و سباق میں فِٹ کر سکتے ہیں۔ آئیے مادے ح ج ر کے معانی کی تفصیل پر ایک نظر ڈال لیتے ہیں :-

"**Ha-Jiim-Ra : ح ج ر**= To deprive from, harden, hide, resist**, forbid, prevent, hinder, prohibit** access (to a place). To **prevent/hinder/debar/withhold/restrain** from a person or thing, **prohibit/forbid/inhibit/interdict**, to make boundary or enclose a thing, burn a mark around the eye of a camel or beast, to surround, make a thing unlawful or unallowable to a person, to be emboldened or encouraged, to slaughter by cutting the throat. hajar - a rock/stone or mass of rock."

سورۃ کی آیت نمبر 4 میں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے، اور جب وہاں اس کو اپنے سیاق و سباق کی روشنی میں عقل و دنش کی سطح پر تعبیر کیا جاتاہے تو یہ یقینی طور پر ثابت کر دیتا ہے کہ اس کا تازہ ترجمہ درستگی اور وثاقت کا آئینہ دار ہے۔ براہ کرم نیچے دیے گئے تازہ اور بصیرت افروز عقلی ترجمے کا مطالعہ فرمائیں۔

سورۃ الحجرات [49]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّـهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّـهَ ۚ إِنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (١) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (٢) إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّـهِ أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّـهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (٣) إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (٤) وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّـهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٥) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (٦) وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّـهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَـٰكِنَّ اللَّـهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (٧) فَضْلًا مِّنَ اللَّـهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّـهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٨) وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّـهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (٩) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّـهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (١٠) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (١١) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّـهَ ۚ إِنَّ اللَّـهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (١٢) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّـهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّـهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (١٣) قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَـٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّـهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٤) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّـهِ ۚ أُولَـٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (١٥) قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّـهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّـهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (١٦) يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّـهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (١٧) إِنَّ اللَّـهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّـهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (١٨)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے **(1)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی آواز نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبیؐ کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو **(2)** جو لوگ رسول خدا کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ در حقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، اُن کے لیے مغفرت ہے اور اجر عظیم **(3)** اے نبیؐ، جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں**(4)** اگر وہ تمہارے برآمد ہونے تک صبر کرتے تو انہی کے لیے بہتر تھا، اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے **(5)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو **(6)** خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کرے تو تم

خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لیے دل پسند بنا دیا، اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا **(7)** ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل و احسان سے راست رو ہیں اور اللہ علیم و حکیم ہے **(8)** اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے **(9)** مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا **(10)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں**(11)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے **(12)** لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے **(13)** یہ بدوی کہتے ہیں کہ "ہم ایمان لائے" اِن سے کہو، تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہو کہ "ہم مطیع ہو گئے" ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری اختیار کر لو تو وہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا، یقیناً اللہ بڑا در گزر کرنے والا اور رحیم ہے **(14)** حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے لوگ ہیں **(15)** اے نبیؐ، اِن (مدعیان ایمان) سے کہو، کیا تم اللہ کو اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر چیز کو جانتا ہے اور وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے **(16)** یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ اِنہوں نے اسلام قبول کر لیا اِن سے کہو اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو **(17)** اللہ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اس کی نگاہ میں ہے**(18)**

شفّاف ترین علمی و شعوری ترجمہ

"اے اہلِ امن و ایمان، الہامی اتھارٹی [اللہ و رسولہ] کی موجودگی میں [بین یدی] تم خود کو بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا کرو، اور اللہ کے قوانین کی پرہیزگاری کیا کرو۔ بیشک اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے [1]۔ اے اہلِ امن و ایمان، اپنے لیڈر اور راہنما کی آواز پر [صوت النّبی] اپنی آوازیں بلند مت کیا کرو اور اپنے مکالموں میں اتنا کھُلا اور بلند انداز اختیارنہ کیا کرو جیسا کہ تم آپس میں باہم اختیار کرتے ہو؛ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ اسی کے باعث تم اپنے اعمال ضائع کربیٹھو اور تمہیں

اس کا احساس و ادراک بھی نہ ہو [2]۔ بیشک وہ لوگ جو رسول اللہ کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں، تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ نے پرہیزگاری کے ضمن میں آزما لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے [3]۔ اور بیشک وہ لوگ جو اِس منادی یا پابندی کے علی الرغم [مِن وراء الحُجُرات] آپ کو بآوازِ بلند پکارتے ہیں [یُنادُونک]، ان کی اکثریت عقل سے محروم ہے [4]۔ اگر وہ حوصلہ رکھتے یہاں تک آپ خود اُن کی جانب متوجہ ہو جاتے تو یہ اُن کے لیے بہتر ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کے لیے مغفرت اور رحم عطا کرنے والا ہے [5]۔

اے اصحابِ امن و ایمان، اگر تمہارے پاس کوئی فسادی خبریں لے کر آ جائے تو حقیقتِ احوال کو اچھی طرح جان لیا کرو؛ ایسا نہ ہو کہ کسی جماعت کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر جو کچھ کیا ہے اس پر ندامت کا سامنا کرو]6[۔ اور یہ جان لو کہ اللہ کا رسول تمہارے درمیان ہے، اور اگر اکثر امور میں تمہارا کہا ماننا شروع کر دے گا تو اس پر تمہیں ہی پچھتانا نہ پڑ جائے؛ لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے قلوب میں آراستہ کر دیا ہے، اور سچائی سے انکار کو تمہارے لیے قابلِ نفرت کر دیا ہے،اور فساد اور نافرمانی کو بھی۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو ہدایت کے راستے تک پہنچ چکے ہیں [7]اللہ کے فضل و نعمت کے سبب، کیونکہ اللہ تعالی عالم و دانشمند ہے [8]۔

نیز اگر کہیں اہل ایمان کے دو گروہ جنگ میں ملوث ہو جائیں تو ان کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔ اور پھراگر اُن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہو تو اُس سے جنگ کروجس نے زیادتی کی ہو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی جانب پلٹ آئے۔ پس اگر وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر دے تو اُن کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے [9]۔ دراصل امن و ایمان والے باہم بھائی ہوتے ہیں، اس لیے اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو؛ اور اللہ کے قوانین کی پرہیز گاری کیا کرو تاکہ اُس کے رحم سے بازیاب ہو جاو [10]۔ اے اہلِ امن و ایمان، کوئی مستحکم و معتبر طبقہ [قوم] کسی دوسرے معتبر طبقے کا مذاق نہ اُڑائے، ہو سکتا ہے کہ دوسرا خود اُس سے بہتر ہو؛ اور معاشرے کا کمزور طبقہ کسی دوسرے کمزور گروہ کا مزاق بھی نہ اُڑائے، ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرا خود اُن سے بہتر ہو؛ اور اپنے ہی لوگوں پر الزام تراشی نہ کیا کرو اور نہ ہی القاب کے ساتھ پکار کر بے عزتی کیا کرو۔ ایمان لانے کے بعد فساد پھیلانا بدترین وصف ہے۔ اور جو بھی ایسی روش سے باز نہ آئیں گے، وہ ظالموں میں شمار کیے جائیں گے [11]۔

اے اہلِ امن و ایمان بہت زیادہ گمان کرنے سے اجتناب کیا کرو، کہ کچھ گمان گناہ کے برابر ہوتے ہیں۔ اور جاسوسی نہ کیا کرو اور نہ ہی باہم غیبت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ فلھٰذا ایسے کام سے کراہت کرو، اور اللہ کے قوانین کی پرہیز گاری کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے [12]۔ اے بنی نوع انسان، ہم نے تمہیں نر اور مادہ کے ملاپ سے تخلیق کیا ہے اور تمہیں قوموں اور قبائل میں اس لیے تقسیم کیا ہے کہ ایک دوسرے کو جان سکو۔ حقیقتا اللہ کے ہاں تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بیشک اللہ جاننے اور خبر رکھنے والا ہے [13]۔

یہ عرب لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہو گئے۔ انہیں بتاو کہ تم اہلِ ایمان نہیں ہوئے بلکہ ایسے کہو کہ تم نے فرماں برداری اختیار کر لی، کیونکہ ایمان تو ابھی تمہارے قلوب میں داخل نہیں ہوا۔ لیکن اگر تم اللہ اور رسول، یعنی مملکتِ الٰہیہ کی اطاعت کرتے رہو گے، تو وہ تمہاری کارگذاریوں میں سے کچھ بھی رائیگاں نہیں جانے دیگا۔ بیشک اللہ تحفظ دینے والا اور رحم کرنے والا ہے [14]۔ درحقیقت مومن تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول پر یقین کر لیا اور پھر بعد ازاں پھر کسی شبہ میں نہ پڑے اور اپنی جانوں اور اموال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جدوجہد کی۔ یہی وہ ہیں جو اپنے ایمان میں سچے ہیں [15]۔ ان سے پوچھو کہ کیا اللہ کو اپنے دین کی کیفیت کے بارے میں تم بتاوگے؟ جب کہ اللہ تو زمین اور کائناتی کُرّوں میں جو کچھ بھی وجود رکھتا ہے اُس سب کو جانتا ہے، کیونکہ اللہ کا علم ہر شئے پر محیط ہے [16]۔ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے تابعداری اختیار کر کے تم پر احسان کیا ہے۔ انہیں بتا دو کہ اپنی تابع داری سے تم نے مجھ پر احسان نہیں کیا ہے، بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہیں ایمان کی جانب ہدایت کر دی ہے، اگر تم اپنے قول میں سچے ہو [17]۔ بیشک اللہ اس زمین اور کائناتی کروں کے بارے جو کچھ پوشیدہ ہے وہ بھی جانتا ہے۔ اور جوکچھ تم کرتے ہو اللہ وہ سب بھی اپنی نگاہ میں رکھتا ہے [18]۔"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 103

سورۃ الفتح [48]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

اس سورۃ میں بشارت دی گئی ہے سامنے آ جانے والی فتح کی ، صاحب ایمان لوگوں کو آخرت میں ایک امن و عافیت کی زندگی کی، اور اُن کے مخالفین کو، اللہ کے غضب کے نازل ہونے کی اور ایک ایسی آنے والی زندگی کی جو پچھتاووں اور محرومیوں کی آگ میں بسر ہوگی۔ عرب عوام کی موقع پرستی، منافقت، جنگوں کے مالِ غنیمت کی لالچ اور ایمان والوں کے خلاف بد نیتی کو نمایاں کیا گیا ہے۔

بہت سی ارادی تحریفوں کو جو اس سورۃ کی اصل روح میں ملاوٹ کے لیے اور اسے تمسخر کا نشانہ بنانے کے لیے اس کے متن میں ڈالی گئی تھیں، محنت کے ساتھ تفتیش کے عمل سے گذارا گیا ہے اور ان کے سچے بنیادی معنی اور شکل و صورت کو بحال کر دیا گیا ہے۔ ان میں درج ذیل الفاظ و اصطلاحات شامل تھیں : "ذنبک"، جسے سازشیوں نے "تمہارے گناہ یا غلطیاں" سے تعبیر کیا تھا، "بُکرۃ و اصیلا"، جسے غلط کاری سے "صبح اور شام" سے تعبیر کیا گیا تھا، "تحت الشّجرہ"، جسے غلط تعبیر سے "درخت کے نیچے" لکھا گیا تھا، اور "محلقین رووسُکُم" جسے ایک بڑا مذاق بنا کر "پوری فوج کا سر منڈوانا" سے تعبیر کیا گیا تھا، اور لفظ "اعراب" جسے جان بوجھ کر تمام عرب قوم کی بجائے "صحرائی عرب یا بدّو" سے تعبیر کیا گیا تھا، وغیرہ۔ اس کے علاوہ دیگر تمام غلط کاریاں جو بیانیے کی آسان روانی کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی تھیں، دُور کر دی گئی ہیں، جیسے کہ ذیل میں دیے گئے دونوں تراجم کے موازنے میں بآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔

سورۃ الفتح [48]

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (١) لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّـهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (٢) وَيَنصُرَكَ اللَّـهُ نَصْرًا عَزِيزًا (٣) هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّـهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّـهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (٤) لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّـهِ فَوْزًا عَظِيمًا (٥) وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّـهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّـهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (٦) وَلِلَّـهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّـهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (٧) إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (٨) لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (٩) إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّـهَ يَدُ اللَّـهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا

يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّـهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا (١٠) سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّـهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (١١) بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا (١٢) وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّـهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا (١٣) وَلِلَّـهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّـهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (١٤) سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّـهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّـهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا (١٥) قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّـهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (١٦) لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّـهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا (١٧) لَّقَدْ رَضِيَ اللَّـهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا (١٨) وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّـهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (١٩) وَعَدَكُمُ اللَّـهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَـٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا (٢٠) وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّـهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا (٢١) وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (٢٢) سُنَّةَ اللَّـهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّـهِ تَبْدِيلًا (٢٣) وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّـهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (٢٤) هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّـهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (٢٥) إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّـهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّـهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (٢٦) لَّقَدْ صَدَقَ اللَّـهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّـهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا (٢٧) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّـهِ شَهِيدًا (٢٨) مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّـهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّـهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (٢٩)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

اااے نبیؐ، ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی **(1)** تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور تمہیں سیدھا راستہ دکھائے **(2)** اور تم کو زبردست نصرت بخشے **(3)** وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ وہ ایک ایمان اور بڑھا لیں زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ علیم و حکیم ہے) **(4)** اُس نے یہ کام اِس لیے کیا ہے) تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ہمیشہ رہنے

کے لیے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اُن کی برائیاں اُن سے دور کر دے اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے **(5)** اور اُن منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے جو اللہ کے متعلق برے گمان رکھتے ہیں برائی کے پھیر میں وہ خود ہی آ گئے، اللہ کا غضب ان پر ہوا اور اس نے ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم مہیا کر دی جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے **(6)** زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکیم ہے **(7)** اے نبیؐ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے **(8)** تاکہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس کا ساتھ دو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو**(9)** اے نبیؐ، جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا اب جو اس عہد کو توڑے گا اُس کی عہد شکنی کا وبال اس کی اپنی ہی ذات پر ہوگا، اور جو اُس عہد کو وفا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا **(10)** اے نبیؐ، بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے اب وہ آ کر ضرور تم سے کہیں گے کہ "ہمیں اپنے اموال اور بال بچوں کی فکر نے مشغول کر رکھا تھا، آپ ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں" یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں ان سے کہنا "اچھا، یہی بات ہے تو کون تمہارے معاملہ میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہے اگر وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا نفع بخشنا چاہے؟ تمہارے اعمال سے تو اللہ ہی باخبر ہے) **(11)** مگر اصل بات وہ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو) بلکہ تم نے یوں سمجھا کہ رسول اور مومنین اپنے گھر والوں میں ہرگز پلٹ کر نہ آ سکیں گے اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت بھلا لگا اور تم نے بہت برے گمان کیے اور تم سخت بد باطن لوگ ہو **(12)** "اللہ اور اس کے رسول پر جو لوگ ایمان نہ رکھتے ہوں ایسے کافروں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ مہیا کر رکھی ہے **(13)** آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک اللہ ہی ہے جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے، اور وہ غفور و رحیم ہے **(14)** جب تم مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے جانے لگو گے تو یہ پیچھے چھوڑے جانے والے لوگ تم سے ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل دیں اِن سے صاف کہہ دینا کہ "تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ پہلے ہی یہ فرما چکا ہے" یہ کہیں گے کہ "نہیں، بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کر رہے ہو" (حالانکہ بات حسد کی نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ صحیح بات کو کم ہی سمجھتے ہیں**(15)** اِن پیچھے چھوڑے جانے والے بدوی عربوں سے کہنا کہ "عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کے لیے بلایا جائے گا جو بڑے زور آور ہیں تم کو ان سے جنگ کرنی ہوگی یا وہ مطیع ہو جائیں گے اُس وقت اگر تم نے حکم جہاد کی اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھا اجر دے گا، اور اگر تم پھر اُسی طرح منہ موڑ گئے جس طرح پہلے موڑ چکے ہو تو اللہ تم کو دردناک سزا دے گا **(16)** اگر اندھا اور لنگڑا اور مریض جہاد کے لیے نہ آئے تو کوئی حرج نہیں جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے اُن جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور جو منہ پھیرے گا اسے وہ دردناک عذاب دے گا **(17)** "اللہ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں کا حال اُس کو معلوم تھا، اس لیے اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی، ان کو انعام میں قریبی فتح بخشی **(18)** اور بہت سا مال غنیمت انہیں عطا کر دیا جسے وہ (عنقریب) حاصل کریں گے اللہ زبردست اور حکیم ہے **(19)** اللہ تم سے بکثرت اموال

غنیمت کا وعدہ کرتا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے فوری طور پر تو یہ فتح اس نے تمہیں عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیے، تاکہ یہ مومنوں کے لیے ایک نشانی بن جائے اور اللہ سیدھے راستے کی طرف تمہیں ہدایت بخشے **(20)** اِس کے علاوہ دوسرے اور غنیمتوں کا بھی وہ تم سے وعدہ کرتا ہے جن پر تم ابھی تک قادر نہیں ہوئے ہو اور اللہ نے ان کو گھیر رکھا ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے **(21)** یہ کافر لوگ اگر اِس وقت تم سے لڑ گئے ہوتے تو یقیناً پیٹھ پھیر جاتے اور کوئی حامی و مددگار نہ پاتے **(22)** یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے **(23)** وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیے، حالانکہ وہ اُن پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا **(24)** وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو اُن کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد و عورت موجود نہ ہوتے جنہیں تم نہیں جانتے، اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں پامال کر دو گے اور اس سے تم پر حرف آئے گا (تو جنگ نہ روکی جاتی روکی وہ اس لیے گئی) تاکہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے وہ مومن الگ ہو گئے ہوتے تو (اہل مکہ میں سے) جو کافر تھے ان کو ہم ضرور سخت سزا دیتے) **(25)** یہی وجہ ہے کہ) جب ان کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلانہ حمیت بٹھا لی تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر سکینت نازل فرمائی اور مومنوں کو تقویٰ کی بات کا پابند رکھا کہ وہی اُس کے زیادہ حق دار اور اُس کے اہل تھے اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے **(26)** فی الواقع اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھا یا تھا جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق تھا انشاءاللہ تم ضرور مسجد حرام میں پورے امن کے ساتھ داخل ہو گے، اپنے سر منڈواؤ گے اور بال ترشواؤ گے، اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا وہ اُس بات کو جانتا تھا جسے تم نہ جانتے تھے اس لیے وہ خواب پورا ہونے سے پہلے اُس نے یہ قریبی فتح تم کو عطا فرما دی **(27)** وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُس کو پوری جنس دین پر غالب کر دے اور اِس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے **(28)** محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے اُنہیں رکوع و سجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں یہ ہے ان کی صفت توراۃ میں اور انجیل میں اُن کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں اِس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے **(29)**

جدید ترین علمی و شعوری ترجمہ:

"بے شک ہم نے تمہارے لیے ایک نمایاں فتح کا دروازہ کھول دیا ہے [1] تاکہ اللہ تمہارے لیے مکمل تحفظ کے اسباب پیدا کر دے، اُس خاص صورتِ حال میں جو اب تک تمہاری کوششوں کے نتائج کے طور پر [من ذنبک] سامنے آ چکی ہے [ما تقدم] اور جو کچھ کہ بعد ازاں سامنے آنے والی ہے [ما تاخّر]؛ اوریہ اس لیے تاکہ وہ تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دے، اور تمہیں استقامت کے سیدھے راستے

کی راہنمائی عطا کر دے [2]؛ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک بھرپورطاقت کے ساتھ تمہاری مدد کر دے [3]۔ وہی تو ہے جس نے امن و ایقان کے پھیلانے والوں کے دلوں میں سکون کی دولت اُتار دی ہے تاکہ وہ اپنے ایمان میں مزید یقین کا اضا فہ کر سکیں ۔ نیز زمین اور کائنات کی تمام قوتیں اللہ ہی کے تصرّف میں ہیں، اور اس وصف کی بنا پر وہ سب کچھ جاننے والا اور صاحبِ دانش ہے [4]۔ اور یہ سب اس لیے کہ وہ مومن افراد [المومنین] اور مومن جماعتوں [المومنات]کو ایسی امن و عافیت کی زندگی [جنّات] میں داخل کر دے جس کی تحت ہر قسم کی فراوانیاں [الانھار] میسر ہوں۔ اُس میں وہ ہمیشہ رہیں، اور وہ اُن پر سے اُن کی غلطیوں کے اثرات کو ڈھانپ کر ان کا ازالہ کر دے [یُکفّر]۔ اور اللہ کے معیارکے مطابق یہ ایک عظیم مرتبہ ہے [5]۔ اور وہ منافق افراد اور منافق جماعتوں، اور مشرک افراد اور مشرک جماعتوں کو جو اللہ کے بارے میں غلط قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں، عذاب میں مبتلا کر دے۔ اُن کے گرد برائیوں کا ایک دائرہ کھنچا ہوا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا اُن پر غضب نازل ہوا ہے اور اُس نے اُن پر لعنت کی ہے اور اُن کے لیے جہنم کی زندگی تیار کر رکھی ہے جو کہ ایک بُرا ٹھکانہ ہے [6]۔ زمین اور کائنات کی تمام قوتیں اللہ ہی کے تصرّف میں ہیں، اور اس وصف کی بنا پر وہ سب کچھ جاننے والا اور صاحبِ دانش ہے [7]۔ بیشک ہم نے تمہیں ایک شہادت دینے والا، ایک بشارت دینے والا اور ایک پیش آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے [8]] تاکہ تم سب لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لے آو، اُس کی تعظیم و توقیر کرو اور اُس کے حصولِ مقصد کے لیے اجتماعی طور پر [بُکرۃ] اور مضبوط بنیادوں پر[اصیلا] جدو جہد کرو {تُسبّحوہ} [9]۔ بے شک وہ جو تمہاری بیعت میں آ جائیں گے دراصل وہ اللہ کی بیعت کریں گے؛ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہوگا؛ پھر جو عہد شکنی کرے گا تو وہ دراصل اپنی ذات کے ساتھ عہد شکنی کا مرتکب ہوگا۔ اور جو اپنے کیے گئے عہد کو ایفاء کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک بڑا اجر عطا فرمائے گا [10]۔

اِس عرب عوام میں [من الاعراب] سے جولوگ تمہاری جدوجہد میں شریک نہیں ہوتے اور پیچھے رہ جاتے ہیں، تم سے کہیں گے کہ ہمیں تو اپنے مال مویشی اور اپنی فیملیوں کی فکر نے مشغول کر رکھا تھا، پس تم ہمارے لیے معافی کا بندوبست کر دو۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے جو کہتے ہیں وہ ان کے دلوں کی آواز نہیں ہے۔ ان سے کہدو کہ کون تمہارے لیے اللہ کی طرف سے یہ اتھارٹی رکھ سکتا ہے کہ وہ تمہارے لیے نقصان یا نفع کا بندوبست کر سکے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذاتِ پاک ہے جوتمہاری اصل نیتوں سے باخبر رہتا ہے [11]۔ بلکہ تم تو وہ ہو جو یہ اندازے لگاتے تھے کہ رسول اور مومنین اپنے اہل و عیال کی جانب کبھی لوٹ کر نہ آ سکیں گے، اور یہ سوچ تمہارے دلوں کو بہت اچھی لگتی تھی؛ اور یہ ایک شیطانی سوچ تھی کیونکہ تم ایک بدعنوان اور ضدّی قوم ہو [12]۔ اور یاد رکھو کہ جو بھی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتا تو ایسے کافروں کے لیے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے [13]؛ اور زمین اور کائنات کی ملکیت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ ہر اُس شخص کو معاف کر دیتا ہے جو اپنے اعمال کے باعث اس کا حق رکھتا ہے، اور ہر اُس شخص کو سزا دیتا ہے جو اپنے اعمال کے سبب ایسا استحقاق رکھتا ہے، بیشک اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے [14]۔ اگر تم کسی ایسی مہم پر نکلنے لگو جہاں مالِ غنیمت ہاتھ آ جانے کی توقع ہو تو یہ پیچھے رہ جانے والے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے کی اجازت دے دو۔ اس طرح وہ اپنے بارے میں اللہ کا فیصلہ بدلنے کی خواہش کریں گے۔ انہیں کہدو کہ اللہ نے تمہارے لیے پہلے ہی

جو فیصلہ دے دیا ہے اُس کے مطابق تمہیں ہمارے پیچھے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ کہیں گے کہ ایسا نہیں ہے، بلکہ تم ہم سے اس معاملے میں حسد کا سلوک کر رہے ہو۔ لیکن درحقیقت یہ ایسے لوگ ہیں جو حقیقت کی بہت کم سمجھ رکھتے ہیں [15]۔ ان پیچھے رہ جانے والے عربوں سے یہ کہو کہ تمہیں عنقریب ایک ایسی قوم کی طرف جانے کی دعوت دی جائے گی جو نہایت قوت کی مالک ہے۔ تم اُن سے جنگ کروگے یہاں تک کہ وہ شکست مان لیں۔ پس اگر تم اس حکم کی اطاعت کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں خوبصورت اجر دے گا۔ اور اگر تم واپس مُڑ گئے، جیسے کہ تم پہلے کر چکے ہو، تو وہ تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا [16]۔ البتہ اس مہم کے لیے صرف کسی نابینا پر، کسی اپاہج پر اور کسی بیمار پر کوئی جبر نہیں ہے۔ اس لیے جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ انہیں ایسی امن و عافیت کی زندگی میں داخل کر دے گا جس کے تحت ہر قسم کی فراوانیاں میسر ہوں گی؛ اور جو بھی اطاعت سے مونہہ موڑ لے گا، وہ اسے دردناک سزا دے گا [17]۔

اللہ تعالیٰ اُن مومنین سے خوش ہوا ہے جنہوں نے ایک مخصوص اختلافات اور انتشار کی کیفیت میں [تحت الشجرۃ] تمہاری بیعت کی ہے۔ پس وہ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے اور اسی لیے اُس نے اُن پر سکون و اطمینان نازل کر دیا ہے اور ایک قریبی فتح سے نواز دیا ہے [18] اور کثیر مالِ غنیمت سے بھی جو وہ حاصل کریں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ صاحبِ قوت و دانش ہے [19]۔ اللہ نے تم سے کثیر مالِ غنیمت کا وعدہ کیا ہے جو تم سب حاصل کروگے اور تمہیں یہ خبر دینے میں عجلت سے کام لیا ہے، اور لوگوں کے ہاتھ تم تک پہنچنے سے روک دیے ہیں تاکہ یہ مومنین کے لیے ایک نشانی کا کام دے، اور وہ تمہیں استقامت والے راستے کی ہدایت کرتا ہے [20] اور اس کے علاوہ بھی جس چیز کے لیے تم طاقت نہیں رکھتے، اللہ نے اسے بھی اپنی سوچ کے احاطے میں فوکس کیا ہوا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہرشے پر قدرت رکھنے والا ہے [21]۔ اگر حق کا انکار کرنے والے تم سے جنگ بھی کریں گے تو وہ لازمی طور پر پسپا ہو جائیں گے، اور آخرِ کار اپنا کوئ سرپرست اور مددگار نہ پائیں گے [22]۔ یہ اللہ کا قائم شدہ قانون/طریقِ کار ہے جو ما قبل سے کارفرما رہا ہے۔ اور تم کبھی اللہ کے قانون میں تبدیلی نہیں پاوگے [23]۔

اور وہی تھا جس نے مکہ شہر کے مرکز میں اُن کے ہاتھوں کو تم پر دراز ہونے سے روکا اور تمہارے ہاتھوں سے اُن کو بچا لیا اُس وقت جب تم نے اُن پر فتح پا لی تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام کاروائیوں پر نظر رکھے ہوئے تھا [24]۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے حق کا انکار کیا تھا، اور تمہیں واجب الاحترام احکاماتِ الٰہی کی اطاعت [المسجد الحرام]سے روک دیا تھا [صدّوکُم]، اور کردارسازی کے اصولوں [وَالْهَدْيَ] کو بھی روکے رکھا تھا [معکوفا] کہ وہ اپنی صحیح جگہ تک نہ پہنچ پائیں [یبلُغ محِلّہُ]۔ اور کیونکہ وہاں ایسے مومن افراد و خواتین موجود تھیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے، اس لیے یہ خطرہ موجود تھا کہ وہ تمہارے ہاتھوں سے لا علمی میں نقصان نہ اُٹھا لیں جس سے تم پر الزام نہ آ جائے، اور اللہ ان سب کو ضرور اپنی رحمت میں داخل کرلے جو ایسا چاہتے ہوں۔ اگر تم ان میں شناخت اور علیحدگی کر سکتے [لو تزیّلوا] تو ہم نےضرور ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا ہوتا [25]۔ جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں غصہ اور حسد

[حمیّۃ] بڑھا لیا، دورِ جاہلیہ کا غصہ اور حسد، تو پھر اللہ نے بھی اپنے رسول اور مومنین پر اندرونی سکون کی کیفیت نازل کر دی اور انہیں تقویٰ یعنی احکاماتِ الٰہی کی پرہیز گاری کے طریقِ کار کا پابند کر دیا کیونکہ وہ اسی کے لائق اورمستحق تھے، اور اللہ ان تمام چیزوں کا علم رکھنے والا ہے [26]۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے تصور کی تصدیق کر دی ہے۔ تم سب اللہ کی مشیت کے ساتھ اُس کے واجب الاحترام احکامات کی تعمیل [المسجد الحرام] کے مرحلے میں اب اس حالت میں داخل ہوگے [لتدخُلُنّ] کہ تم مکمل تحفظ میں ہوگے [آمنین]، اپنے کمانڈروں کو [رُءُوسکُم] حلقے میں لیے ہوئےہوگے [محلّقین]اور خود کو مجتمع رکھتے ہوئے [مُقصّرین] کسی بھی خوف سے آزاد ہوگے ؛ کیونکہ وہ سب جانتا ہے جو تم نہیں جانتے، اس لیے وہ ذاتِ پاک تمہارے جانے بغیر[دونِ ذٰلک] اُس فتح کو قریب لے آیا ہے [27]۔ وہی تو وہ ذاتِ پاک ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچائی کے ڈسپلن کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اُسے تمام دیگر نظاموں پر غالب کر دے۔ اور اس بات پر اللہ کی شہادت کافی ہے [28]۔

محمد اللہ کے رسول ہیں، اور وہ جو اُن کی معیت میں ہیں، حق کے انکاریوں کے لیے سخت ہیں، اپنے ساتھیوں کے درمیان رحیم ہیں؛ تم انہیں تعمیلِ حکم میں اور عاجزی میں جھکے ہوئے دیکھوگے ، اللہ کے فضل و کرم اور رضامندی کی آرزو رکھتے ہوں گے۔ اُن کی عاجزی کا اثر تم اُن کے چہروں سے جھلکتی نشانیوں میں پاوگے۔ اُن کی یہی مثال تورات میں اور انجیل میں بالکل ایسے دی گئی ہے جیسے کہ ایک کھیتی ہو جو پھوٹ کر اپنی کونپل نکال لے، پھر اسے قوت دے، پھر یہ موٹی اور مضبوط ہو جائے، پھر یہ اپنے تنے پر کھڑی ہو جائے جس سے کھیتی پالنے والا خوش ہو مگر حق کے انکاریوں کے لیے یہ باعث تکلیف بن جائے ۔ اللہ نے ایمان لانے والوں کے ساتھ اور اُن میں سے جنہوں نے اصلاحی کردار ادا کیے اُن کے ساتھ ، تحفظ دینے اور اجرِ عظیم عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ [29]"

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 104

سورۃ محمد [47]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

قرآن کی یہ سورۃ اپنے ادبی اسلوب میں مقابلتا ایک ہموار اور آسان بیانیے پر مشتمل ہے۔ یہ سازشیوں کواس کے معانی میں تحریف کرنے، بگاڑنے یا تبدیل کرنے کی بہت ہی کم گنجائش دیتی ہے۔ پھر بھی، جدید خطوط پر اسکا ایک زیادہ نمائندگی کرنے والا، مربوط اور شعوری تازہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو متن کی سچی روشنی پر مبنی ہو۔ خاص طور پر نوٹ فرمائیں کہ روایتی ترجمے میں آیت نمبر 4 میں جہاں "گردنیں کاٹ دینے" کا اور کُفّار کو جسمانی طور پر سختی سے باندھ لینے کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں تصحیح کرتے ہوئے اسکے متن کا خالص ادبی اسلوب میں متبادل شعوری ترجمہ پیش کر دیا گیا ہے۔

سورۃ محمد [47]

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّـهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (١) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (٢) ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّـهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ (٣) فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّـهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَـٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ (٤) سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ (٥) وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ (٦) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّـهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (٧) وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ (٨) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّـهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (٩) أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّـهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا (١٠) ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّـهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ (١١)

إِنَّ اللَّـهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ (١٢) وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ (١٣) أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم (١٤) مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ (١٥) وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّـهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ (١٦) وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ (١٧) فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ (١٨) فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا اللَّـهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ (١٩)

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ (٢٠) طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّـهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (٢١) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ (٢٢) أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّـهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (٢٣) أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (٢٤) إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ (٢٥) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّـهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ (٢٦) فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (٢٧) ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّـهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (٢٨) أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّـهُ أَضْغَانَهُمْ (٢٩)وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّـهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ (٣٠) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ (٣١) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّـهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّـهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ (٣٢) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (٣٣) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّـهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّـهُ لَهُمْ (٣٤) فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّـهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ (٣٥) إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ (٣٦) إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ (٣٧) هَا أَنتُمْ هَـٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّـهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم (٣٨)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ:

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال کو رائیگاں کر دیا **(1)** اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اُس چیز کو مان لیا جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے اور ہے وہ سراسر حق اُن کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں اُن سے دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا **(2)** یہ اس لیے کہ کفر کرنے والوں نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اُس حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے آیا ہے اِس طرح اللہ لوگوں کو اُن کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بتائے دیتا ہے **(3)** پس جب اِن کافروں سے تمہاری مڈ بھیڑ ہو تو پہلا کام گردنیں مارنا ہے، یہاں تک کہ جب تم ان کو اچھی طرح کچل دو تب قیدیوں کو مضبوط باندھو، اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کر لو، تا آنکہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے یہ ہے تمہارے کرنے کا کام اللہ چاہتا تو خود ہی اُن سے نمٹ لیتا، مگر (یہ طریقہ اُس نے اس لیے اختیار کیا ہے) تاکہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمائے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا **(4)** وہ ان کی رہنمائی فرمائے گا، ان کا حال درست کر دے گا **(5)** اور ان کو اس جنت میں داخل کرے گا جس سے وہ ان کو واقف کرا چکا ہے **(6)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا **(7)** رہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے، تو اُن کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو بھٹکا دیا ہے **(8)** کیونکہ انہوں نے اُس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے، لہٰذا اللہ نے اُن کے اعمال ضائع کر دیے **(9)** کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہ تھے کہ اُن لوگوں کا انجام دیکھتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ اللہ نے اُن کا سب کچھ اُن پر الٹ دیا، اور ایسے نتائج اِن کافروں کے لیے

مقدر ہیں **(10)** یہ اس لیے کہ ایمان لانے والوں کا حامی و ناصر اللہ ہے اور کافروں کا حامی و ناصر کوئی نہیں**(11)**
ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو اللہ اُن جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور کفر کرنے والے بس دنیا کی چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں، اور اُن کا آخری ٹھکانا جہنم ہے **(12)** اے نبیؐ، کتنی ہی بستیاں ایسی گزر چکی ہیں جو تمہاری اُس بستی سے بہت زیادہ زور آور تھیں جس نے تمہیں نکال دیا ہے اُنہیں ہم نے اِس طرح ہلاک کر دیا کہ کوئی ان کا بچانے والا نہ تھا **(13)** بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک صاف و صریح ہدایت پر ہو، وہ اُن لوگوں کی طرح ہو جائے جن کے لیے اُن کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کے پیرو بن گئے ہیں؟ **(14)** پرہیز گاروں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی نتھرے ہوئے پانی کی، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو گا، نہریں بہہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہوگی، نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی اُس میں اُن کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے رب کی طرف سے بخشش (کیا وہ شخص جس کے حصہ میں یہ جنت آنے والی ہے) اُن لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ دے گا؟ **(15)** اِن میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کر تمہاری بات سنتے ہیں اور پھر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو اُن لوگوں سے جنہیں علم کی نعمت بخشی گئی ہے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی اِنہوں نے کیا کہا تھا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ٹھپہ لگا دیا ہے اور یہ اپنی خواہشات کے پیرو بنے ہوئے ہیں **(16)** رہے وہ لوگ جنہوں نے ہدایت پائی ہے، اللہ اُن کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور انہیں اُن کے حصے کا تقویٰ عطا فرماتا ہے **(17)** اب کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک اِن پر آ جائے؟ اُس کی علامات تو آ چکی ہیں جب وہ خود آ جائے گی تو اِن کے لیے نصیحت قبول کرنے کا کونسا موقع باقی رہ جائے گا؟ **(18)** پس اے نبیؐ، خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، اور معافی مانگو اپنے قصور کے لیے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بھی اللہ تمہاری سرگرمیوں کو بھی جانتا ہے اور تمہارے ٹھکانے سے بھی واقف ہے**(19)**
جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی جاتی (جس میں جنگ کا حکم دیا جائے) مگر جب ایک محکم سورت نازل کر دی گئی جس میں جنگ کا ذکر تھا تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت چھا گئی ہو افسوس اُن کے حال پر) **(20)** اُن کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں مگر جب قطعی حکم دے دیا گیا اُس وقت وہ اللہ سے اپنے عہد میں سچے نکلتے تو انہی کے لئے اچھا تھا **(21)** اب کیا تم لوگوں سے اِس کے سوا کچھ اور توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے؟ **(22)** یہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرا بنا دیا **(23)** کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا، یا دلوں پر اُن کے قفل چڑھے ہوئے ہیں؟ **(24)** حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اُس سے پھر گئے اُن کے لیے شیطان نے اِس روش کو سہل بنا دیا ہے اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ اُن کے لیے دراز کر رکھا ہے **(25)** اِسی لیے انہوں نے اللہ کے نازل کردہ دین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری مانیں گے اللہ اُن کی یہ خفیہ باتیں خوب جانتا ہے **(26)** پھر اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور اِن کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے؟ **(27)** یہ اسی لیے تو ہوگا کہ انہوں نے اُس طریقے کی

پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرنے والا ہے اور اُس کی رضا کا راستہ اختیار کرنا پسند نہ کیا اِسی بنا پر اُس نے ان کے سب اعمال ضائع کر دیے **(28)** کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کے کھوٹ ظاہر نہیں کرے گا؟**(29)** ہم چاہیں تو انہیں تم کو آنکھوں سے دکھا دیں اور اُن کے چہروں سے تم ان کو پہچان لو مگر ان کے انداز کلام سے تو تم ان کو جان ہی لو گے اللہ تم سب کے اعمال سے خوب واقف ہے **(30)** ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں **(31)** جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اور رسول سے جھگڑا کیا جبکہ ان پر راہ راست واضح ہو چکی تھی، در حقیقت وہ اللہ کا کوئی نقصان بھی نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ ہی ان کا سب کیا کرایا غارت کر دے گا **(32)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کر لو **(33)** کفر کرنے والوں اور راہ خدا سے روکنے والوں اور مرتے دم تک کفر پر جمے رہنے والوں کو تو اللہ ہرگز معاف نہ کرے گا **(34)** پس تم بودے نہ بنو اور صلح کی درخواست نہ کرو تم ہی غالب رہنے والے ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو وہ ہرگز ضائع نہ کرے گا **(35)** یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے اگر تم ایمان رکھو اور تقویٰ کی روش پر چلتے رہو تو اللہ تمہارے اجر تم کو دے گا اور وہ تمہارے مال تم سے نہ مانگے گا **(36)** اگر کہیں وہ تمہارے مال تم سے مانگ لے اور سب کے سب تم سے طلب کر لے تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہارے کھوٹ ابھار لائے گا **(37)** دیکھو، تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اِس پر تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل کر رہے ہیں، حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ در حقیقت اپنے آپ ہی سے بخل کر رہا ہے اللہ تو غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے **(38)** **[مودودی]**

جدید ترین اور شفّاف علمی و شعوری ترجمہ

"وہ جنہوں نے جانتے بوجھتے حق کو جھٹلایا اور اللہ کے راستے میں رکاوٹیں ڈالیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام کارگذاریاں رائیگاں کر دیں [1]۔ اور وہ جواللہ پرایمان لے آئے اور اصلاحی/فلاحی کاموں میں لگ گئے، اور جو کچھ محمد پر نازل ہوا ہے اسے مان لیا کیونکہ وہ اِن کے پروردگار کی جانب سے آنے والا سچ تھا، اللہ نے ان کی کمزوریوں/کوتاہیوں کو دور کر دیا اوراُن کی اصلاح احوال کر دی [2]۔ یہ اس لیے کہ حق کو چھُپانے والوں نے باطل کی پیروی کی اور اہلِ ایمان نے اپنے پروردگار کی جانب سے آنے والے سچ کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ عوام الناس کے لیے اس طرح اُنہی کی مثالیں پیش کیا کرتا ہے [3]۔ پس اب اگر تم حق کا انکار کرنے والوں کا سامنا کرو تو نگرانی اور حفاظت کا ایک نظام قائم کر لیا کرو [فضرب الرقاب]، یہاں تک کہ تم انہیں زیر کر لو [اثخنتُمُوھم]؛ پھر اُن کے گرد سخت شرائط کی پابندیاں لگا دو [شُدّو الوثاق]، لیکن بعد ازاں، مہربانی و احسان کا طرزِ عمل اختیار کرو [منّا بعدُ] یا فدیہ نافذ کر دو تاکہ جنگ خود اپنے بوجھ اُٹھا لے، یعنی اختتام کو پہنچ جائے - یہی مناسب طریقہ ہے، لیکن اگر اللہ چاہتا تو وہ اُن سے خود ہی انتقام لے لیتا، لیکن اُس کا طریقہ یہ ہے کہ تم ہی میں سے بعض کو بعض دیگر کے ذریعے آزمائش میں ڈال کر امتحان لیتا ہے، اور اس طرح جو لوگ اللہ کی راہ میں مار دیے جاتے ہیں تو اللہ اُن کی کارگذاریوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا [4]۔ وہ یقینا انہیں راہنمائی عطا کرے گا اور کی اصلاح احوال فرما دے گا [5]، اور انہیں اُس امن و عافیت کی زندگی [الجنۃ] میں داخل کر دے گا جس سے وہ انہیں روشناس کرا چکا ہے [6]۔

اے اہلِ ایمان، اگر تم اللہ تعالیٰ کے مقصد کی تکمیل میں اُس کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری اعانت فرمائے گا اور تمہارے قدموں کو اثبات عطا کرے گا [7]۔ اور وہ جنہوں نے حق کا انکار کیا اُن کے لیے تباہی ہے کیونکہ اللہ اُن کی تمام کارکردگی کو ضائع کر دے گا [8]، اور یہ اس لیے ہوگا کہ وہ اللہ کے نازل کردہ سے نفرت کرتے تھے، پس اللہ نے اُن کی کارگذاریاں ضائع کر دیں [9]۔ کیا ایسے لوگ زمین پر سیر و سیاحت نہیں کرتے کہ اس پر غور کرسکیں کہ اُن سے ما قبل کی قوموں کا انجام کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ کے قانون نے انہیں کچل کر دکھ دیا، اور حق کا انکار کرنے والوں کے لیے اُن کی مثالیں موجود ہیں [10]۔ اور ایسا اس لیے ہے کہ اہلِ ایمان کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے جب کہ حق کا انکار کرنے والوں کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہے [11]۔ بیشک جو لوگ اہلِ ایمان ہوئے اور معاشرے میں اصلاحی کارگذاری دکھائی، اللہ تعالیٰ انہیں ایسی امن و عافیت کی زندگیوں میں داخل فرمائے گا جن کے تحت ہر چیز کی فراوانیاں میسر ہوں گی۔ اور حق سے انکاریوں کے لیے، جو زندگی سے مستفید ہو رہے ہیں اور مویشیوں کی مانند کھا پی رہے ہیں، محرومیوں کی آگ مستقل ٹھکانہ ہوگی [12]۔ اور ایسی کتنی ہی بستیاں تھی جو قوت میں تمہاری اس بستی سے کہیں بڑھ کر تھیں جنہوں نے تمہیں نکال باہر کیا ہے، جنہیں ہم نے اس طرح تباہ و برباد کیا کہ اُن کا کوئی مددگار نہیں [13]۔ فلھٰذا، کیا وہ جو اپنے پروردگار کی جانب سے واضح شہادتوں/دلائل پر قائم ہوں وہ اُن کی مانند ہو سکتے ہیں جن کی بداعمالیاں اُنہیں خوبصورت لگتی ہوں اور وہ اپنی ہی خواہشات کی پیروی میں لگے رہتے ہوں؟ [14]۔
وہ امن و عافیت کی زندگی جس کا پرہیزگاروں کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اُس کی مثال یوں سمجھ لو کہ جیسے اُس میں بہتے ہوئے مُصفّا پانیوں کی فروانی ہو، جیسے دودھ کی نہریں بہتی ہوں جس کا ذائقہ کبھی تبدیل نہ ہو، اور مستی طاری کر دینے والے ایسے مشروب کی نہریں بہتی ہوں جن کا پینے والوں کے لیے خوش کُن ذائقہ ہو، اور جہاں خالص شہد بھی فراوانی کے ساتھ میسر ہو۔ اور وہاں اُن کے لیے ہر قسم کے انعامات اور ان کے پروردگار کی جانب سے سامانِ تحفظ میسر ہو۔ کیا پھر ان لوگوں کا موازنہ اُن کے ساتھ ہو سکتا ہے جنہوں نے ہمیشہ محرومیوں/پچھتاووں کی آگ میں رہنا ہو اور جنہیں پیاس بجھانے کے لیے مایوسیوں کا کھولتا ہوا پانی دیا جائے جس سے اُن کی آنتیں کٹ کر رہ جائیں [15]۔
اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تمہیں سننے کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے باہر جاتے ہیں تو علم والوں سے پوچھتے ہیں کہ ابھی اُس نے کیا کہا تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اذہان کو اللہ نے بند کر دیا ہے، کیونکہ یہ اپنی خواہشات کے غلام ہیں [16]۔ اور وہ جنہوں نے ہدایت پانے کا بندوبست کر لیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت میں اضافہ فرماتا رہتا ہے اور انہیں تقویٰ شعاری عطا کرتا ہے [17]۔ فلھٰذا یہ لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں سوائے اس فیصلے کی گھڑی کا جو ان پر اچانک وارد ہونے والی ہے؛ اور جس کے اشارے تو بہر حال آ چکے ہیں۔ پس جب اُن کا حساب سامنے آ جائے گا تو اُن کے لیے کیا موقع باقی رہ جائے گا [18]۔ پس تم خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی صاحبِ اختیار نہیں ہے، اس لیے اُس سے اپنی خطاوں کی معافی طلب کرو اور مومن افراد [للمومنین] اور مومن جماعتوں کے لیے بھی [ولِلمومِنات]۔ کیونکہ اللہ تمہاری تمام نقل و حرکت [مُتقلّبکُم] کو بھی جانتا ہے اور تمہارے ٹھکانوں یا مقاصد کو بھی [مثواکُم] [19]۔
اور اہل ایمان پوچھتے ہیں کہ اس معاملے میں کوئی سورت نازل کیوں نہ ہوئی۔ تاہم جب ایک واضح سورت نازل ہو گئی اور اُس میں جنگ کا ذکر بھی کر دیا گیا تو تُم بیمار ذہن والوں کو دیکھوگے کہ جیسے اُن کو موت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو؛ لیکن زیادہ قابلِ ترجیح اُن کے لیے یہی ہوگا کہ [20] اطاعت کا راستہ اختیار کریں اور اُس کے مطابق قابلِ قبول گفتگو کریں۔ اور جب ایک فیصلہ کرلیا گیا ہو تو جو بھی اللہ کے فرمان کو سچا کر دکھائیں گے تو وہ اُن کی بہتری کے لیے ہوگا [21]۔ کیا تمہاری یہ خواہش نہ تھی کہ اگر تمہیں اختیار مل جاتا تو تم زمین پر فساد مچاتے اور اپنے نسلی تعلقات کو قطع کر دیتے؟ [22] ایسے لوگ تو وہ ہوتے ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جنہیں اُس نے

گونگا کر دیا ہے اور جن کی بصیرت کو اندھا کر دیا ہے [23]۔ کیا یہ پھر اس قرآن میں تدبر نہیں کرتے؛ کیا ان کے اذہان پر ان کے اپنے ہی قفل لگ گئے ہیں [23]۔ بے شک وہ جنہوں نے ہدایت کے واضح ہو کر اُن تک پہنچ جانے کے بعد اُس سے پیٹھ موڑ لی ہے، انہیں سرکشی کی جبلتوں نے اس طرف اُکسا دیا ہے اور انہیں اطمینان بخش دیا ہے [25]۔ اور یہ اس لیے ہوا ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ دین سے نفرت کرنے والوں سے کہا کرتے تھے کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کی ان خفیہ سازشوں کو خوب جانتا ہے [26]۔ فلھٰذا انہیں کیسا لگے گا جب فطرت کی قوتیں اُن کے چہروں اور پُشتوں پر ضربیں لگاتے ہوئے اُنہیں موت تک پہنچا دیں گی ؟ [27] ۔ اور یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے اُس راہ کا اتباع کیا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اُس کی رضا سے منہ موڑا، پس اللہ نے اُن کی تمام کارگذاریوں کو ضائع کر دیا [28]۔ کیا ان ذہنی طور پر بیمار لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ اُن کے بُغض کو ظاہر نہ کرے گا؟[29] اور اگر یہ ہماری منشاء ہوتی تو ہم ان سب کو تمہرے سامنے اس طرح عیاں کر دیتےکہ تم انہیں ان کی ظاہری نشانیوں سے پہچان لیتے؛ اور تم انہیں ان کے اندازِ گفتگو سے یقینا جان لو گے، اوراللہ تمہاری کارگذاریوں سے پوری طرح آگاہ رہتا ہے [30]۔
اور یہ بھی لازم ہے کہ ہم تمہیں امتحانات سے گذاریں گے [ولنبلُونّکُم] تاکہ ہم یہ جان سکیں کہ تم میں سےکون جدوجہد کرتا ہے اور استقامت سے کام لیتا ہے، اور پھر ہم تمہارے علم و آگاہی کا تجزیہ کریں گے [31]۔ بے شک وہ جنہوں نے حق کا انکار کیا اور اللہ کے بتائے ہوئے راستے میں رکاوٹیں ڈال دیں، اور رسول کے لیے مشکلات پیدا کیں جب کہ ہدایت ان پر واضح کر دی گئی تھی، وہ کبھی اللہ تعالیٰ کو کسی بھی شکل میں نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور وہ ان کی تمام کارگذاریاں ضائع قرار دے دے گا [32]۔ آے اہلِ ایمان، اللہ کی اور رسول کی تابع فرمانی کرو اور اپنی کارگذاریوں کو ضائع نہ ہونے دو [33]۔ یقینا جنہوں نے حق کا انکار کیا اور اللہ کی راہ میں روڑے اٹکائے اور پھر اسس طرح مر گئے کہ حالتِ کفر میں تھے، اللہ انہیں کبھی معاف کرنے والا نہیں ہے [34]۔ فلھٰذا، اللہ کی طرف دعوت دیتے ہوئے کبھی خود کو کمزور محسوس نہ کرو کیونکہ تمہی سب سے بہتر ہو، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہاری کارگذاریاں ضائع نہیں ہونے دے گا [35]۔
درحقیقت، یہ دنیا کی زندگی تو ایک کردار کی ادائیگی [لعب] کا نام ہے اور ایک خُوش کُن اور غیر شعوری انحراف [لہو]۔ اس لیے اگرتم اس کے دوران صاحبِ ایمان رہو گے اور پرہیزگاری سے کام لو گے تو اللہ تمہیں اس کا معاوضہ عطا کرے گا اور تم سے تمہارے اموال کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔[36] اگر وہ تم سے ایسا مطالبہ کرتا اور تم پر دباو ڈالتا، تو تم ایک بخیل کا رویہ اپنا لیتے اور اس طرح وہ تماری تنگ دلی کو نمایاں کرنے کا سبب بن جاتا [37]۔ یہ دیکھو کہ تم وہ ہوکہ جنہیں اللہ کی راہ میں رضاکارانہ طور پرخرچ کرنے کی طرف بلایا جا رہا ہے، اور پھربھی تم میں سے کچھ ہیں جو بخل کر رہے ہیں۔ سو جو بھی بُخل سے کام لے گا وہ دراصل اپنے نفس کے ساتھ بُخل کرے گا، کیونکہ اللہ تو غرض سے بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو۔ پس اگر تم اللہ کی طرف سے مونہہ موڑ لو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا جو تمہاری مانند نہیں ہوں گے [38]۔ "

اہم الفاظ کے مستند معانی:

Ra-Qaf-Ba: ر ق ب = to guard, observe, watch, respect, regard, wait for, tie by the neck, warn, fear, control. raqib - guard, observer, watcher. yataraqqab - observing, awaiting, looking about, watching. riqab - neck, slave, captive of war, captive who has contracted with his master or custodian for his freedom thus the expression firriqab would mean in the ransoming of slaves or captives, its sing. is raqabah. murtaqib - one who guards etc.

Tha-Kh-Nun : ث خ ن= to be thick, become coarse, stiff, subdue thoroughly, have a regular fighting, cause much slaughter, have a triumphant war, to render/inflict, to be made heavy with something or prone. athkhana - to do something great, make much slaughter, overcome, battle strenuously.

Shiin-Dal-Dal: ش د د = to bind tightly, strap, strengthen firmly, run, establish, make firm, hard, strong, be advanced (day), be intense. ushdud - harden, strengthen. shadiid (pl. shidaad & ashidda'u - great, firm, strict, vehement, strong, violent, severe, mighty, terrible, stern, grievous, miserly, niggardly. (adj. of the forms fa'iil and fiaal are used indifferently for both m. and f.): ashuddun: age of full strength, maturity. ishtadda (vb. 8) - to act with violence, become hard.

Waw-Tha-Qaf : و ث ق = to place trust in any one, rely upon, bind.

Uthiqu (impf. 3rd. p. m. sing. vb. IV): Shall bind, binds.
Wathaaq: bond, fetter.
Mauthiqan: (v. acc.): compact bond, solemn pledge, undertaking of solemn oath.
Mithaaq (n. ints.): bond, treaty, covenant.
Wuthqaa (ints. f.): firm, strong.
Waathaqa (prf. 3rd. p. m. sing. vb. III): he entered into a compact/treaty. He has bound.

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر105

سورۃ الاحقاف [46]

خالص علمی و عقلی بنیاد پر شفّاف ترجمہ

پیش لفظ

الاحقاف، جو اس سورۃ کا عنوان ہے، قومِ عاد کا ایک تاریخی حوالہ دیتا ہے جو حجاز ہی کے قرب و جوار کے علاقے میں گذری ہے اوراُسکا یہ حوالہ اُس کی مخصوص جغرافیائی اور طبعی صفت رکھنے والے مسکن کی بنا پر دیا گیا ہے جو کہ بل کھاتے ہوئے ریت کے ٹیلوں یا پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا۔ کافی آیات قومِ عاد اور اُن کے تباہ کُن انجام کے بارے میں وقف کی گئی ہیں۔ یہ سورۃ اُن تمام انسانوں کو تنقید کا نشانہ بھی بناتی ہے جو قرآن کی عطا کردہ عالمی اقدار کو ترک کرتے ہوئے انسانی گھڑے ہوئے تخریبی نظریات کی پیروی کرتے ہیں، اور ایسے لوگوں کا دردناک انجام بھی سامنے لایا گیا ہے۔ تاریخ کے ایک اور حوالے سے سابقہ زمانے میں نازل ہونے والے موسیٰ کے صحیفے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایسے انسانوں کو خوشخبری بھی دی گئ ہے جو اللہ کے فرمودہ راستے پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے ہیں۔ والدین کے ساتھ احترام کے سلوک پر زور دیا گیا ہے اور جو بھی انسان سابقہ قوموں کے حوالے سے اس انسانی قدر کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے گئے ہیں ان پر ملامت کی گئی ہے۔ کچھ متن "جِنوں" کے ایک گروپ سے متعلق بھی ذکر کرتا ہے اور زمین اور آسمانوں کی تخلیق کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ تمام مبہم روایتی انداز کے، یا پھر دیومالائی نوعیت کے، وضاحتی بیانات کی اصلاح کرتے ہوئے متون کو ایک خالص علمی اور عقلی ماحول میں از سرِ نو ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ سابقہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ بھی موازنے کے لیے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے۔

سورۃ الاحقاف [46]

حم (١) تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّـهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ (٢) مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ (٣) قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّـهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۖ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِّن قَبْلِ هَـٰذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (٤) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّـهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ (٥) وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ (٦) وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَـٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (٧) أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّـهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (٨) قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (٩) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّـهِ وَكَفَرْتُم بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّـهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الظَّالِمِينَ (١٠) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ (١١) وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ (١٢) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّـهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (١٣) أُولَـٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (١٤) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (١٥) أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ (١٦) وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّـهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّـهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (١٧) أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ (١٨) وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ (١٩) وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ (٢٠) وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّـهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (٢١) قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٢٢) قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّـهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَـٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ (٢٣) فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ (٢٤) تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ (٢٥) وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّـهِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (٢٦) وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٢٧) فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّـهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (٢٨) وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ (٢٩) قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ (٣٠) يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّـهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (٣١) وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّـهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۚ أُولَـٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (٣٢) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّـهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٣٣) وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ (٣٤) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ (٣٥)

مروجہ روایتی تراجم کا ایک نمونہ

ح م (1) اِس کتاب کا نزول اللہ زبردست اور دانا کی طرف سے ہے (2) ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور اُن ساری چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں برحق، اور ایک مدت خاص کے تعین کے ساتھ پیدا کیا

ہے مگر یہ کافر لوگ اُس حقیقت سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس سے ان کو خبردار کیا گیا ہے **(3)** اے نبیؐ، اِن سے کہو، "کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا بھی کہ وہ ہستیاں ہیں کیا جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے، یا آسمانوں کی تخلیق و تدبیر میں ان کا کیا حصہ ہے اِس سے پہلے آئی ہوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ (اِن عقائد کے ثبوت میں) تمہارے پاس ہو تو وہی لے آؤ اگر تم سچے ہو **(4)** "آخر اُس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اِس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے اُن کو پکار رہے ہیں**(5)** اور جب تمام انسان جمع کیے جائیں گے اُس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے **(6)** اِن لوگوں کو جب ہماری صاف صاف آیات سنائی جاتی ہیں اور حق اِن کے سامنے آ جاتا ہے تو یہ کافر لوگ اُس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے **(7)** کیا اُن کا کہنا یہ ہے کہ رسول نے اِسے خود گھڑ لیا ہے؟ ان سے کہو، "اگر میں نے اِسے خود گھڑ لیا ہے تو تم مجھے خدا کی پکڑ سے کچھ بھی نہ بچا سکو گے، جو باتیں تم بناتے ہو اللہ ان کو خوب جانتا ہے، میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہی دینے کے لیے کافی ہے، اور وہ بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے **(8)** "اِن سے کہو، "میں کوئی نرالا رسول تو نہیں ہوں، میں نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا، میں تو صرف اُس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں ایک صاف صاف خبردار کر دینے والے کے سوا اور کچھ نہیں ہوں **(9)** "اے نبیؐ، ان سے کہو "کبھی تم نے سوچا بھی کہ اگر یہ کلام اللہ ہی کی طرف سے ہوا اور تم نے اِس کا انکار کر دیا (تو تمہارا کیا انجام ہوگا)؟ اور اِس جیسے ایک کلام پر تو بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت بھی دے چکا ہے وہ ایمان لے آیا اور تم اپنے گھمنڈ میں پڑے رہے ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا **(10)** "جن لوگوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے وہ ایمان لانے والوں کے متعلق کہتے ہیں کہ اگر اس کتاب کو مان لینا کوئی اچھا کام ہوتا تو یہ لوگ اس معاملے میں ہم سے سبقت نہ لے جا سکتے تھے چونکہ اِنہوں نے اُس سے ہدایت نہ پائی اس لیے اب یہ ضرور کہیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے **(11)** حالانکہ اِس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب رہنما اور رحمت بن کر آ چکی ہے، اور یہ کتاب اُس کی تصدیق کرنے والی زبان عربی میں آئی ہے تاکہ ظالموں کو متنبہ کر دے اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو بشارت دے دے **(12)** یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اُس پر جم گئے، اُن کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے **(13)** ایسے سب لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے اُن اعمال کے بدلے جو وہ دنیا میں کرتے رہے ہیں**(14)** ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک بر تاؤ کرے اُس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا، اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا "اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ میں تیری اُن نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائیں، اور ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد کو بھی نیک بنا کر مجھے سُکھ دے، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور تابع فرمان (مسلم) بندوں میں سے ہوں **(15)** "اِس طرح کے لوگوں سے ہم اُن کے بہترین اعمال کو قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کر جاتے ہیں یہ جنتی لوگوں میں شامل ہوں گے اُس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے **(16)** اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا

"اُف، تنگ کر دیا تم نے، کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد پھر قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں (اُن میں سے تو کوئی اٹھ کر نہ آیا)" ماں اور باپ اللہ کی دوہائی دے کر کہتے ہیں "ارے بدنصیب، مان جا، اللہ کا وعدہ سچا ہے" مگر وہ کہتا ہے "یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں **(17)** "یہ وہ لوگ ہیں جن پر عذاب کا فیصلہ چسپاں ہو چکا ہے اِن سے پہلے جنوں اور انسانوں کے جو ٹولے (اِسی قماش کے) ہو گزرے ہیں اُنہی میں یہ بھی جا شامل ہوں گے بے شک یہ گھاٹے میں رہ جانے والے لوگ ہیں **(18)** دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کے درجے ان کے اعمال کے لحاظ سے ہیں تاکہ اللہ ان کے کیے کا پورا پورا بدلہ ان کو دے ان پر ظلم ہرگز نہ کیا جائے گا **(19)** پھر جب یہ کافر آگ کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: "تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان کا لطف تم نے اٹھا لیا، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں اُن کی پاداش میں آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا**(20)** " ذرا اِنہیں عاد کے بھائی (ہودؑ) کا قصہ سناؤ جبکہ اُس نے احقاف میں اپنی قوم کو خبردار کیا تھا اور ایسے خبردار کرنے والے اُس سے پہلے بھی گزر چکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے کہ "اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، مجھے تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا اندیشہ ہے **(21)** "انہوں نے کہا "کیا تو اِس لیے آیا ہے کہ ہمیں بہکا کر ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دے؟ اچھا تو لے آ اپنا وہ عذاب جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے اگر واقعی تو سچا ہے **(22)** "اُس نے کہا کہ "اِس کا علم تو اللہ کو ہے، میں صرف وہ پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو **(23)** "پھر جب انہوں نے اُس عذاب کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے "یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کر دے گا" "نہیں، بلکہ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے یہ ہوا کا طوفان ہے جس میں دردناک عذاب چلا آ رہا ہے **(24)** اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر ڈالے گا" آخرکار اُن کا حال یہ ہوا کہ اُن کے رہنے کی جگہوں کے سوا وہاں کچھ نظر نہ آتا تھا اِس طرح ہم مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں **(25)** اُن کو ہم نے وہ کچھ دیا تھا جو تم لوگوں کو نہیں دیا ہے اُن کو ہم نے کان، آنکھیں اور دل، سب کچھ دے رکھے تھے، مگر نہ وہ کان اُن کے کسی کام آئے، نہ آنکھیں، نہ دل، کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، اور اُسی چیز کے پھیر میں وہ آ گئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے **(26)** تمہارے گرد و پیش کے علاقوں میں بہت سی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں ہم نے اپنی آیات بھیج کر بار بار طرح طرح سے اُن کو سمجھایا، شاید کہ وہ باز آ جائیں **(27)** پھر کیوں نہ اُن ہستیوں نے اُن کی مدد کی جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا؟ بلکہ وہ تو ان سے کھوئے گئے، اور یہ تھا اُن کے جھوٹ اور اُن بناوٹی عقیدوں کا انجام جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے) **(28)** اور وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے) جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف لے آئے تھے تاکہ قرآن سنیں جب وہ اُس جگہ پہنچے (جہاں تم قرآن پڑھ رہے تھے) تو انہوں نے آپس میں کہا خاموش ہو جاؤ پھر جب وہ پڑھا جا چکا تو وہ خبردار کرنے والے بن کر اپنی قوم کی طرف پلٹے **(29)** انہوں نے جا کر کہا، "اے ہماری قوم کے لوگو، ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے، تصدیق کرنے والی ہے اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتابوں کی، رہنمائی کرتی ہے حق اور راہ راست کی طرف **(30)** اے ہماری قوم کے لوگو، اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو اور اس پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا

اور تمہیں عذاب الیم سے بچا دے گا (31) "اور جو کوئی اللہ کے داعی کی بات نہ مانے وہ نہ زمین میں خود کوئی بل بوتا رکھتا ہے کہ اللہ کو زچ کر دے، اور نہ اس کے کوئی ایسے حامی و سرپرست ہیں کہ اللہ سے اس کو بچا لیں ایسے لوگ کھلی گمراہی میں پڑ ے ہوئے ہیں (32) اور کیا اِن لوگوں کو یہ سجھائی نہیں دیتا کہ جس خدا نے یہ زمین اور آسمان پیدا کیے ہیں اور ان کو بناتے ہوئے جو نہ تھکا، وہ ضرور اس پر قادر ہے کہ مُردوں کو جلا اٹھائے؟ کیوں نہیں، یقیناً وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے (33) جس روز یہ کافر آگ کے سامنے لائے جائیں گے، اُس وقت اِن سے پوچھا جائے گا "کیا یہ حق نہیں ہے؟" یہ کہیں گے "ہاں، ہمارے رب کی قسم (یہ واقعی حق ہے)" اللہ فرمائے گا، "اچھا تو اب عذاب کا مزا چکھو اپنے اُس انکار کی پاداش میں جو تم کرتے رہے تھے (34) "پس اے نبیؐ، صبر کرو جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے، اور ان کے معاملہ میں جلدی نہ کرو جس روز یہ لوگ اُس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا اِنہیں خوف دلایا جا رہا ہے تو اِنہیں یوں معلوم ہو گا کہ جیسے دنیا میں دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے تھے بات پہنچا دی گئی، اب کیا نافرمان لوگوں کے سوا اور کوئی ہلاک ہو گا؟(35)

جدید ترین شفّاف علمی و عقلی ترجمہ

"پریشان اور بے تابی سے تلاش میں منہمک اذہان کے لیے حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے [حم – نیچے "فوٹ نوٹ" دیکھیے][1]۔ یہ اللہ کی جانب سے جو صاحبِ قوت وحکمت ہے، ایک کتاب یا الہامی قوانین کا نزول ہے [2]۔ ہم نے کائناتی کروں اور سیارہ زمین کو اور جو کچھ کہ ان کے درمیان موجود ہے ایک حقیقت کے سوا کسی اور حیثیت میں تخلیق نہیں کیا ہے اور ان سب کے لیے ایک مخصوص مدت متعین ہے [اجل مسمّیٰ]، البتہ جو حق کا انکار کرنے والے ہیں وہ اُس طرف سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس کے بارے میں انہیں پیش آگاہ کیا جا چکا ہے [3]۔ ان سے پوچھو: "کیا تم نے اُن چیزوں پر کبھی غور کیا ہے جن کی طرف، اللہ کو چھوڑ کر، تم لوگوں کو دعوت دیتے ہو؟ مجھے دکھاءو کہ انہوں نے زمین پر کیا تخلیق کیا ہے؟ کیا کائناتی اجسام کی تخلیق میں اُن کا بھی حصہ ہے؟ کیا تم میرے پاس اس کی مطابقت میں کوئی تحریر یا حکم نامہ لا سکتے ہو یا اُس کے علم میں سے کوئی آثار و باقیات لا سکتے ہو اگر تم اپنے موقف میں سچے ہو؟"[4] اور اُس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارے جو آخری مرحلے کے قیام کے وقت تک [الیٰ یوم القیامۃ] اُس کو جواب ہی نہ دے سکیں؛ اور پھر اس کے بعد بھی اُن کی پکار سے غافل ہی رہیں [5]۔ اور پھر جب تمام انسانوں کو جمع کیا جائے گا [حُشِر النّاس] تو یہی اُن کے مخالف ثابت ہوں گے اور اُن کی بندگی اور تابع فرمانی سے منکر ہو جائیں گے [6]۔ تاہم جب سچائی سے انکار کرنے والوں کو ہمارے واضح پیغامات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو یہ اُس سچ کو جو ان کے سامنے آتا ہے ایک کھلا دھوکا [سحر مبین] قرار دیتے ہیں [7]۔ یا پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ اِس نے اختراع کیا ہے۔ انہیں بتا دو کہ اگر یہ میں نے اختراع کیا ہے، تو پھر تمہارے قبضے میں بھی توکوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو اللہ کے مقابلے میں میری مدد کو آ سکے؛ وہ جانتا ہے کہ تمہارے اندرون میں کیا بھرا ہوا ہے؛ تمہارے اور میرے معاملے میں وہ ایک گواہ کے طور پر کافی ہے، اور وہی تحفظ اور رحمت کا عطا کرنے والا ہے [8]۔ انہیں بتا دو کہ میں اُس ذاتِ پاک کے پیغمبروں میں پہلا نہیں ہوں، اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ میرے ساتھ یا تمہارے معاملے میں کیا سلوک کرے گا؛ میں تو بس اُس کی تعمیل کرتا

ہوں جو وہ مجھے وحی کر دیتا ہے اور میں ایک فصیح البیان پیش آگاہی کرنے والے [نذیر مبین] کے سوا کچھ نہیں ہوں [9]۔ کہدو کہ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر یہ سب کچھ واقعی اللہ کی جانب سے ہو اورتم پھر بھی اسے مسترد کرتے رہو – اگرچہ کہ بنو اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اِس کی مثل ایک الہامی حکم نامے کی تصدیق کی تھی اور وہ اس پر ایمان بھی لے آیا تھا – جبکہ تم پھر بھی اس پر غرور و نخوت ظاہر کرتے رہو [استکبرتُم]، تو پھر، اللہ تعالیٰ یقینا استحصالی جماعتوں کو[قوم الظالمین} راہنمائی نہیں دیا کرتا [10]۔ اور انکار کرنے والوں نے اہلِ ایمان سے یہ بھی کہا کہ اگر اس پیغام میں کوئی فلاح ہوتی، تو وہ دوسرے اسے قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہیں لے جا سکتے تھے۔ اور جب وہ اس سے راہنمائی لینے سے بالکل انکاری ہو جاتے ہیں تو کہ دیا کرتے ہیں کہ یہ تو فقط ایک قدیمی جھوٹ ہے [11]۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب موجود تھی، جو کہ رہنمائی کرنے والی اور رحمت تھی؛ اور پھر یہ کتاب آئی جو ایک فصیح و بلیغ زبان میں اُس کی تصدیق کرتی ہے تاکہ انہیں پیش آگاہ کر دیا جائے جنہوں نے انسانوں کا استحصال کیا ہوا ہے، اور یہ اچھائیاں کرنے والوں کے لیے ایک خوشخبری ہے [12]۔ بیشک وہ جنہوں نے تسلیم کیا کہ اُن کا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے، پھر اس پر ڈٹ گئے، تو ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ ہوں گے [13]۔ یہی وہ امن و عافیت کی زندگی کے مستحق ہیں [اصحابُ الجنّۃ] جو وہاں ہمیشہ رہیں گے اور یہ اُن کی کارگزاریوں کا انعام ہو گا [14]۔

نیز ہم نے انسان کو نصیحت کر دی ہے اپنے والدین سے حسنِ سلوک کی۔ اُس کی ماں نے اُس کا مشقت کے ساتھ بوجھ اُٹھایا ، پھر مشقت کے ساتھ اُسے پیدا کیا، اور اُس کا حمل اور اُس کا ماں پر مکمل انحصار 30 ماہ کی مدت تک قائم رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور پھر 40 سال کی عمر تک پہنچا تو کہا کہ اے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری عنایات کا شکر ادا کروں جن سے تُو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا، اور یہ کہ میں فلاحی کام کرتا رہوں اور میرے حق میں میری اولاد کو بھی سیدھا راستہ دکھا دے۔ میں تجھ سے ہی رجوع کرتا ہوں اور بیشک میں تیرے آگے جھکنے اور تابع فرمانی کرنے والوں میں شامل ہوں [15]۔ فلھٰذا امن و تحفظ کی زندگی کے مستحقین میں یہ ہی وہ لوگ ہیں جن کی جانب سے اچھی کارگذاریاں ہم قبول کرلیتے ہیں اور ان کی زیادتیوں کو ہم نظر انداز کر دیتے ہیں، اُس وعدے کو وفا کرنے کے لیے جو اُن کے ساتھ کیا گیا تھا [16]۔ اور دوسری طرف وہ ہے جس نے اپنے والدین پر ناگواری کا اظہار کیا اور کہا کہ کیا تم دونوں مجھے ایسا وعدہ دکھاتے ہو کہ میں مر کر پھر واپس لے آیا جاوں گا جبکہ مجھ سے قبل بہت سی نسلیں ایسا کیے بغیر گذر چکی ہیں ۔ جس پر وہ دونوں دہائی دیتے ہیں کہ تُو اس پر ایمان لے آ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔ جس پر وہ کہے گا کہ یہ سب سوائے اگلے وقتوں کی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے [17]۔ تم سے قبل گذری ہوئی قوموں میں سے جن میں طاقتور اور عام انسان شامل ہیں، یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن پر اللہ کا قول صادق آتا ہے اور جن پرسزا نافذ ہو جاتی ہے۔ بیشک یہ وہ ہیں جو سراسر نقصان میں رہتے ہیں [18]۔ دراصل ہر ایک کے لیے درجات اُن کی کارگزاریوں کی بنا پر متعین کیے جاتے ہیں، اور وہ اُن کی کارگذاریوں کا پورا بدلہ دیتا ہے اور اُن کے ساتھ کوئی حق تلفی نہیں کی جاتی [19]۔ اور جب وہ وقت آئے گا کہ انکاریوں کو آگ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم نے اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیاوی زندگی ہی میں خرچ کر دیں اور ان کا خوب

لُطف اُٹھا لیا، اس لیے آج زمین پر اپنی بلا جواز فرعونیت اور اپنے مجرمانہ کردار کے بدلے میں ذلت کا عذاب بھگتو گے [20]۔

اور قومِ عاد کے اُس بھائی کا ذکر بھی یاد کرو جب اُس نے بل کھاتے ہوئے طویل ریتلے ٹیلوں میں بسنے والی [بالاحقاف] اپنی قوم کو پیش آگاہ کیا، جب کہ خبردار کرنے والے اس سے پہلے بھی گذر چکے تھے اور اُس کے بعد بھی آتے رہے، کہ تم اللہ کے سوا کسی کے تابع فرمانی/بندگی نہ کرو۔ میں تم پر آنے والے عظیم مرحلے کے عذاب [عذاب یوم عظیم] سے خائف ہوں۔[21] انہوں نے کہا کہ کیا تُو ہمارے پاس ہمیں ہمارے خداوں سے برگشتہ کرنے آیا ہے؟ تو پھر ہم پر وہ چیز لے آ جس سے تو ہمیں خوفزدہ کرتا ہے، اگر تو سچا ہے {۲۲}۔ اُس نے کہا کہ اس کے آنے کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور میں تو تم تک وہ پہنچاتا ہوں جو مجھے بھیجا گیا ہے، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک جہلا کی قوم ہو [23]۔ پھر جب انہوں نے اپنی شامت کو گھرے بادلوں کی مانند اپنی وادیوں کی جانب آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو وہ بادل ہے جو ہمارے لیے خوشیوں کی بارش کر دے گا۔ لیکن یہ تو وہ تھا جس کے لے آنے کیلیے تم لوگ عجلت کرتے تھے، ایک ایسا طوفان [ریح]جس کے اندر دردناک سزا چھُپی تھی [24]۔ اُس نے اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو کچل کر رکھ دیا [تُدمّرُ] اور انہیں اس حالت میں چھوڑا [فاصبحوا] کہ سوائے اُن کے گھروں کے اور کچھ بھی نظر نہ آتا تھا۔ ہم اس طریقے سے مجرم قوموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں [25]۔ حالانکہ ہم نے انہیں اُس علاقے میں اس طرح اقتدار دیا تھا جو تم کو نہیں دیا ہے، اور ہم نے ان کو سماعت، بصیرت اور ذہنی صلاحیتیں سب کچھ دے رکھا تھا، لیکن اُن کی سماعتوں، بصیرتوں اور ذہنی صلاحیتوں نے اُن کو کچھ فائدہ نہیں دیا کیونکہ وہ اللہ کی نشانیوں/کلام کے ساتھ متحارب تھے اور وہ اُسی کی لپیٹ میں آ گئے جس کا کہ وہ مذاق اُڑاتے تھے [یستھزئون] [26]۔ اور ہم نے ایسی کئی بستیوں کو تباہ کیا ہے جو تمہارے گرد و نواح میں تھیں اور ہم نے ان کے لیے بھی بار بار نشانیاں/پیغام بھیجے تاکہ وہ اپنی سابقہ کیفیت کی طرف لوٹ سکیں [27]۔ فلھٰذا ، جنہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر قربِ الٰہی کا ذریعہ بنا لیا تھا وہ اِن لوگوں کی مدد کیوں نہ کر سکے؟ بلکہ وہ تو اُن کی ذمہ داری لینے سے منکرہی ہوگئے۔ اور یہ تھا اُن کا جھوٹ اور جو کچھ کہ وہ الزام تراشی کیا کرتے تھے [28]۔

اور یاد کرو وہ واقعہ جب ہم نے قوتوں کے حامل، پسِ پردہ رہنے والوں کے ایک گروہ [نفرا من الجِنّ] کو تمہاری طرف پھیر دیا تھا کہ وہ قرآن کو سننے کا اہتمام کریں۔ پس جب وہ اُس کام کے لیے حاضری میں تھے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ خاموش ہو کر سُنو۔ پھر جب یہ کام سر انجام پایا تو وہ اپنی قوم کی جانب خبردار کرنے کے لیے پہنچے [29]۔ انہوں نے کہا اے ہماری قوم، ہم نے موسیٰ کے بعد نازل ہونے والی ایک کتاب کو سنا ہے جو پہلے سے موجود حقائق کی تصدیق کرتی ہے، راہنمائی کرتی ہے حق کی جانب اور استقامت کے راستے کی جانب [30]۔ اے ہماری قوم، اللہ کی جانب بلانے والے کی طرف توجہ کرو اور اُس پر ایمان لے آو، وہ تمہاری خطائیں معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک سزا سے بچا لے گا [31]۔ اور جو اللہ کے داعی کی طرف توجہ نہیں دے گا اس کے لیے زمین پر بچاو کا کوئی موقع نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست یا سرپرست ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں ہوتے ہیں [32]۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی وہ ذاتِ پاک ہے جس نے کائناتی کُرے [سموات] اور سیارہ زمین کو تخلیق کیا ہے اور ان کی

تخلیق سے وہ تھکا نہیں ہے اور اس پر قادر ہے کہ مردہ اشیاء کو زندگی بخش دے۔ بلکہ درحقیقت اُس نے تو ہرشے کے لیے طریقِ کار و قانون مقرر کر دیا ہے [33]۔ اور اُس وقت جب حق سے انکاری آگ کے سامنے پیش کیے جائیں گے تو پوچھا جائے گا کہ کہ اب بتاو کیا یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے؟ تو یہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار کی قسم ایسا ہی ہے۔ وہ کہے گا کہ پھر اب جسے تم مسترد کرتے رہے ہو اُسی کے عذاب کا مزا چکھو [34]۔ فلھٰذا اے نبی تم استقامت سے کام لو ایسے ہی جیسا کہ رسولوں میں سے عزم رکھنے والوں نے استقامت سے کام لیا تھا اور ان لوگوں کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔ جس وقت یہ لوگ وہ دیکھ لیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جاتا تھا تو ان کے لیے ایسا ہوگا کہ گویا انہوں نے دن کی روشنی میں ایک گھڑی سے زیادہ وقت نہیں گذارا تھا۔ ایک واضح پیغام پہنچا دیا گیا ہے۔ کیا اب مجرمانہ ذہنیت رکھنے والوں کےعلاوہ بھی کسی اور کو ہلاک کیا جائے گا؟[35] "

فُٹ نوٹ: "حم" کے لسانی، لغوی اور علمی معانی کی تحقیق کے لیے مطالعہ فرمائیں یہ لنک :

http://ebooks.rahnuma.org/1553342967-Aurangzaib.Yousufzai_ThematicTranslation-84_Abbreviations_Muqarttaaat-Part_2.pdf.html